سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فَیضانِ مَدِینَہ
(دعوتِ اسلامی)
جولائی 2023ء / ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / محرم الحرام 1445ھ
مزار حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
نیا اسلامی سال 1445 ہجری مبارک ہو!
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
کامیابی کے دو مدنی پھول
مدنی پھول 1 مُسکرانا تاکہ "مسئلے" حل ہوں
مدنی پھول 2 خاموشی اپنانا تاکہ "مسئلے" پیدا نہ ہوں

اولاد ملنے کا روحانی عمل

بے اولاد مرد 7 نَفْل روزے رکھے اور روزانہ اِفْطار کا وَقت جب قریب ہو تو **یَامُصَوِّرُ** (21بار) پڑھے اور پانی پر دَم کر کے بیوی کو پلادے (اگر بیوی بھی روزہ دار ہو تو چاہے تو اُسی پانی سے روزہ کھولے) اللہُ ربُّ العزّت کی عنایت سے نیک بیٹے کی ولادت ہو گی۔ بانجھ (یعنی جسے اولاد نہ ہوتی ہو ایسی) عورت بھی چاہے تو یہ عمل کرے اور دَم کر کے اس پانی سے افطار کر لے۔ (چاہیں تو دونوں الگ الگ اوقات میں بھی یہ عمل کر سکتے ہیں)

(زندہ بیٹی کنوئیں میں پھینک دی، ص23)

مُوذی اَمراض سے حفاظت کا روحانی نسخہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 76بار کاغذ وغیرہ پر لکھ (یا لکھوا) کر آبِ زم زم شریف سے دھو کر پینے والا اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم مُوذی اَمراض سے محفوظ رہے گا۔ (بیمار عابد، ص37)

نظر اُتارنے کا روحانی علاج

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سات بار، ایک مرتبہ آیۃُ الکُرسی، تین مرتبہ **سُوْرَۃُ الْفَلَق**، تین مرتبہ **سُوْرَۃُ النَّاس** (فلق اور ناس کے قبل ہر بار پوری بسمِ اللہ پڑھنی ہے) اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھ کر تین عدد سُرخ مِرچوں پر دَم کیجئے۔ پھر اِن مرچوں کو مریض کے سَر کے گرد 21 بار گھما کر چولہے میں ڈال دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم نظر کا اثر دُور ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص44)

میاں بیوی میں صلح کا روحانی علاج

یَامَانِعُ، یَامُعْطِیُ 20بار، بیوی ناراض ہو تو شوہر اور اگر شوہر ناراض ہو تو بیوی سونے سے قبل بچھونے پر بیٹھ کر پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم صُلْح ہو جائے گی۔ (مدت: تاحُصولِ مُراد)

(40روحانی علاج مع طبی علاج، ص10)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

جولائی 2023ء / ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / محرم الحرام 1445ھ

جلد: 7 شمارہ: 07

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ کی نشانیاں

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًاؕ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں حلال نہ ٹھہرالو اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی گئی قربانیاں اور نہ (حرم میں لائے جانے والے وہ جانور) جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں (کے مال و عزت) کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

(پ6، المآئدۃ:2)

تفسیر

اس آیت میں اللہ کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اِن نشانیوں میں خدا کے احکام و فرائض بھی داخل ہیں اور خدا سے قرب کا تعلق رکھنے والی شخصیات و مقامات و اوقات بھی شامل ہیں۔ ان میں جو چیزیں اللہ کی نشانیاں قرار پاجائیں اُن کے احترام کا حکم ہے۔ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم، اللہ تعالیٰ سے نسبت و تعلق کی بنا پر ہے، گویا اِن کی تعظیم خدا ہی کی تعظیم ہے اور تعظیم کا یہ حکم بہت سی آیات میں دیا گیا ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝۳۲﴾ ترجمہ: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔ (پ17، الحج:32) اللہ کی نشانیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت رکھنے والی بہت سی چیزیں داخل ہیں، مثلاً 1 اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں تمام عبادات داخل ہیں۔ 2 ان نشانیوں سے حج کے مَناسِک و طریقے بھی مراد ہیں۔ 3 ان سے بَدَنہ یعنی وہ اونٹ اور گائے مراد ہیں، جنہیں قربانی کے لیے حرم میں بھیجا جائے اور اُن کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ، خوبصورت اور قیمتی لیے جائیں۔ (تفسیر کبیر، الحج:32، 8/223) یونہی "شَعَآىٕرِ اللّٰهِ" سے دین کی نشانیاں مراد ہیں، خواہ وہ **مکانات ہوں** جیسے کعبہ، عرفات، مُزدلفہ، تینوں جَمرات (جن پر رمی کی جاتی ہے)، صفا، مروہ، منیٰ، مساجد **یا وہ شعائر "زمانے" ہوں**، جیسے رمضان، حُرمت والے مہینے، عید الفطر و عید الاضحیٰ، یومِ جمعہ، ایامِ تشریق **یا وہ شعائر کوئی دوسری علامات ہوں**، جیسے اذان، اقامت، نمازِ باجماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، ختنہ یہ سب شعائرِ دین ہیں۔

(تفسیر بغوی، البقرۃ، تحت الآیۃ:158، 1/91)

یہ **حقیقت** ہے کہ جس چیز کو صالحین سے نسبت ہو جائے وہ چیز عظمت والی بن جاتی ہے اور یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی عزت افزائی ہے جیسے صفا مروہ پہاڑ، حضرت ہاجرہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا کے قدم کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی نشانی بن گئے اور ربِّ کریم نے فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ﴾ ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

(پ 2، البقرۃ:158) اسی کی دوسری عظیم مثال "مقامِ ابراہیم" ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾ ترجمہ: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (پ 1، البقرۃ:125) مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کعبہ معظمہ کی تعمیر فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا، اسے نماز کا مقام بنانا مستحب ہے۔ ایک اور مقام پر خدائی حرمتوں کی تعظیم کے متعلق فرمایا: ﴿ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ﴾ ترجمہ: اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اُس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔ (پ 17، الحج:30) اِس تعظیم پر آخرت میں ثواب ملے گا۔

شعائرُ اللہ کی بے حرمتی

شعائرُ اللہ کی تعظیم کا حکم اور بے حرمتی سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا جیسے تعظیم پر عظیم ثواب، دل کا تقویٰ، خدا کا قرب اور اللہ کی رضا نصیب ہوتی ہے، اِسی طرح بے حرمتی اور توہین پر ظلمت و فسادِ قلب، غضبِ خداوندی اور ہلاکت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، چنانچہ انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی گستاخی کرنے والا کافر، صحابہ و اہلِ بیت رضوانُ اللہ علیہم اجمعین کا گستاخ گمراہ، اولیاءِ کرام کی توہین کرنے والے بدبخت و محروم اور مسجد و کعبہ و مکہ مکرمہ کی توہین کرنے والا بھی دنیا و آخرت کی ہلاکت کا شکار ہے۔ تائید کے لیے یہ حدیث مبارک ملاحظہ کریں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا "میری اُمّت کے لوگ (تب تک) ہمیشہ بھلائی پر ہوں گے، جب تک وہ مکہ کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں گے اور جب وہ اِس حق کو ضائع کر دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ، 3/519، حدیث:3110)

مزید فرمایا: ﴿ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ ﴾ اور نہ حرمت والے مہینوں کو (حلال قرار دو یعنی ان کی بے حرمتی نہ کرو)۔

حرمت و احترام والے مہینے چار ہیں، رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ زمانہ جاہلیت میں بھی کفار اِن کا ادب کرتے تھے اور اسلام نے بھی اِن کا احترام باقی رکھا۔ اَوّلاً اسلام میں ان مہینوں میں جنگ حرام تھی، اب ہر وقت جہاد ہو سکتا ہے، لیکن ان مہینوں کا دیگر انداز میں احترام بدستور باقی ہے، لہٰذا آج بھی اِن مہینوں میں عبادت کی کثرت اور گناہوں سے بچنے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم موجودہ زمانے میں بھی حاجیوں کے سفر اور ادائے حج میں گزرتے ہیں، جبکہ رجب المرجب میں عمرے کا معمول بھی جاری ہے، اگرچہ فی زمانہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے والوں کی تعداد رجب سے زیادہ ہو گئی ہے۔

اِن حرمت والے مہینوں میں ذوالحجہ و محرم کی جداگانہ بہت فضیلت ہے کہ ذوالحجہ کے پہلے نو دنوں کے روزوں کا بے حد ثواب ہے، چنانچہ حدیثِ مبارک میں فرمایا گیا: جن دنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے، اُن میں سے کوئی دن ذوالحجہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (دس ذوالحجہ کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور (دس ذوالحجہ سمیت) ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، 2/192، حدیث:758) روزوں کے علاوہ بھی ہر نیک عمل کا ثواب شروع کے دس دنوں میں بڑھ جاتا ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِن دنوں میں عمل کو سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، 3/356، حدیث:3758) ذوالحجہ کی شروع کی دس راتوں کی قرآن میں قسم بیان فرمائی، چنانچہ سورۃ الفجر میں ہے: ﴿ وَ الْفَجْرِ ۙ۝ وَ لَیَالٍ عَشْرٍ ۙ۝ ﴾ ترجمہ: صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔ (پ30، الفجر:2،1) مزید دس ذوالحجہ کی قربانی کی عظمت تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔

حرمت والے مہینوں میں سے محرم الحرام کی اپنی عظمت ہے کہ اس کا دسواں دن، تاریخِ عالم کے عظیم واقعات پر مشتمل ہے اور اِس تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے فرعون سے نجات پانے کی خوشی میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کی ترغیب دی، چنانچہ مسلم شریف میں ہے کہ جب حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے، تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے دیکھ کر پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اِسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا تھا، لہٰذا ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، اس پر نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (مسلم، ص441، حدیث:2656) پھر یہی دس تاریخ، امامِ عالی مقام، شہزادۂ گلگوں قبا، راکبِ دوشِ مصطفیٰ، سیدنا امام حسین رضی اللہُ تعالٰی عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی تاریخ ساز شہادت کا دن بنی اور اِس نسبت سے رہتی دنیا تک عزیمت و استقامت اور صبر و استقلال کی نشانی بن گئی۔

مزید فرمایا: ﴿ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآىٕدَ ﴾ اور نہ حرم کی قربانیاں اور نہ علامتی پٹے والی قربانیاں (حلال جانو یعنی ان کی حرمت کالحاظ کرو)۔

عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے درختوں کی چھال وغیرہ سے ہار بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے چھیڑ خانی، لوٹ مار اور تنگ نہ کریں۔ حرم شریف کی اُن قربانیوں کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز حاجیوں کے لئے اِن قربانیوں کے احترام میں یہ بھی داخل ہے کہ حج کے موقع پر جو جانور قربان کیا جائے، وہ عمدہ، موٹا، خوبصورت اور قیمتی ہو، بلکہ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ بزرگانِ دین حج کے موقع پر خریدے جانے والے قربانی کے جانور اور عید کی قربانی کے جانور کی قیمت میں کمی کروانا، پسند نہیں کرتے تھے، کیونکہ قربانی میں زیادہ قیمت والا جانور زیادہ نفیس ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، 1/353) حج و قربانی کے جانور خریدتے وقت قیمت کم نہ کروانا بہتر ہے جبکہ بازار کی حقیقی قیمت سے زیادہ فرق نہ ہو۔

مزید فرمایا: ﴿ وَلَا آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ ﴾ اور نہ ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں (کے مال و عزت) کو (پامال کرو)۔

ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں سے مراد حج و عمرہ کرنے کے لیے آنے والے ہیں اور حکم دیا گیا کہ جو حج کے ارادے سے نکلا ہو، اُسے کچھ نہ کہا جائے، بلکہ خدا کے گھر آنے والے خدا کے مہمانوں کی عزت کی جائے، ان سے لڑنا، انہیں بُرا بھلا کہنا، اِن پر چیخنا چلانا، دھکے مارنا، پکڑ دھکڑ کرنا، بداخلاقی سے پیش آنا، خود کو بَرتر اور اِن مہمانوں کو حقیر سمجھنا، اِن کے سفر کو عبادت کی بجائے کمائی کا ذریعہ بنالینا، مناسکِ حج و عمرہ و زیارات کی ادائیگی میں آسانی کی بجائے تنگی اور سہولت کی بجائے مشکلات کھڑی کرنا وغیرہ تمام چیزیں حکمِ قرآنی کے خلاف ہیں۔

اللہ تعالٰی ہمارے دلوں کو اپنی نشانیوں کی تعظیم سے لبریز فرمائے اور ہمیں دلوں کا تقویٰ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بہترین مرد کون؟

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِم یعنی مسلمانوں میں بڑے کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلئے بہتر ہے۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے پہلے حصّے میں اچھے اخلاق کو کامل ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصّے میں رشتہ دار خواتین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو بہترین ہونے کا معیار فرمایا گیا ہے۔ آیئے! حدیثِ پاک کے دونوں حصّوں کو تفصیلاً سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

حسنِ اخلاق ہونا ایمان کی مضبوطی اور حسنِ اخلاق نہ ہونا ایمان میں کمزوری کی دلیل ہے۔[2] مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مؤمن کا تعلق خالق (یعنی اللہ) سے بھی ہے مخلوق (بندوں) سے بھی، خالق سے عبادات کا تعلق ہے؛ مخلوق سے معاملات کا، عبادات دُرُست کرنا آسان ہے مگر معاملات کا سنبھالنا بہت مشکل ہے اسی لئے یہاں خلیق شخص کو کامل ایمان والا قرار دیا، پھر اجنبی لوگوں سے کبھی کبھی واسطہ پڑتا ہے مگر گھر والوں سے ہر وقت تعلق رہتا ہے، ان سے اچھا برتاؤ کرنا بڑا کمال ہے، اسلام مکمل انسانیت سکھاتا ہے۔[3]

ایک اور مقام پر مفتی صاحب لکھتے ہیں: اچھی عادت سے عبادات اور معاملات دونوں درست ہوتے ہیں، اگر کسی کے معاملات تو ٹھیک مگر عبادات درست نہ ہوں یا اس کے اُلٹ ہو تو وہ اچھے اخلاق والا نہیں۔ خوش خلقی بہت جامع صفت ہے کہ جس سے خالق اور مخلوق سب راضی رہیں وہ خوش خلقی ہے۔[4]

حسنِ اخلاق کی تعریف حسنِ اخلاق وہ مَلَکہ (Ability) ہے جس کی وجہ سے بندہ اچھے کام آسانی سے کر پاتا ہے۔[5]

اچھے اخلاق قُربِ مصطفیٰ پانے کا ذریعہ فرمانِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بیشک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں بہترین اخلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دُور وہ شخص ہوگا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہوگا۔[6]

وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِم

حدیثِ پاک کے اِس حصّے کا ایک معنی یہ ہے کہ "اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو ظاہر میں اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے۔" ظاہر میں بہترین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھے موڈ کے ساتھ پیش آئے، انہیں تکلیف دینے سے بچے، خیر و بھلائی پہنچائے، ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرے۔[7] عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تاکید اِس لئے فرمائی گئی ہے کیوں کہ خواتین کمزور ہوتی ہیں اور یہ کمزوری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اِن پر ہر صورت میں رحم کیا جائے۔[8]

حدیثِ پاک میں عورتوں سے مراد حدیثِ پاک میں جن عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا فرمایا گیا ہے، اُن میں اُصول (یعنی ماں، دادی، نانی) فروع (یعنی بیٹی، پوتی، نواسی) رشتہ دار (حقیقی و رضاعی بہن، پھوپھی، خالہ) اور بیوی داخل ہیں۔[9]

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

رشتہ دار خواتین سے متعلق فرامینِ مصطفےٰ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رشتہ دار خواتین کے ساتھ اچھے اخلاق و کردار کی تعلیم دی ہے چنانچہ

1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیگر خواتین رشتہ دار سے متعلق فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا نانی اور دادی کی کفالت کی تو وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملایا۔(10)

2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کے بارے میں فرمایا: مسلمانوں میں بڑے کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں پر مہربان ہو۔(11)
ایک روایت میں فرمایا: جب (مرد) کھائے تو اُسے کھلائے، جب لباس پہنے تو اسے بھی پہنائے اور چہرے پر ہرگز نہ مارے، اسے برا نہ کہے اور اس سے جدائی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی اختیار) کرے۔(12)

3 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شوہر کو بیوی کی خامیوں سے نظر ہٹا کر خوبیوں پر نظر رکھنے کے بارے میں فرمایا: کوئی مؤمن مرد مؤمن عورت سے نفرت نہ کرے۔ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند ہو گی۔(13)

رشتہ دار خواتین کے ساتھ پیارے آقا کا حسنِ سلوک اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایمان سب سے زیادہ کامل و اکمل ہے اس لئے آپ کا حسنِ اخلاق بھی سب سے زیادہ اعلیٰ و اکمل ہے۔(14)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی رشتہ دار خواتین کے ساتھ حسنِ اخلاق کا جو اِظہار فرمایا اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنی دودھ شریک بہن حضرت شیماء سے کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی تو آپ اُن کے لئے کھڑے ہوگئے، اپنی چادر مبارک بچھا کر اُس پر بٹھایا اور واپسی پر تحفے میں اُونٹ اور غلام عطا فرمائے۔ مقامِ جعرانہ پر دوبارہ ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔(15)

جب آپ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا ملنے آتیں تو آپ اپنی بیٹی کے لئے کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے۔(16)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ازواجِ مطہرات سے اُن کی دل چسپی کے موضوع پر گفتگو فرماتے۔(17) ان کا چھوٹے سے چھوٹا شکوہ دور کرنے پر بھی بھرپور توجہ دیتے چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں ایک سفر میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھی اور یہ میری باری کا دن تھا، مجھے سواری کی وجہ سے دیر ہوگئی، اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی، میں نے کہا: آپ نے مجھے سست اونٹ پر سوار کر دیا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ہاتھ سے میرے آنسو صاف کرنے لگے اور مجھے چپ کرانے لگے۔(18)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ازواجِ مطہرات کو سہولت فراہم کرنے میں بھی پیش پیش رہتے، چنانچہ ایک موقع پر جب حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا کو اونٹ پر سوار ہونے کی ضرورت پیش آئی تو اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ کی سہولت کے لئے اپنا گھٹنا کھڑا کیا، حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا آپ کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہوئیں۔(19)

ذرا سوچئے! اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسنِ اخلاق، رشتہ دار خواتین کے بارے میں ارشادات اور طرزِ عمل دل و جان سے ہم اپنا لیں تو مرد عورت کی جان، مال، عزت کا محافظ بن جائے گا، لاتعداد برائیاں اپنی موت آپ مَر جائیں، سوسائٹی کو امن و سکون نصیب ہو۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 2/386، حدیث: 1165 (2) فیض القدیر، 2/124، تحت الحدیث: 1441 (3) مراٰۃ المناجیح، 5/101 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/652 (5) دلیل الفالحین، جز 5، 3/76 (6) مسند احمد، 6/220، حدیث: 17747 (7) دلیل الفالحین، جز 5، 3/76، حدیث: 627 (8) مرقاۃ المفاتیح، 6/406، حدیث: 3263 (9) فیض القدیر، 2/124 (10) معجم کبیر، 22/385، حدیث: 959 (11) ترمذی، 4/278، حدیث: 2621 (12) ابن ماجہ، 2/409، حدیث: 1850 (13) مسلم، ص595، حدیث: 3648 (14) فیض القدیر، 2/124 ماخوذاً (15) سبل الہدی والرشاد، 5/333 ماخوذاً (16) ابوداؤد، 4/454، حدیث: 5217 (17) ابوداؤد، 4/369، حدیث: 4932 (18) سنن کبریٰ للنسائی، 5/369، حدیث: 9162 (19) بخاری، 2/279، حدیث: 2893۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 7 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی کو "جامعُ القراٰن" کہنے کی وجہ

سُوال: امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو "جامعُ القراٰن" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو "جامعُ القراٰن" کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ نمبر 441 پر لکھتے ہیں: اصل جمع قرآن تو بحکمِ ربُّ العزت حسبِ ارشاد حضور پُرنور سیّدُ الاسیاد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم ہولیا تھا سب سُوَر (یعنی سورتوں) کا یکجا کرنا باقی تھا (یعنی اللہ پاک کے حکم اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کے مطابق اصل قراٰنِ کریم جمع ہو چکا تھا لیکن ابھی ساری سورتوں کا ایک جگہ پر جمع کرنا باقی تھا جو) امیرُ المؤمنین صدیقِ اکبر نے بمشورۂ امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کیا، پھر اسی جمع فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیرُ المؤمنین عثمانِ غنی نے بمشورۂ امیرُ المؤمنین مولا علی رضی اللہ عنہما بلادِ اسلام میں شائع کئے اور تمام اُمّت کو اصل لہجۂ قریش پر مجتمع (جمع) ہونے کی ہدایت فرمائی (کہ وہ قریشی لہجے میں قراٰنِ کریم کی تلاوت کریں) اس وجہ سے وہ جناب (یعنی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ) "جامعُ القرآن" کہلائے ورنہ حقیقۃً جامعُ القرآن ربُّ العزت تعالیٰ شانُہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 21 رمضان شریف 1441ھ)

2 انسان پہلے فرض حج ادا کرے یا بیٹی کی شادی؟

سُوال: کسی کے پاس اتنے پیسے آگئے کہ حج فرض ہو گیا اور اس کی بچی بھی جوان ہے اب وہ بچی کی شادی کرے یا اس کے لئے حج کرنا لازم ہے؟

جواب: اگر حج کی اِستطاعت ہے اور دِیگر شرائط بھی پائی جا رہی ہوں تو حج فرض ہو گیا۔ اب وہ بیٹی کی شادی کے لئے نہیں رُکے گا بلکہ حج کرے گا۔ شادیوں کے خرچے لوگوں نے اپنے طور پر بڑھا رکھے ہیں ورنہ شادیوں میں اتنا خرچہ نہیں ہوتا۔

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاوّل 1441ھ)

3 دَم ادا کرنے کا ایک طریقہ

سُوال: اگر کسی کو زندگی میں ایک بار حج یا عمرے کے لئے جانے کی توفیق ملی ہو اور وطن واپسی کے بعد اُسے یہ پتا چلے کہ فلاں کام کرنے کی وجہ سے مجھ پر دَم[1] واجب ہو گیا تھا اب وہ کیا کرے؟

جواب: اگر وہاں جاکر دَم ادا کرنے کی اِستطاعت نہیں تو کسی جاننے والے کو فون کر کے یا کسی حج و عمرے پر جانے والے کے ذَریعے اپنی طرف سے دَم ادا کروایا جا سکتا ہے۔ (کیوں کہ

(1) دَم یعنی ایک بکرا۔ اس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص260)

دَم حُدودِ حرم کے اندر ہی دینا ضروری ہے۔)

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 28 رمضان شریف 1441ھ)

4 اِحرام کو گھریلو اِستعمال میں لانا کیسا؟

سُوال: میرے پاس دو اِحرام ہیں، کیا میں انہیں گھر کے کسی کام میں اِستعمال کر سکتا ہوں؟

جواب: وہ اِحرام آپ کی ملکیت ہیں، لہٰذا جس کام میں چاہیں اِستعمال کیجئے، لیکن یاد رہے! اُن اِحرام کو مکے مدینے کی ہواؤں نے چوما ہو گا، لہٰذا اُن سے فرش پر پوچا لگانا، کھڑکیوں وغیرہ کی دُھول مٹی جھاڑنا مناسب نہیں۔ مشورہ ہے کہ ان سے ایسا کام لیں جو بے ادَبی نہ کہلائے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 24 رمضان شریف 1441ھ)

5 کیا اذانِ فجر کے بعد تہجد ادا کرسکتے ہیں؟

سُوال: کیا فجر کی اذان کے بعد تہجد ادا کرسکتے ہیں؟

جواب: اگر فجر کا وقت ہو چکا ہے تو تہجد نہیں پڑھ سکتے چاہے اذان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اگر پڑھی بھی تو سنّتِ فجر کے قائم مقام ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، 1/664) یاد رکھئے! رات کے نوافل کا وقت صبح صادق سے پہلے پہلے تک ہے، اس کے بعد طلوعِ آفتاب تک سِوائے سنّت فجر کے کوئی نوافل نہیں پڑھ سکتے۔ (بہار شریعت، 1/455) طلوعِ آفتاب کے 20 منَٹ بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں۔ دو رَکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رَکعتیں سنّتِ فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاوّل 1441ھ)

6 اچھے کاموں پر بچوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے

سوال: چھوٹے بچوں کی حوصلہ افزائی کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: چھوٹے بچوں کی حوصلہ افزائی ہر جائز طریقہ سے کی جاسکتی ہے مثلاً جو چیز بچے کو پسند ہے وہ اُسے تحفے میں دے دی جائے اِس سے بھی اُس کی حوصلہ افزائی ہو جائے گی۔ اگر بچّہ کوئی اچّھا کام کر رہا ہے تو اس میں خواہ مخواہ کسی طرح کا کوئی نُقص (یعنی خامی) نہ نکالیں بلکہ اسے اس کام پر شاباش دیجئے، اِس سے وہ اور بھی اچھے کام کرنے کی کوشش کرے گا۔ اِس کے بر عکس اگر اچھے کام پر بچے کو شاباش نہیں دی گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ آئندہ ایسے اچھے کام نہ کرے۔ البتہ غلط کام پر کبھی بھی بچے کی حوصلہ افزائی نہ کریں مثلاً بچہ قاعدہ پڑھ رہا ہے اور ایک حرف دُرُست پڑھا ہے لیکن باقی غَلَط پڑھ رہا ہے تو اس پر اسے شاباش نہ دیں بلکہ اسے مزید کوشش کرنے کا کہیں۔ بچے کو غلط پڑھنے پر ڈانٹیں بھی نہیں کہ اس طرح شاید وہ کبھی بھی نہ پڑھے، ہر بار کی ڈانٹ مفید ہو یہ ضَروری نہیں لہٰذا بچے کو ڈانٹنا نہیں چاہئے کہ تم نے غلط پڑھا ہے۔ بعض قاری صاحبان بچوں پر فُضول غصہ کرتے رہتے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 29 رمضان شریف 1441ھ)

7 شوہر کا بیوی کو تحفہ دے کر واپس لینا کیسا؟

سُوال: شوہر نے اپنی بیوی کو تحفہ دیا، پھر غصہ میں ساری چیزیں واپس لے کر اپنی ماں یا بہن کو دے دیں، بیوی یہ سوچ کر خاموش رہی کہ جھگڑا نہ ہو، یہ ارشاد فرمائیے کہ شوہر کا ایسا کرنا کیسا؟ نیز کیا شوہر کو بیوی کی دل آزاری کا گناہ ملے گا؟

جواب: شوہر نے تحفہ دیا، بیوی نے قبول کر کے اس پر قبضہ کرلیا تو بیوی اس چیز کی مالکہ بن گئی، اب شوہر اسے واپس نہیں لے سکتا، یاد رہے! حدیثِ پاک میں ہے: تحفہ دے کر واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو الٹی کر کے چاٹ لے۔ (مسلم، ص676، حدیث: 4176) ہاں! بیوی خود اپنی مرضی سے دے تو حرج نہیں، لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ توبہ کرے اور جو مال چھینا ہے اسے واپس کر کے بیوی سے معافی بھی مانگے کہ اس کی دل آزاری ہوئی ہے۔ گھر کے افراد مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، میاں بیوی وغیرہ ایک دوسرے کا موبائل وغیرہ چیک نہ کیا کریں نہ بغیر اجازت استعمال کریں کہ اس سے گھر میں بدامنی کی فضا پھیل سکتی ہے۔ ہاں! بعض چھوٹی چھوٹی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بغیر اجازت بھی استعمال کر لینے میں حرج نہیں سمجھا جاتا، اس میں حرج نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 10 رمضان شریف 1441ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مقتدی امام کے قیام کے دوران نماز میں شریک ہو تو ثنا پڑھے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر مقتدی امام کے قیام کے دوران نماز میں شریک ہو تو اُسے ثنا یعنی "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ۔۔۔الخ" پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مقتدی اُس وقت نماز میں شریک ہوا کہ امام صاحب بلند آواز سے سورۃُ الفاتحہ کی تلاوت شروع کر چکے ہیں تو اُسے حکم یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے اور خاموشی اور توجہ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت سماعت کرے۔ اب "ثنا" پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ اگر امام صاحب آہستہ قراءت کر رہے ہیں، جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ تلاوت کی جاتی ہے یا جہری نماز ہی تھی، لیکن ابھی امام صاحب نے قراءت شروع نہیں کی تو مقتدی کو چاہئے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھ لے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 مَردوں کا مردانہ ہیئر بینڈ استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مردانہ ہیئر بینڈ (Hairband) جن کا آج کل رواج ہے وہ مردوں کا استعمال کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاً یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مرد کے لئے کندھوں تک بال بڑھانے کی اجازت ہے، لیکن کندھوں سے نیچے بال بڑھانا، ناجائز و حرام ہے کہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ اسی طرح مرد کا اپنے بالوں پر ہیئر بینڈ (Hairband) لگانا بھی عورتوں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے کہ حدیثِ مبارک میں عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی گئی ہے۔ نیز اس کی ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ فساق میں رائج ہے اور فساق کے ساتھ مشابہت والی وضع قطع اختیار کرنا بھی ممنوع ہوتی ہے، لہٰذا مردوں کا اپنے بالوں کے لئے ہیئر بینڈ کا استعمال کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

اور جہاں تک مردانہ ہیئر بینڈ کی بات ہے، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ لوگوں میں جو ہیئر بینڈ مردانہ کے نام سے رائج ہیں، ایسا نہیں کہ "وہ عورتیں نہیں پہنتیں اور وہ محض مَردوں کے ساتھ خاص ہیں"، بلکہ مشاہدہ ہے کہ عورتیں بھی اپنے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

بالوں کو سنبھالنے یا سنوارنے کے لئے اس طرح کے ہیئر بینڈ استعمال کرتی ہیں، جو مرد حضرات مردانہ سمجھ کر لگاتے ہیں۔ نیز ہیئر بینڈ اپنی اصلِ وضع (بناوٹ) کے اعتبار سے بھی عورتوں کے لئے بنایا گیا ہے، تو محض اسے مردانہ کہہ دینے سے زنانہ مشابہت ختم نہیں ہوگی، بلکہ عام طور پر جس مرد نے بالوں پر ہیئر بینڈ لگایا ہو، تو لوگ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھتے اور اس کی حالت کو زنانہ وضع قطع ہی شمار کرتے ہیں۔

نیز اگر بالفرض کوئی ایسا ہیئر بینڈ مارکیٹ میں ہو کہ جو خاص طور پر مردانہ ہو، تو اگرچہ اس صورت میں عورتوں کے ساتھ تشبہ والا معنیٰ نہ پایا جائے، لیکن پھر بھی ممانعت کا حکم باقی رہے گا اور اس کی وجہ "فساق کے ساتھ مشابہت" ہے یعنی ہمارے ہاں فساق و فجار لڑکے ہی اپنے بالوں پر ہیئر بینڈ لگاتے ہیں، لہٰذا وہ مردانہ ہیئر بینڈ بھی لگانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 امام رکوع میں ہو تو مقتدی جماعت میں کیسے شامل ہو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام کو رکوع میں پایا، تو کیا مقتدی کو اللہ اکبر کہنے کے بعد ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار کھڑے رہنا واجب ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب امام رکوع میں ہو اور کوئی مقتدی جماعت میں شامل ہونا چاہے تو اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر کہے اور ثنا پڑھے جبکہ امام کی حالت معلوم ہو کہ اتنی دیر رکوع میں لگا دے گا کہ مقتدی کو رکوع مل جائے گا اور اگر امام کی حالت معلوم نہ ہو یا یہ احتمال ہو کہ امام رکوع سے سر اٹھالے گا تو کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کے فوراً بعد رکوع میں چلا جائے، کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر کہہ لینے کے بعد ایک بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار کھڑے رہنا واجب نہیں۔

البتہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا لازم ہے، لہٰذا اگر تکبیر تحریمہ اتنا جھکتے ہوئے کہی کہ تکبیر ختم ہونے سے پہلے اتنا جھک گیا کہ ہاتھ پھیلائیں تو گھٹنے تک پہنچ جائیں تو نماز نہ ہوگی۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تکبیر رکوع کہتے ہوئے، رکوع میں چلا جائے کہ یہ تکبیر کہنا سنّت ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 بچوں کی رال کپڑوں پر لگ جائے تو۔۔۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچوں کے منہ سے مخصوص لیکوڈ سا نکلتا ہے، جسے ہمارے ہاں "رال" کہا جاتا ہے، اگر کسی شخص نے بچے کو اٹھایا اور بچے کے منہ سے رال نکل کر کپڑوں پر لگ گئی، تو کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا کپڑے تبدیل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچے کے منہ سے نکلنے والی رال پاک ہے، اگر کپڑوں پر لگ جائے، تو کپڑے پاک ہی رہیں گے اور ان میں نماز ادا کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کے منہ سے نکلنے والی رال تھوک سے بنتی ہے اور انسانی تھوک پاک ہے، نیز فقہائے کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ اگر نیند کی حالت میں کسی شخص کے منہ سے رال بہے اور کپڑوں پر لگ جائے، تو کپڑے پاک ہی رہیں گے، خواہ یہ رال پیٹ سے ہی آئی ہو اور اس سے بدبو بھی آ رہی ہو، پھر بھی پاک ہے، لہٰذا اگر بچے کے منہ سے رال نکلی اور کپڑوں پر لگ گئی، تو اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے اور جب کپڑے پاک ہیں، تو ان میں نماز ادا کرنے میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں البتہ نماز میں نظافت کا خیال رکھنا چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حُسینی کِردار اپنائیے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

نامِ "حُسین" لیتے ہی اس نام والی عظیم شخصیت سے جڑی چند اہم چیزیں ہمارے ذہنوں میں گھومنا شروع ہو جاتی ہیں، مثلاً نواسۂ رسول، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پھول، جنّتی نوجوانوں کے سردار اور جگر گوشۂ زہرہ بتول، بہادر باپ کے بہادر بیٹے، ہر معاملے میں اپنے رب کی رضا چاہنے والے، دینِ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ لُٹانے والے، حق کا بول بالا کرنے اور باطل کے سامنے نہ جھکنے والی ایک بے مثال شخصیت، اپنے رات دن ربِّ کریم کی اطاعت و عبادت میں گزارنے والے اللہ پاک کے ایک خاص بندے، میدانِ جنگ ہو یا پھر میدانِ اَمن و عمل دونوں ہی میں جن کا کردار ناقصوں کو کامل ہونے کی دعوت دیتا اور کاملوں کی بھی راہنمائی کرتا نظر آتا ہے۔

دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر میدانِ جنگ کا میسر آنا اور اس میں حسینی کردار کا ادا کرنا اگرچہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ مگر میدانِ امن و عمل اب بھی ہر ایک کے لئے خالی ہے، ہر ایک اب بھی عملی طور پر حسینی کردار ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، بلکہ ہر ایک کو ادا کرنا بھی چاہئے کہ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور مطلوبِ شریعت بھی۔

حسینی کردار کی برکت سے دشمن مُحِب بن گیا ایک مرتبہ ایک شخص جو کہ مولائے کائنات حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے بغض رکھتا تھا، اس نے حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہُ عنہ کے سامنے انہیں اور ان کے والدِ محترم کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے اُس کو جھڑکنے یا غیر مناسب جوابی کارروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ(۱۹۹) وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ(۲۰۰) اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ(۲۰۱)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اے حبیب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ اور اے سننے والے! اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ بیشک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔[1] اس کے بعد آپ رضی اللہُ عنہ نے اس

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

شخص سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر سے بوجھ ہلکا کر! میں اللہ پاک سے اپنے لئے اور تیرے لئے بخشش کا سوال کرتا ہوں اور پھر آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اُس شخص کے ساتھ آپ اِس قدر عفو و درگُزر، نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئے کہ اُس کی دشمنی یک دَم محبت میں بدل گئی اور وہ یہ کہنے لگا: مَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت سَیِّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے والدِ محترم سے زیادہ پسندیدہ (اب) میرے نزدیک کوئی نہیں۔[2]

جنتی نوجوانوں کے سردار کی کثرتِ عبادت شہزادۂ امام عالی مَقام حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ محترم کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: كَانَ يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَ رَكْعَةً یعنی امامِ عالی مَقام رضی اللہ عنہ دِن اور رات میں ہزار رکعتیں (نوافل) ادا فرمایا کرتے تھے۔[3]

میرے امام بھلائی کے سارے ہی کام کثرت سے کرتے

حضرت امام ابو الحسن علی بن محمد بن محمد عِزُّ الدّین ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ عنہ روزہ، نماز، حج، صدقہ اور بھلائی کے تمام کام کثرت سے کرتے تھے۔ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ نے 25 حج پیدل ادا کئے۔[4]

زندگی کی آخری نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی 61 ہجری دس محرم شریف کی صبح میرے آقا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کی آخری نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی۔[5]

خون کے پیاسوں کے بھی خیرخواہ عاشورہ کے دن میرے امام نے یزیدیوں کے سامنے ایک خطبہ دیا جس کے ذریعے انہیں اپنی آخرت کی بربادی سے ڈرایا، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: ”خونِ ناحق حرام اور اللہ کے غضب کو ابھارنے والا ہے، میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ تم اس گناہ میں مبتلا نہ ہو، میں نے کسی کو قتل نہیں کیا، کسی کا گھر نہیں جلایا، کسی پر حملہ آور نہیں ہوا۔ اگر تم اپنے شہر میں میرا آنا نہیں چاہتے ہو تو مجھے واپس جانے دو، تم سے کسی چیز کا طلب گار نہیں، تم کیوں میری جان کے درپے ہو اور تم کس طرح میرے خون کے الزام سے بری ہو سکتے ہو؟ روزِ محشر تمہارے پاس میرے خون کا کیا جواب ہو گا؟“[6]

مگر ان نصیحت والی باتوں کا ان بدبختوں پر کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ وہ اپنی آخرت کو برباد کرنے پر ہی اڑے رہے اور بالآخر انہوں نے بی بی فاطمہ کے شہزادے کو شہید کر کے اپنی آخرت برباد کر ہی ڈالی۔

میری تمام عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت سے **فریاد** ہے! حسینی کردار پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کردار کا بھی جائزہ لیجئے، امامِ عالی مَقام تو خود کو بُرا بھلا بولنے والوں کو معاف کر دیں، دشمنوں کا بھی بھلا ہی چاہیں جبکہ ہم اپنے مخالفین کے گلے پڑ جائیں اور انتقام کی آگ میں جل کر انہیں نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنی بھی دنیا اور آخرت برباد کر دیں، امام حسین تو وقت پر فرائض وواجبات کو ادا کریں اور کثرت سے نفل نمازیں بھی پڑھیں بلکہ بھلائی کے سارے کام ہی کثرت سے کریں، دشمنوں کے گھیرے میں رہ کر بھی نمازیں جماعت سے ادا کریں اور مُحِبّانِ حسین اپنی انمول زندگی نیکیوں سے دُور اور گناہوں میں مصروف رہ کر گزاریں، فرائض کی ادائیگی کو اہمیت دینے کے بجائے دنیا کمانے اور دنیا بنانے کو ہی اہم قرار دیں، امامِ مظلوم تو دین کی سَربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں جبکہ ہم دنیا کی ذلیل دولت کے حصول کی خاطر دینِ اسلام کے ہی احکام کی دھجیاں اڑا دیں، شہیدِ کربلا تو پوری داڑھی اور عمامے والے تھے اور ہم داڑھی جیسی عظیم سنّت کو منڈوا کر نالیوں میں بہادیں، کیا محبتِ حسین اسی کا نام ہے؟

اللہ پاک ہمیں حسینی کردار کو حقیقی معنوں میں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ9، الاعراف: 199 تا 201 (2) تفسیر البحر المحیط، 4/446- تفسیر قرطبی، 4/250 (3) عقد الفرید، 3/115 (4) اسد الغابۃ، 2/28- تاریخ ابن عساکر، 14/180 (5) الکامل فی التاریخ، 3/417 (6) سوانح کربلا، ص137۔

ہماری کمزوریاں

پریشان کرنے والے سوالات
Irritating Questions

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جو خوابوں کی تعبیر کے حوالے سے بہت مشہور اور پُرانے عالِمِ دین ہیں، انہوں نے ایک شخص سے پوچھا: کیا حال ہے؟ جواب ملا: (بہت بُرا حال ہے کہ) بال بچوں والا ہوں اور جیب خالی ہے، اوپر سے 500 دِرہم کا قرضدار بھی ہوں، یہ سُن کر امام ابنِ سیرین اپنے گھر تشریف لائے، ایک ہزار دِرہم لے کر اُس پریشان حال شخص کے پاس پہنچے اور سارے درہم اُسے دیتے ہوئے فرمایا: 500 دِرہم سے قَرض ادا کیجئے اور 500 گھر کے خَرچ میں اِستِعمال کرلیجئے۔ اس کے بعد خود سے وعدہ کیا کہ کسی سے حال نہیں پوچھوں گا۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اس کا جواب حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کیمیائے سعادت میں یہ دیا: (اس لئے کہ) اگر حال پوچھنے کے بعد بھی میں نے اس کی مدد نہ کی تو حال پوچھنے کے معاملے میں (مَعاذَ اللہ) منافِق ٹھہروں گا۔

(کیمیائے سعادت 1/408، ملخصاً)

یہ سوچ انہی بزرگوں کا حصہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہمدرد بن کر کسی کا حال پوچھا ہے تو پریشان حال ہونے کی صورت میں اس کی حالت بہتر بنانے میں مدد بھی کی جائے، ورنہ کہیں منافقت نہ ہوجائے کہ بظاہر ہم اس کے ہمدرد بنیں لیکن دل میں اس کے لئے کوئی ہمدردی نہ ہو۔

آج کل ہم لوگ بھی ایک دوسرے سے حالات کے بارے میں مختلف سوالات پوچھتے ہیں، جن کی کئی صورتیں بنتی ہیں جیسے اگر سوال برائے سوال ہے تو نہ پوچھنا بہتر ہے۔ اگر یہ مقصد ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت، تکلیف یا پریشانی میں ہو تو اسے تسلی دی جاسکے یا اس کی مدد کی جاسکے، یہ مقصد بہت اچھا ہے اور اسلامی بھائی چارے کا تقاضا بھی! لیکن بہت مرتبہ ہم ایسے سوالات پوچھتے ہیں اور بار بار پوچھتے ہیں جو بظاہر محبت، خلوص، ہمدردی اور خیر خواہی کی پیکنگ میں ہوتے ہیں لیکن ان کا انداز یا موقع ایسا ہوتا ہے کہ وہ سوالات سامنے والے کے لئے پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں، اس کے زخموں کو تازہ کردیتے ہیں یا محرومیوں کا احساس بڑھادیتے ہیں یا اس کی مایوسی میں اضافہ کردیتے ہیں، لیکن ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا کیونکہ ہم تو "ویسے ہی" پوچھ رہے ہوتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں اس پر کیا گزر رہی ہے؟ یا یہ سوال مجھ سے پہلے کتنے لوگ اس سے پوچھ چکے ہیں؟ اس سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا، یوں ہم سوال کرنے کو اپنا حق سمجھ کر خود کو کنٹرول نہیں کرتے۔ آپ شاید حیران ہورہے ہوں کہ صرف ایک سوال پوچھنے پر اتنا کچھ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب آپ کو نیچے دی گئی لسٹ میں مل جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ

دوسروں کو پریشان کرنے والے 28 سوالات

1. جیسے اسکول، کالج، مدرسے یا جامعہ میں کوشش کے

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

باوجود داخلہ نہ مل رہا ہو اس سے پوچھنا: آخر تمہیں داخلہ کیوں نہیں مل رہا؟

2 امتحان میں جس کے نمبر کم آئیں یا جاب وغیرہ میں ترقی نہ ہو سکے اس سے پوچھنا: فلاں تم سے آگے کیوں بڑھ گیا ہے؟

3 کسی کی جسمانی کمزوری کو دیکھ کر پوچھنا: ”شکل سے ہی بیمار لگ رہے ہو، اچھی خوراک کیوں نہیں کھاتے، پھلوں کا جوس کیوں نہیں پیتے؟“ حالانکہ بعض اوقات اس بے چارے کے پاس دو وقت کی روٹی پیٹ بھر کر کھانے کے پیسے نہیں ہوتے، وہ گوشت یا پھل کہاں سے خریدے گا؟ پھر اگر وہ یہ جواب دے دے کہ آپ لا دیا کریں میں کھالیا کروں گا تو شاید آپ ناراض ہو جائیں۔

4 ماں باپ اپنے بچّوں کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں، وہ انہیں بُری باتوں یا اور نقصان دینے والے کاموں سے روک ٹوک بھی کریں گے، ایسے میں بچوں کے سامنے ہی والدین سے پوچھنا کہ ”آپ اپنے بچّوں پر اتنی سختی کیوں کرتے ہیں؟“ ایسے میں شاید بچے تو آپ کی حمایت پر خوش ہوں لیکن والدین کے دل پر کیا گزرے گی؟ یہ وہی سمجھ سکتا ہے جو اس کیفیت سے گزرا ہو۔

5 کسی بچے سے یہ پوچھنا: ”تمہارے امی ابو لڑتے کیوں رہتے ہیں؟“ وہ بے چارا کیا جواب دے گا البتہ احساس کمتری میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

6 کسی اسٹوڈنٹ سے یہ پوچھنا کہ پرنسپل / ناظم تمہارے اتنا خلاف کیوں ہے؟ اسے پرنسپل کا دشمن بنا سکتا ہے۔

7 سفید پوش طبقے سے تعلق رکھنے والے سے عید / شادی پر پوچھنا ابھی تک نئے کپڑے کیوں نہیں سِلائے؟ اس کی غریبی پر ہنسنے کے مترادف ہے۔

8 رشتے سے انکار کرنے والے سے پوچھنا: ”آخر تم رشتے کے لئے ہاں کیوں نہیں کر رہے؟“ بعض اوقات ایسی وجہ ہوتی ہے کہ اگر وہ کھل کر بتا دے تو شاید آپ ناراض ہو جائیں۔

9 طویل بے روزگاری کے بعد کسی کو نوکری ملنے پر پوچھنا: ”ٹریٹ (پارٹی) آج دے رہے ہو یا کل؟“ جناب! ہوش کیجئے بے چارے کو آج نوکری ملی ہے تنخواہ نہیں، اگر وہ آپ کے اس سوال کا کھل کر جواب دے دے تو آپ کا دل تنگ ہو جائے گا۔

10 کسی کے یہاں چوری ہوئی اس نے پورا زور لگا لیا لیکن نہ تو چور پکڑا گیا اور نہ ہی چوری کا سامان واپس ملا، ایسے کو بار بار پوچھنا: ”چوری ہونے والا سامان واپس ملا؟“ یا ”اب تک کیوں نہیں ملا؟“

11 یہ پوچھنا: ”تمہارا وزن اتنا کیوں بڑھ گیا ہے؟ اسے کم کیوں نہیں کرتے؟“ ہو سکتا ہے وہ کوشش کر کے تھک گیا ہو، خود پریشان ہو، ایسے میں ہر دوسرے شخص کا وزن کے بارے میں پوچھنا اسے مزید پریشان کر سکتا ہے، اس کا حوصلہ توڑ سکتا ہے۔

12 ”اتنے عرصے سے بیمار ہو کسی اچھے اسپتال سے علاج کیوں نہیں کرواتے؟“ ذرا سوچیں کیا اس کا دل نہیں چاہتا ہو گا وہ مکمل صحت یاب ہو جائے لیکن اچھا اور مہنگا اسپتال تو ایک طرف رہا، اس کے پاس محلے کی سستی ڈسپنسری سے علاج کی رقم نہ ہو۔

13 ڈاکٹر تو کب کا بول چکا تم نے ابھی تک آپریشن کیوں نہیں کروایا؟

14 ناکامی کا صدمہ اٹھانے والے سے پوچھنا: بار بار ناکام کیوں ہو جاتے ہو؟

15 ”تم نے ابھی تک قربانی کا جانور کیوں نہیں لیا؟“ ہو سکتا ہے کہ اس مرتبہ اس کی جیب میں گنجائش ہی نہ ہو، ایسے میں وہ آپ کو سچا جواب دیتے ہوئے شرمائے گا۔

16 ”گرمی بہت بڑھ گئی ہے، گھر میں اے سی کیوں

نہیں لگوا لیتے؟" اب اگر وہ ہمت کرکے یہ بول دے اے سی میں لگوا لیتا ہوں، بل آپ بھر دیا کریں تو شاید آپ غصے میں "گرم" ہو جائیں۔

17 "کب تک کرائے کے مکان میں رہو گے اپنا ذاتی گھر کب بناؤ گے؟" پیارے بھائی! کس کا دل چاہتا ہے ہر ماہ پیٹ کاٹ کر مکان کا کرایہ بھرے مالک مکان کے نخرے برداشت کرے، اس بے چارے کو بال بچوں کی روٹی، اسکول کی فیسیں، بجلی گیس کے بل بھرنے دشوار ہو رہے ہیں، ایسے میں آپ بے نیازی سے ذاتی گھر نہ بنانے کی وجہ پوچھ کر اس کے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں یا مرہم لگا رہے ہیں!

18 "اس مہنگائی کے دور میں اتنی کم تنخواہ میں کیسے گزارہ کر لیتے ہو؟"

19 "بیٹی / بیٹے کی عمر نکلتی جارہی ہے، اچھا سا رشتہ دیکھ کر اُس کی شادی کیوں نہیں کر دیتے؟" بالکل جناب اسے تو اپنی اولاد کی عمر کا پتا ہی نہیں، ان کی شادی ہو جانے کی زیادہ فکر اسے نہیں آپ کو ہے، اب کیا کیا رکاوٹیں ہیں، رشتہ نہیں مل رہا یا انتظامات کے لئے رقم نہیں ہے یہ تو وہی جانتا ہے۔

20 بے روزگاری کا صدمہ اٹھانے والے کو آس پاس والوں کے طعنے اور طرح طرح کے سوالات سے مزید دکھی کر دیتے ہیں، جب ہر دوسرا بندہ روز پوچھے گا "نوکری ملی؟" تو اسے نفسیاتی مریض بنتے کتنی دیر لگے گی!

21 جاب کرنے والے سے ہر ایک کا یہ پوچھنا: "تمہاری سیلری کیوں نہیں بڑھی؟" اس کے صبر کا امتحان لینے والی بات ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے دفتر کی انتظامیہ سے لڑنا بھڑنا شروع کر دے کہ تم نے میری سیلری کیوں نہیں بڑھائی اور بات بڑھنے پر لگی لگائی روزی سے بھی جائے۔

22 مناسب عمر میں مناسب رشتہ ہر ایک کو مل جائے ضروری نہیں ہوتا، ایسے میں پُرانے کنوارے سے بار بار پوچھنا "شادی کب کرو گے؟" اسے چڑچڑا بنا سکتا ہے۔

23 بعض نادان شادی کے چند دن بعد سے ہی بار بار سوال کرنا شروع ہو جاتے ہیں: خوشخبری کب سناؤ گے؟ اب جس کے یہاں اولاد نہ ہو رہی ہو وہ ان کے سوالات کا کیا جواب دے؟

24 "فلاں نے تمہیں شادی / دعوت پر کیوں نہیں بلایا؟" کسی کو اپنے رشتہ دار یا تعلق والے سے دور تو کر سکتا ہے قریب نہیں۔

25 "ہمیں دعوت پر کیوں نہیں بلایا؟" اب وہ آپ کو یہ بتائے کہ جناب گنتی کے چند افراد کو بلایا تھا، تو آپ بغیر گنے اس کو سنانا شروع کر دیں گے۔

26 "تمہارے شوہر تمہیں جیب خرچی کیوں نہیں دیتے؟" یہ سوال بیوی کو شوہر سے بدظن کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو اپنا بھی بتا دیا جاتا ہے کہ مجھے تو ماہانہ اتنے ہزار جیب خرچی ملتی ہے۔

27 سفرِ حج یا عمرہ کرنے والے سے واپسی پر پوچھنا: میرے لئے تحفہ، آب زم زم، کھجوریں کیوں نہ لائے؟ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو دینا ہی بھول گیا ہو، یا بہت تھوڑی سی کھجوریں لایا ہو یا لایا ہی نہ ہو، ایسے میں پوچھ پوچھ کر اسے شرمندہ نہ کریں۔

28 یادِ مدینہ میں تڑپنے والے عاشقِ رسول کا حج یا عمرے کے لئے بُلاوا آجائے تو منہ پھاڑ کر سیدھا سوال پوچھنا: اپنے پیسوں سے جارہے ہو یا کسی نے رقم دی ہے؟

مزید غور کرنے پر بہت سے ایسے سوالات آپ کے ذہن میں آجائیں گے، جو آپ سے ہوتے ہوں گے یا آپ کسی سے کرتے ہوں گے یا کوئی کسی سے کرتا ہوگا۔ بہرحال ہمیں کسی سے اس قسم کے سوالات صحیح مقصد کے بغیر نہیں پوچھنے چاہئیں ورنہ تیار رہیں کہ وہ بھی اسی طرح کے سوالات آپ سے کر سکتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ "ایک چُپ سو سکھ" پر عمل کرکے خود بھی سکھی رہیں اور دوسروں کو بھی سکھی رہنے دیں۔

(تیسری اور آخری قسط)

اسلام اور محکوم طبقے

مفتی محمد قاسم عطاری*

آٹھواں طبقہ، مزدور

محکوم، مظلوم اور انسانی سماج کے پسے ہوئے طبقات میں سے ایک طبقہ ”مزدور“ ہے۔ اِس طبقے سے کیسا ظالمانہ رویہ رکھا جاتا ہے، یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ مالک، مینیجر، منشی، سپروائزر کی طرف سے تحقیر آمیز رویے میں بات کرنا، بلاوجہ ڈانٹ پلانا، بغیر کسی بات کے تکلیف میں مبتلا کرنا، تنخواہ جو کہ اُس کا حلال حق ہے، اُس کے لئے بار بار چکر کٹوانا، بنیادی حقوق سلب کرنا، محنت کا بَروقت بدلہ نہ دینا اور طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا جانا عام ہے، جبکہ ہمارا دینِ رحمت مزدوروں کے حقوق کی ادائیگی، محنت کا معاوضہ وقت پر دینے، بقدرِ طاقت کام لینے، پھر کام لینے میں بھی نرمی اور تکریمِ انسانیت پر مبنی رویہ اپنانے کا درس دیتا ہے، چنانچہ مزدور و محنت کش کی حمایت میں، حامیِ بے کساں، رحمتِ عالمیاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے مقابلے میں (بطورِ مدعی) میں خود ہوں گا: ایک وہ جو میرے نام پر وعدہ کرے اور پھر وعدہ خلافی کرے۔ دوسرا جو کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھائے اور تیسرا وہ شخص کہ جس نے کسی مزدور سے کام لیا اور اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بخاری، 2/52، حدیث:2227) یونہی مزدور کو اُس کا حق دینے کا عظیم اور بے مثال اصول یوں بیان فرمایا: مزدور کو اُس کی اُجرت، اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔ (ابن ماجہ، 3/162، حدیث:2443)

نواں طبقہ، غلام

ایک عرصہ تک دنیا میں انسانی غلامی کا رواج رہا، اُنہیں منڈیوں میں خریدا اور بیچا جاتا، حقوق سلب اور ضائع کئے جاتے، بہیمانہ تشدد کیا جاتا، بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا جاتا، معاشرے کا حقیر اور گھٹیا فرد تصور کیا جاتا، لیکن جب آفتابِ اسلام کے انوار چمکے اور محسنِ انسانیت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے، تو غلاموں کے ساتھ بہتر سے بہترین سلوک و تعاون کا درس دیا گیا اور غلاموں کی آزادی کو ”اصلی اور حقیقی نیکی“ قرار دیا گیا، چنانچہ قرآن میں فرمایا: اصلی نیک وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے۔ (پ2، البقرۃ:177) یونہی نبی رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غلام کی آزادی پر جہنم سے آزادی کی نوید سنائی، چنانچہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس آدمی نے کسی مسلمان کو آزاد کیا، اللہ اس آزاد کردہ غلام کے ہر ایک عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے عضو کو آگ سے بچائے گا۔ (بخاری، 2/150، حدیث:2517) بلکہ نہایت دلچسپ اور خوبصورت بات یہ ہے کہ بہت سے شرعی کفاروں میں خدا کی گرفت سے محفوظ رہنے کے لئے پروردگارِ عالَم نے غلاموں کی آزادی کو لازم قرار دیدیا جیسے قتل، قسم، روزوں وغیرہا کے کفارے میں۔ نیز

* نگرانِ مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اگر اِن غلاموں کو آزاد نہیں کیا تو پھر اِن کی عزت کرنے اور اِن کا خیال رکھنے کی نہایت تاکیدی و ترغیبی انداز میں تعلیم دی، چنانچہ فرمایا: یہ غلام، تمہارے بھائی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت رکھا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جس کے ماتحت اس کے بھائی کو رکھا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اُس غلام بھائی کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اُس کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری نہ دے، جو اس کے لئے دُشوار ہو اور اگر ایسے کام کی ذمہ داری سونپ ہی دے تو پھر خود بھی اس کی مدد کرے۔ (مسلم، ص700، حدیث:4313)

دسواں طبقہ، بیمار اور اپاہج

یہ عالمی حقیقت (Universal Truth) ہے کہ صحت و سلامتی بہت بڑی دولت ہے اور بیمار یا معذور شخص ایک تکلیف دہ احساس میں مبتلا اور بہت سی نعمتوں سے محروم ہوتا ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ صحت مند کے مقابلے میں بیمار اور اپاہج ایک کمزور طبقہ ہے اور یہ بات ہم بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ اسلام بے سہارا، مظلوم، محکوم اور کمزور لوگوں کے ہر طبقے کے حقوق بڑی تاکید اور تفصیل سے بیان کرتا ہے، چنانچہ اسلام نے اپنے حقیقی انداز کے مطابق، بیمار اور اپاہج کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا بلکہ بہت سے شرعی احکام میں انہیں خصوصی رعایتیں عطا فرمائیں، چنانچہ بیمار کی خبر گیری کو جنّت کے پھل چننے کے برابر قرار دیا، چنانچہ طبیبِ قلب و جاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، تو واپس آنے تک جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔ (مسلم، ص1066، حدیث:6553)

بلکہ اسلام کے احکامِ عبادات کا مطالعہ کریں تو واضح ہوتا ہے کہ دینِ اسلام نے جہاں بھی عبادات کا حکم دیا، وہاں بچّوں، بوڑھوں اور مریضوں کی رعایت و سہولت کا بھی تاکیداً حکم دیا ہے، چنانچہ "نماز" جیسے اسلام کے بنیادی رُکن کی ادائیگی میں امامِ جماعت کو حکم دیا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے، تو اُسے چاہئے کہ تخفیف کرے (یعنی نماز کو مختصر رکھے)، کیونکہ نمازیوں میں بچّے، بوڑھے، کمزور اور مریض، سب ہوتے ہیں، البتہ جب تنہا پڑھو تو پھر جیسے مرضی پڑھو (یعنی جتنی مرضی طویل نماز پڑھو)۔ (مسلم، ص192، حدیث:1046)

اِس مکمل کلام سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام حاکم کے مقابلے میں محکوم اور قوی کے مقابلے میں ضعیف کا سہارا بنتا ہے اور نسبتاً اِن دو طرح کے طبقات کے حقوق کو زیادہ بیان کرتا اور دیگر پر فوقیت دیتا ہے اور یہ عالیشان مزاجِ اسلام اِس قدر فلسفیانہ اور پائیدار عقلی بنیادوں پر استوار ہے جس کا جواب نہیں، کیونکہ معاشرتی استحکام، خوشحالی، امن، حقوق کے ضیاع سے تحفظ اور پھر بے راہ روی اور ظلم و زیادتی سے خالی معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ محکوم اور ضعیف کا ساتھ دیا جائے، کیونکہ کوئی معاشرہ سماجی و معاشی طور پر اُس وقت تک مستحکم اور خوشحال نہیں کہا جاسکتا، جب تک اس کے کمزور، محروم اور پسماندہ افراد اور طبقوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں اور وہ لوگ معاشرے میں اپنے آپ کو محفوظ و مامون تصور نہ کریں اور کمزور طبقات کی اسلام میں اِس قدر اہمیت کیوں نہ ہو کہ شروع کلام میں ہم نے بیان کیا تھا کہ دینِ اسلام کی بنیاد ہی یہ ہے کہ اسلام خدا کا پسندیدہ کامل دین ہے جو اُس ذات کی طرف سے عطا کیا گیا ہے جو تمام کائنات اور تمام انسانوں کی خالق ہے، وہ خدا سب کو پیدا کرنے والا بھی ہے اور پالنے والا بھی، وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا اور اپنے بندوں پر ہمیشہ مہربان ہے، رحمٰن و رحیم اُس کی صفات ہیں، نیز دینِ اسلام کی آخری، حتمی اور کامل ترین صورت پیش کرنے والے، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، جنہیں خدا نے سراپا رحم و کرم، پیکرِ شفقت و رأفت بنا کر رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن کے منصب پر فائز فرمایا۔ لہٰذا جب دینِ اسلام رحمٰن و رحیم خدا کی طرف سے رءوف و رحیم نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل کیا ہوا دین ہے تو مخلوقِ خدا کے لئے جس قدر مہربانی اور خیر خواہی اِس دین میں پائی جاسکتی ہے، وہ کسی دوسرے دین، نظام اور طریقے میں نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی عظمت، احکامِ اسلام کی حکمتیں سمجھنے کی سعادت عطا فرمائے اور تعلیماتِ اسلام کے مطابق محکوم اور کمزور طبقات کے حقوق جاننے اور بحسن و خوبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گذشتہ سے پیوستہ

51 اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ ترجمہ: میں تمہارے لئے ایسے ہوں جیسے باپ اپنی اولاد کے لئے۔[1]

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ مبارک فرمان اپنے اندر جس شفقت، محبت، لُطف، کرم، فضل اور ذوق کو لئے ہوئے ہے اس کا بیان لفظوں میں ممکن ہی نہیں ہے البتہ ازدیادِ لُطف و محبّت کے لئے چند جملے ترتیب دیے جاتے ہیں۔

اس مفہوم کی روایات "مِثْلُ الْوَالِدِ" اور "بمنزلۃ الْوَالِدِ" کے الفاظ کے ساتھ کئی کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یقیناً ہمارے لئے والد کی مثل ہیں بلکہ آپ کے حقوق ہم پر والد سے بھی کہیں بڑھ کر ہیں۔ آپ سے محبت تو ہمیں اپنے والدین بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔ آپ سے محبت حقیقت میں اللہ کریم سے محبت ہے۔ آپ اُمّت کو ہلاکت سے بچانے والے ہیں، آپ ہی تو ہمارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں، ہمیں اللہ کریم کا ہر حکم آپ ہی کے ذریعے تو ملا ہے۔ یوں سمجھیں کہ جیسے والد اپنی اولاد کے اچھے بُرے سب کا لحاظ کرتا ہے اور اولاد کو اس سے باخبر رکھتا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم والد سے بھی بڑھ کر ہماری خیر چاہتے ہیں۔

آپ کا مشہور فرمان ہے کہ میری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور جب اُس آگ نے اِرد گرد کی جگہ کو روشن کر دیا تو اس میں پتنگے اور حشراتُ الارض گرنے لگے، وہ شخص ان کو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور وہ اس پر غالب آکر آگ میں دَھڑا دَھڑ گر رہے ہیں، پس یہ میری مثال اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں جہنّم میں جانے سے روک رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہنّم کے پاس سے ہٹ جاؤ! جہنّم کے پاس سے ہٹ جاؤ! اور تم لوگ میری بات نہ مان کر (پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح) جہنّم میں گرے چلے جارہے ہو۔[2]

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے لئے شفقت و عنایت اور ہماری خیر و بھلائی چاہنے میں والد سے بڑھ کر ہیں۔ آپ ہمیں وہی حکم دیتے ہیں جو ہمارے بھلے کا ہے اور اُسی سے منع فرماتے ہیں جس میں ہمارا نقصان ہو۔

عظیم محدّث شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سننِ نسائی شریف

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (ستائیسویں اور آخری قسط)

شانِ حبیب بزبانِ حبیب

مولانا ابو الحسن عطّاری مدنی*

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کی حدیثِ پاک کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان "اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ" کا مطلب یہ کہ میں تمہیں ایسے ہی سکھاتا ہوں جیسا کہ کوئی والد اپنی اولاد کو اس کی ضرورت کی چیزیں سکھاتا ہے اور والد سکھانے میں کوئی جھجک نہیں رکھتا۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس فرمان کے بعد صحابۂ کرام کو استنجا کے احکام سکھائے تھے، اس پر شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کیونکہ بندہ معززین کی محفل و مجلس میں استنجا وغیرہ کا تذکرہ کرنے سے عموماً حیا کرتا ہے اسی لئے پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمادیا کہ میں تمہارے لئے والد کی مثل ہوں، جیسے وہ اولاد کو کچھ سکھانے میں حیا نہیں رکھتا میں بھی تمہیں سب کچھ سکھاتا ہوں۔[3]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی شفقت و محبت اور تعلیم میں مَیں تمہارے والد کی مثل ہوں اور ادب، اطاعت اور تعظیم میں تم میری اولاد کی مثل ہو۔ خیال رہے کہ بعض احکامِ شرعیہ میں بھی حضور ساری اُمّت کے باپ ہیں، تمام جہان کے والد آپ کے قدم مبارک پر قربان اسی لئے ان کی بیویاں بحکمِ قرآن مسلمانوں کی مائیں ہیں کہ ان سے نکاح ہمیشہ حرام اور کسی عورت کو آپ سے پردہ کرنا فرض نہیں۔ اسی لئے سارے مسلمان بحکمِ قرآن آپس میں بھائی ہیں، کیونکہ اس رحمت والے نبی کی اولاد ہیں۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھائی کہنا حرام ہے۔[4]

شیخ ابو سلیمان حمد بن محمد الخطابی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فرمانِ مبارک "اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ" مخاطبین کو اُنسیت دلانے کے لئے ہے تاکہ دین کی جو بات ابھی انہیں سکھائی جائے گی اس سے حیا نہ کریں، جیسا کہ بچے اپنے باپ سے سیکھتے ہوئے حیا کو رکاوٹ نہیں بناتے۔ نیز اس سے یہ بھی پتا چلا کہ والد کی اطاعت واجب ہے اور والدین پر اولاد کی وہ تعلیم و تربیت واجب ہے جس کی انہیں دینی معاملے میں حاجت ہو۔[5]

علامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی تمہیں جس تعلیم کی ضرورت ہے، جو تم پر سیکھنا لازم ہے وہ تمہیں سکھانے میں والد کی مثل ہوں کہ جیسے باپ اولاد کو سکھاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ نسبی باپ سے تعلیم دینے والا باپ اعلیٰ ہے۔ کہتے ہیں کہ ولادت کی دو قسمیں ہیں: عرفی ولادت یعنی نسب اور قلب و روح کی ولادت یعنی دل اور روح کو نفس کے دھوکوں اور طبعی اندھیروں سے نکالنا جیسا کہ عالم انسان کو علم سکھاتا ہے۔[6]

امام محمد بن اسماعیل صنعانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفقت و رحمت فرمانے میں ہمارے لئے والد کی مثل ہیں نہ کہ رتبے میں، آپ تعلیم و تربیت فرمانے والے والد ہیں اور آپ کا حق نسبی باپ سے کہیں زیادہ ہے، آپ ہی ہیں جن کے ذریعے اللہ کریم نے بندوں کو کفر کے اندھیروں سے ایمان کے نور کی طرف نکالا۔[7]

محترم قارئین! علم کی اہمیت، ضرورت، فوائد اور عظمت سے ہر عقلمند واقف و معترف ہے، علم و ہنر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں، سیرت و تاریخ سے ذرہ بھر لگاؤ اور معلومات رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ لوگوں کو تعلیم و تعلم کی جانب جس قدر رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے راغب فرمایا ہے اس کی کائنات بھر میں کوئی نظیر نہیں، کہتے ہیں کہ کسی غریب کی مدد کرنی ہو تو صرف کھانا نہیں بلکہ اسے کھانا حاصل کرنے کا طریقہ سکھادو۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمّت کو ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کی تعلیم دی۔ یہ آپ کی تعلیم ہی کی برکت ہے کہ ایک ایک لائن کی حدیثِ مبارکہ کی شرح میں کئی کئی صفحات لکھے گئے۔ ایک ایک فرمان سے کئی کئی شرعی مسائل مستنبط ہوئے۔

52 اَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِی، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَی اَصْحَابِی مَا یُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِی اَمَنَةٌ لِاُمَّتِی، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِی اَتَی اُمَّتِی مَا یُوعَدُونَ۔ ترجمہ: میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، توجب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ گزرے گا جس کا ان سے

وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری اُمّت کے لئے امان ہیں تو جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری اُمّت کو وہ پہنچے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔[8]

یہ فرمانِ مبارک بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت و رحمت کا بیان ہے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وجود مبارک صحابہ کے لئے اور صحابہ کا وجود مبارک ہمارے لئے امان ہے۔

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں صحابہ کے لئے امان ہوں) اس طرح کہ میری موجودگی میں وہ حضرات آپس کے جنگ و قتال وغیرہ آفات سے محفوظ ہیں۔

خیال رہے کہ صدیقی فاروقی زمانہ میں صحابہ میں جو امن و امان رہا وہ حضور ہی کا فیض تھا، سورج ڈوبنے کے بہت بعد تک شفق رہتی ہے وہ سورج ہی کی روشنی ہوتی ہے، خلافتِ عثمانی کے نصف تک امن رہی پھر دنیاوی فتنے بہت پھیلے بلکہ عثمان غنی کی شہادت سے فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔

یعنی صحابہ کے بعد دینی فتنے اسلامی فرقے اور بدعات مسلمانوں میں بہت پھیل جائیں گی۔ صحابۂ کرام کے زمانہ میں اگرچہ فتنے ہوئے مگر مسلمانوں کا دین ایسا نہ بگڑا تھا جیسا کہ بعد میں بگڑا اور اب اس زمانہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے اللہ محفوظ رکھے۔ مَایُوعَدُوْن سے مراد ہے خیر اور خیر والوں کا اُٹھ جانا، شر اور شر والوں کا پھیل جانا۔[9]

محترم قارئین! رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مخلوق پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا بیان کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ ان کی شان تو فقط ان کا رب ہی بیان کر سکتا ہے۔ صرف ایک بار کتابوں میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لکھی ہوئی سیرت کا خاکہ ذہن میں لائیے کہ کیسے ولادت سے وصال تک ہر دَم امّت ہی کی فکر رہی، کبھی بچوں کی تربیت کا فرمایا تو کبھی عورتوں کے حقوق کا، کبھی غلاموں اور ماتحتوں کے حقوق پر توجہ دلائی تو کبھی مزدور اور غریب طبقے کے حقوق آشکار فرمائے، کبھی جہنّم کے عذاب کا سن کر اُمّت کے لئے زار زار روئے تو کبھی امت کی بخشش کے لئے لمبے لمبے قیام فرمائے کہ پاؤں مبارک سوج گئے۔ طائف کا منظر دیکھیں کہ جسمِ اقدس لہولہو ہے لیکن ظلم کرنے والوں کا پہاڑوں کے درمیان پِس جانا گوارا نہیں، میدانِ اُحد کا منظر دیکھیں کہ چہرہ مبارک لہولہان ہے پھر بھی ہدایت کی دعا دیتے ہیں۔ بعدِ ولادت سجدہ ریز ہو کر اُمّت کی خیر چاہتے ہیں اور وقتِ وصال بھی اُمّت ہی کے لئے متفکر ہیں۔

محترم قارئین! حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت پر مشتمل سلسلے "شانِ حبیب بزبانِ حبیب" کا آغاز "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جنوری 2021 سے ہوا تھا۔ آج آپ نے اس کی آخری قسط پڑھی۔ اس سلسلہ میں وہ احادیثِ مبارکہ جمع کی گئی ہیں جن میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت لفظ "اَنَا" کے ساتھ بیان ہوئی۔

اللہ ربُّ العزّت ہمیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگی سنّت کے مطابق بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سابقہ مضامین پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک کو وزٹ کیجئے یا QR-Code کو اسکین کیجئے۔

https://www.dawateislami.net/magazine/ur/archive/sub-se-aula-ala-hamara-nabi

(1) ابن ماجہ، 1/198، حدیث: 313 (2) مسلم، ص965، حدیث: 5957 (3) سنن نسائی حاشیہ سندی، 1/38، تحت الحدیث: 40 (4) مراٰۃ المناجیح، 1/263 (5) معالم السنن شرح ابوداؤد، 1/38 (6) التیسیر شرح الجامع الصغیر، 1/361 (7) التنویر شرح الجامع الصغیر، 4/187، تحت الحدیث: 2565 (8) مسلم، ص1051، حدیث: 6466 (9) مراٰۃ المناجیح، 8/335۔

خود بھی خیال رکھنا ہوگا

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

جمعرات کا دن تھا، کلاسز میں اعلان کر دیا گیا کہ آج 10 بجے دارُ الحدیث (Darul Hadith) میں جمع ہو جائیں، استاذ ابو واصف مدنی بیان فرمائیں گے۔ استاذ صاحب اپنی عمر کے تقریباً 47 سال گزار چکے تھے، 23 سال کی تدریس (Teaching) میں انہوں نے سینکڑوں اسٹوڈنٹس کو پڑھایا تھا جن کی صلاحیتوں، ذہانتوں، حافظوں، محنتوں، عمروں، قد کاٹھ اور صحت کا مشاہدہ بھی ان کے تجربے کا حصہ تھا۔ آج کل وہ بڑی شدت سے یہ محسوس کر رہے تھے کہ موجودہ طلبہ کی اکثریت کی جسمانی و دماغی صحت (Physical and mental health) ویسی مضبوط نہیں جیسی پرانے طلبۂ کرام کی ہوا کرتی تھی جس کا اثر ان کی تعلیم پر بھی پڑتا ہے، انہیں اس بات پر بھی تشویش تھی کہ طلبہ میں اپنی صحت کا خود خیال رکھنے کا شعور بھی کم ہے۔ اس لئے انہوں نے سوچا کہ دو چار کلاسز کے اسٹوڈنٹس کو سمجھانے کے بجائے پورے جامعہ کے طلبۂ کرام سے ہی بات کرلی جائے تاکہ فائدہ زیادہ ہو، یوں اس بیان کا اہتمام کیا گیا تھا۔ بہر حال 500 سے زائد طلبۂ کرام 10 بجے دارُ الحدیث میں جمع ہو گئے جنہیں اندر جگہ نہ ملی وہ برآمدے میں بیٹھ گئے، دوسرے اساتذہ بھی تشریف فرما ہو گئے۔ تلاوت اور نعت کے بعد 10 بج کر 10 منٹ پر دارُ الحدیث کے منچ (Stage) پر استاذ صاحب کی آمد ہوئی طلبۂ کرام نے بڑی چاہت اور جوش و خروش سے انہیں ویلکم کیا، اس کے بعد انہوں نے بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے: دُرود شریف کی فضیلت بیان کرنے کے بعد استاذ صاحب نے یہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ کر سنایا:

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو (1) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔ (مستدرک للحاکم، 5/435، حدیث: 7916)

اس فرمانِ عالی شان میں صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت جاننے اور اس کی قدر کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ ہمارے دینی بُزرگ اپنی صحت کا بھی خیال رکھا کرتے تھے تاکہ دین کی خدمت زیادہ سے زیادہ کر سکیں، جیسے بہارِ شریعت جیسی عظیمُ الشان کتاب کے مؤلف صدرالشریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ شام کے وقت باغ میں واک کرنے جایا کرتے تھے، اسی طرح موجودہ زمانے میں دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے گھر وغیرہ میں مختلف اوقات میں روزانہ واک بھی کرتے ہیں اور اپنی خوراک ایسی رکھتے ہیں کہ صحت برقرار رہے اور دین کی خدمت ہوتی رہے۔

تندرستی ہزار نعمت ہے اگر ہم کسی بھی فیلڈ میں کامیابی چاہتے ہیں، مزید ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے جسمانی اور دماغی طور پر صحت مند ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ "بیمار گھوڑے کو کوئی بھی ریس میں نہیں دوڑاتا"۔ صحت مند ہونے کی ڈیمانڈ علمِ دین کی فیلڈ میں بھی ہوتی ہے کیونکہ اس میں سمجھنے سمجھانے، غور و فکر کرنے، باریک بینی اور یاد کرنے کا دماغی کام زیادہ ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ صحت مند دماغ (Brain) کے لئے جسم (Body) کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی صحت کا لازمی خیال رکھنا چاہئے۔ اپنی بات میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں: جس طرح کمپیوٹر کے دو حصے ہوتے ہیں، ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر، اگر آپ اپنے کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ میں اپ ڈیٹڈ، بہترین

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

کو الٹی کا سافٹ ویئر انسٹال کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہارڈ ویئر بھی جدید اور اچھا ہونا چاہئے، اگر ہارڈ ویئر کمزور اور پرانا ہو گا تو سافٹ ویئر بھی کمزور ہی رہے گا، یہی معاملہ ہمارے جسم اور ذہن کا بھی ہے کہ جسم گویا ہارڈ ویئر اور ذہن سافٹ ویئر ہے۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہمیں اپنے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کو ضرور چیک کرتے رہنا چاہئے کیونکہ عربی محاورہ ہے: صَاحِبُ الْبَیْتِ اَدْرٰی بِمَا فِیْہ یعنی گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہے؟

پیٹ کا سرکل اگر ہم اپنے پیٹ کے سرکل (گولائی) پر غور کریں تو اس میں بہت سی چیزیں انسٹال ہوتی ہیں جیسے معدہ، جگر، پھیپھڑے، گردے، لبلبہ، پِتّا، مثانہ، تلی، چھوٹی آنت، بڑی آنت وغیرہ۔ پیٹ کا یہ سرکل ہمارے پورے جسم کی صحت میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے، خوراک اسی پیٹ میں پہنچ کر مختلف چیزوں خون، کولیسٹرول، شوگر، یورین، فُضلے (Stool) میں تبدیل ہوتی ہے، ان میں سے کچھ چیزیں جسم سے باہر نکل جاتی ہیں جبکہ بقیہ چیزیں ہمارے پورے جسم کو توانائی اور طاقت دیتی ہیں جس میں دل اور دماغ بھی شامل ہے۔ اب ہم غور کریں کہ کیا ہمارے پیٹ کے سارے پُرزے درست حالت میں کام کر رہے ہیں، کہیں خون کے لیب ٹیسٹ میں کمی بیشی تو نہیں، ایسا تو نہیں کہ ہمیں کھانا جلد ہضم نہ ہوتا ہو، گیس پرابلم رہتی ہو، پیشاب رک رک کر یا تکلیف اور جلن سے آتا ہو، پیٹ لاک رہتا ہو یا زیادہ جاری ہو جاتا ہو؟ اگر ہمارے پیٹ میں مسائل ہیں تو اس کی ذمہ داری ہم پر بھی آتی ہے کیونکہ ایک دلچسپ میڈیکل ریسرچ کے مطابق ہماری کھانے پینے کی عادت (Habit) کی وجہ سے پیٹ کے مختلف حصے ڈر جاتے ہیں جیسے معدہ (Stomach) اس وقت ڈرا ہوا ہوتا ہے جب ہم صبح کا ناشتہ نہ کرتے ہوں، گُردے (Kidneys) اس وقت خوفزدہ ہو جاتے ہیں جب ہم مناسب مقدار میں پانی نہیں پیتے، چھوٹی آنت (Small Intestine) اس وقت تکلیف محسوس کرتی ہے جب ہم کولڈ ڈرنک پیتے ہیں یا باسی کھانا کھاتے ہیں، بڑی آنت (Large intestine) اس وقت ڈر جاتی ہے جب ہم تلی ہوئی یا مصالحہ دار چیزیں زیادہ کھاتے ہیں، پھیپھڑے (Lungs) اس وقت بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں جب ہم سگریٹ یا گاڑیوں کے دھویں سے آلودہ فضا میں سانس لیتے ہیں، جگر (Liver) اس وقت خوفزدہ ہو جاتا ہے جب ہم تلی ہوئی بیوی خوراک اور فاسٹ فوڈ کھاتے ہیں، لبلبہ (Pancreas) اس وقت بہت ڈرتا ہے جب ہم بہت زیادہ مٹھائی کھاتے ہیں۔

اپنی صحت کے بارے میں خود بھی سوچنا ہوگا ویسے تو بیماری اور تندرستی زندگی کا حصہ ہے، ہمیں تندرستی پر اللہ پاک کا شکر اور بیماری پر صبر کرنا چاہئے اور بیماری میں بھی دین کی خدمت نہیں چھوڑنی چاہئے لیکن یہ دنیا عالَم اسباب ہے، اس لئے اگر ہمیں سر میں درد رہتا ہے، بلڈ پریشر ہائی یا لو رہتا ہے، شوگر بہت کم یا زیادہ ہو جاتی ہے، ہمیں کولیسٹرول کے مسائل ہیں، تھوڑا چلنے کے بعد ہانپنے لگتے ہیں، کچھ دیر کھڑے نہیں رہ سکتے ٹانگوں میں جان نہیں رہتی، پاؤں میں سوجن ہو جاتی ہے، گلا خراب رہتا ہے، پیٹ میں درد رہتا ہے، تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد ذہن تھک جاتا ہے، دماغ کام نہیں کرتا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے، آنکھیں دُکھتی ہیں، سبق جلدی یاد نہیں ہوتا، کمر یا بازو میں درد رہتا ہے اور گردن کے پچھلے حصے میں کھچاؤ رہتا ہے وغیرہ، تو ہمیں سمجھ جانا چاہئے کہ سب کچھ نارمل نہیں بلکہ کہیں پرابلم ہے جس کے ذمہ دار ہم بھی ہو سکتے ہیں، پھر ہمیں اس نیت سے علاج کی کوشش کرنی چاہئے کہ صحت بہتر ہو گی تو ہم دین کی خدمت اچھی طرح کر سکیں گے۔

علاج کے لئے کیا کریں؟ ظاہر ہے ہمیں بیماری کی نشاندہی اور اس کا سبب جاننے کے لئے ماہر ڈاکٹر یا حکیم کو چیک اپ کروانا چاہئے، اس کے بعد وہ جو دوا یا غذا اور پرہیز تجویز کریں اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمیں کھانے پینے میں طاقت دینے والی چیزیں گوشت، سبزیاں، پھل، دودھ اور اصلی (دیسی) گھی یا تازہ مکھن بھی استعمال کرنا چاہئے، پانی کم پینے پر بھی بیماریاں مہمان بن کر آجاتی ہے، یہ بھی ڈاکٹر کے مشورے سے مناسب مقدار میں پینا چاہئے۔ یاد رکھئے! آج غذا پر خرچ نہیں کریں گے تو کل شاید دوا پر خرچ کرنا پڑے۔ اللہ پاک ہمیں تندرستی، سلامتی اور عافیت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(صحت کے حوالے سے مکتبۃُ المدینہ کی 113 صفحات پر مشتمل کتاب "گھریلو علاج" اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں چھپنے والے سلسلے "مدنی کلینک" اور "انسان اور نفسیات" ضرور پڑھئے۔)

سوال کی اہمیت

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

کہا جاتا ہے کہ اَلْعِلمُ بَابٌ مُقْفَلٌ مِفتَاحُہ المَسْئَلَۃ یعنی علم ایک بند دروازہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے۔ جس طرح تالا بغیر چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح علم کا دروازہ بغیر سوال کے نہیں کھلتا۔ سوال کی اہمیت کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ سوال کا فائدہ صرف پوچھنے والے کو نہیں ہوتا بلکہ اس سے بے شمار لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں جیسے ہزاروں کی موجودگی میں کئے گئے سوال کا فائدہ بھی ہزاروں کو ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک آدمی کا کیا ہوا سوال صدیوں تک لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے جیسا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کئے گئے سوالات ہمارے لئے آج بھی رہبر و رہنما ہیں۔

بے علمی کا عِلاج یاد رکھئے! جہالت ایک بیماری ہے اور سیکھنا، سوال کرنا اس کا علاج و شفا ہے۔ علم حاصل کرنے میں سوال کی بہت اہمیت ہے، اس کے ذریعے جہالت سے نجات ملتی ہے۔ اسے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان سے سمجھا جاسکتا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ یعنی بے علمی کا عِلاج سوال ہے۔ (1)

دریافت کرنا، پوچھنا اور سوال کرنا علم میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق اہلِ علم سے پوچھنا چاہئے۔ علم کے لئے سوال کرنے سے ہر گز ہر گز شرمانا نہیں چاہئے، نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ لوگ کیا کہیں گے اسے اتنی بنیادی بات بھی معلوم نہیں۔ اس لئے کہ پوچھ پوچھ کر بہت سے لوگ بڑے بڑے مقام و مرتبے پر فائز ہو گئے جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اتنا علم کیسے حاصل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: بِلِسَانٍ سَؤُولٍ وَقَلْبٍ عَقُولٍ یعنی: بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور بیدار دل کے ذریعے۔ (2)

لسانُ العرب، حجۃُ الادب حضرت امام اصمعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 216ھ) سے کسی نے عرض کی: آپ نے اتنا بڑا مقام و مرتبہ کس طرح حاصل کیا؟ فرمایا: بِکَثْرَۃِ سُؤَالِی وَتَلَقُّفِی الْحِکْمَۃَ الشَّرُودَ یعنی سوالات کی کثرت اور مشکل واہم باتوں کو سُن کر اچھی طرح یاد رکھنے کی وجہ سے۔ (3)

صحابۂ کرام اور صحابیات کا انداز علمِ دین حاصل کرنے کے لئے سوالات کرنا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور صحابیات کا قابلِ تقلید طریقہ رہا ہے، یہ مُقَدَّس افراد سوالات کرنے کے لئے مختلف انداز اختیار کیا کرتے تھے، کبھی خود بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر، کبھی کسی کے ذریعے اپنا سوال پہنچا کر عِلمی پیاس

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث
المدینۃ العلمیہ، کراچی

بجھانے کا سامان فرمایا کرتے۔ اِنہوں نے دِینی مَسائل سیکھنے میں کبھی جھجک کو رکاوٹ نہ بننے دیا، جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انصاری صحابیات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَکُنْ یَمْنَعُهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَتَفَقَّهْنَ فِی الدِّینِ یعنی اَنصاری عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ دینی مسائل سیکھنے میں حیا نہیں کرتیں۔(4) انصار کی انہی خواتین کے سوالات کی بدولت کتنے ہی شرعی احکام امت تک پہنچے ہیں۔

سوال کرنے میں جھجک کیسی؟ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عِلم میں حیا اور جھجک کے مُتعلِّق ایک باب باندھا اور اس کا آغاز اس قول سے کیا: لَا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٌ یعنی (حُصُولِ علم میں) شرمانے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔(5)

جو آدمی اس خیال سے سوال کرنے سے شرماتا ہے کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچیں گے کہ اسے اتنی سی بات بھی نہیں معلوم، بعض اوقات یہ ہمیشہ ان باتوں کو سیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: میں بہت کچھ جانتا ہوں، لیکن جن باتوں کے بارے میں سوال کرنے سے شرمایا تھا ان سے اس بڑھاپے میں بھی بے خَبَر ہوں۔(6)

اسی طرح جو اپنے آپ کو بہت بڑا عالم تصور کرتے ہوئے سوال کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھے وہ علمِ نافع اور اس کی بَرَکتیں ہرگز ہرگز حاصل نہیں کرسکتا اور اس کے برعکس جو آدمی علمِ دین سیکھنے سکھانے میں نہ شرمائے وہ اللہ کریم کے فضل وکرم سے علم و عمل کے میدان میں اتنا آگے نکل جاتا ہے کہ لوگ اس کی خاکِ پا کو بھی نہیں پہنچ پاتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زِیَادَةُ الْعِلْمِ الْاِبْتِغَاءُ وَدَرْكُ الْعِلْمِ السُّؤَالُ فَتَعَلَّمْ مَا جَهِلْتَ وَاعْمَلْ بِمَا عَلِمْتَ یعنی تلاش سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور علم میں مہارت سوال سے ہوتی ہے، تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں سیکھو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(7)

حضرت ابنِ شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ خَزَانَةٌ مِفْتَاحُهَا الْمَسْئَلَةُ یعنی علم ایک خزانہ ہے سوال کرنا اس کی چابی ہے۔(8)

ایک کا سوال چار کو ثواب مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے روایت ہے: اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهُ السُّؤَالُ فَسَلُوا یَرْحَمُکُمُ اللہ عزوجلَّ فَاِنَّهٗ یُؤْجَرُ اَرْبَعٌ السَّائِلُ وَالْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ یعنی علم خزانہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے، اللہ پاک تم پر رحم فرمائے سوال کیا کرو کیونکہ اس (یعنی سوال کرنے کی صورت) میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے 1 سوال کرنے والے کو 2 جواب دینے والے کو 3 سننے والے کو اور 4 ان سے محبت کرنے والے کو۔(9)

---

(1) ابو داؤد، 1/154، حدیث: 336 (2) فضائل الصحابہ، 2/970، حدیث: 1903 (3) جامع بیان العلم وفضلہ، ص126، رقم: 412 (4) مسلم، ص147، حدیث: 750 (5) بخاری، 1/68 (6) جامع بیان العلم وفضلہ، ص126، رقم 413 (7) جامع بیان العلم وفضلہ، ص122، رقم: 402 (8) جامع بیان العلم وفضلہ، ص122، رقم: 403 (9) فردوس الاخبار، 2/80، حدیث: 4011۔

اسلام کی روشن تعلیمات

بوڑھوں کا اِکرام

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

انسانی زندگی کے تین حصّے ہیں: 1 بچپن 2 جوانی اور 3 بڑھاپا۔ عُموماً انسان کا بچپن کھیل کُود میں گزر جاتا ہے، جوانی کچھ بننے میں گزرتی ہے کہ مجھے کچھ بننا ہے، کچھ کرنا ہے، جبکہ بڑھاپے میں انسان مختلف بیماریوں اور جسم کی کمزوری کی وجہ سے بے بس ہوجاتا ہے اور ایسے موقع پر اُسے پیار محبت، آرام و سکون اور دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے، دینِ اسلام نے جہاں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، کاروبار اور دیگر معاملات میں ہماری شرعی راہنمائی فرمائی ہے وہیں بوڑھوں کے مقام و مرتبے اور اُن کے ساتھ کس طرح پیش آنا ہے، اسے بھی بیان کیا ہے اللہ پاک قراٰنِ کریم میں اپنی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ بوڑھے ماں باپ کی خدمت و عزت کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ(۲۴)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ اور ان کے لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔[1]

بوڑھوں کی عزت کیجئے دینِ اسلام نے ہمیں بوڑھے والدین کے ساتھ ساتھ رشتے داروں اور معاشرے میں موجود دیگر بوڑھے حضرات کی بھی عزت کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا اللہ پاک کی تعظیم میں سے ہے۔[2] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔[3] امام طاؤس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ چار شخصوں کی تعظیم کرنا سنّت ہے: 1 عالِم 2 بوڑھا 3 حاکم اور 4 باپ۔[4]

بوڑھوں کو ترجیح دیجئے امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بوڑھوں کی عزت کا کمال درجہ یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر نہ بولا جائے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جُہَینہ قبیلے کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اُن میں سے ایک نوجوان گفتگو کے لئے کھڑا ہوا تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَهْ فَاَيْنَ الْكَبِيْرُ یعنی تم ٹھہرو، بڑا کہاں ہے۔[5]

بوڑھوں کی عزت کرکے اپنی عمر میں اضافہ کیجئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو نوجوان کسی بوڑھے شخص کی اُس کی عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ پاک اُس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو قائم فرمادے گا، جو اُس کی عزت کرے گا۔[6] امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں لمبی عمر کی بشارت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھوں کی عزت کرنے کی توفیق اسی شخص کو ملتی ہے جس کے لئے اللہ پاک نے لمبی عمر کا فیصلہ فرمادیا ہے۔[7]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بوڑھوں کی عزت و احترام کریں، اگر ہم گھر میں یا کہیں اور بیٹھے ہوں اور وہاں بوڑھے والدین یا دادا دادی یا کوئی بوڑھا رشتے دار یا کوئی بوڑھا اجنبی آجائے تو اُس کی عزت کرتے ہوئے کھڑے ہو جائیں، اُن کو سلام کریں اور اُن سے بیٹھنے کا کہیں، یونہی ہم کہیں جارہے ہوں اور راستے میں کوئی بوڑھا شخص ملے تو اُسے عزت دیتے ہوئے سلام کریں، اُس کے پاس کوئی سامان ہو تو وہ سامان اُٹھا کر اُس کی مدد کر دیں، اسی طرح جب ہم بس، ٹرین وغیرہ میں سفر کر رہے ہوں اور کوئی بوڑھا آجائے اور بیٹھنے کی جگہ نہ ہو تو اُس کو اپنی جگہ پر بٹھا کر عزت دیں اور اُس کی دعائیں لیں، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بوڑھے شخص کی دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے، اللہ کریم سفید داڑھی بالوں والے بندے کے پھیلے ہوئے ہاتھ خالی نہیں پھیرتا۔[8]

اللہ پاک ہمیں اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بوڑھے حضرات کی عزت، ادب اور احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ15، بنیٓ اسرآءیل:23، 24 (2) ابو داؤد، 4/344، حدیث:4843 (3) ترمذی، 3/369، حدیث:1926 (4) شعب الایمان، 6/198، رقم:7893 (5) احیاء العلوم، 2/245- شعب الایمان، 7/461، حدیث:10996 (6) ترمذی، 3/411، حدیث:2029 (7) احیاء العلوم، 2/245 (8) مراٰۃ المناجیح، 6/516 ملخصاً۔
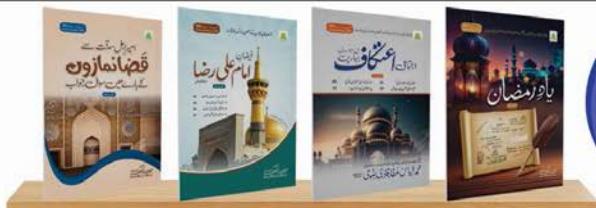
مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ماہِ شعبان اور رمضان 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 30 صفحات کا رِسالہ "یادِ رَمضان" پڑھ یا سُن لے اور کم از کم ایک رسالہ خرید کر کسی کو تحفے میں دے اُسے ماہِ رمضان کا حقیقی قدر دان بنا اور اُس کا رَمَضانُ المبارک کے صدقے خاتمہ بالخیر فرما کر اسے بے حساب مغفِرت سے نواز دے، اٰمین 2 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "اجتماعی اعتِکاف کی 17 مدنی بہاریں" پڑھ یا سُن لے اُسے اعتِکاف کرنے کی سعادت دے اور حج و دیدارِ مدینہ نصیب کر اور اُس کی والدین سمیت بے حساب مغفرت فرما، اٰمین 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "فیضانِ امام علی رضا" پڑھ یا سُن لے اُس کو صحابہ و اہلِ بیت کی محبّت سے مالا مال فرما اور والدین و خاندان سمیت اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمین۔

4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ماہِ رمضان 1444ھ میں درج ذیل رسالہ پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعا سے نوازا: یااللہ پاک! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے قضا نمازوں کے بارے میں سوال جواب" پڑھ یا سُن لے، مرتے دَم تک اُس کی کوئی نماز قضا نہ ہو اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے/سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
یادِ رَمضان	13لاکھ77ہزار469	11لاکھ37ہزار523	25لاکھ14ہزار992
اجتماعی اعتِکاف کی 17 مدنی بہاریں	13لاکھ31ہزار671	11لاکھ49ہزار577	24لاکھ81ہزار248
فیضانِ امام علی رضا	11لاکھ22ہزار222	10لاکھ84ہزار838	22لاکھ7ہزار60
امیرِ اہلِ سنّت سے قضا نمازوں کے بارے میں سوال جواب	12لاکھ90ہزار831	10لاکھ80ہزار298	23لاکھ71ہزار129

شہیدِ کربلا حضرت امام حسین کی 13 نصیحتیں

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم اس عظیم ہستی کے فرامین سے اپنی دنیا و آخرت کی راہوں کو روشن کریں گے جن کی بے پناہ عقیدت و محبت مسلمانوں کے دِلوں میں بسی ہوئی ہے، جو نواسۂ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جگر گوشہ بتول، شہید کربلا، امام عالی مقام، امام عرش مقام کے القابات سے اور حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ کے نام سے مسلمانوں کے بچے بچے کے نزدیک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

1 جان لو! کہ ضرورت مند لوگوں کا تمہارے پاس آنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے لہٰذا نعمتوں سے بیزار مت ہونا کہیں وہ زحمت نہ بن جائیں۔

2 یقین رکھو! نیکی تعریف کرواتی ہے اور اَجر دلاتی ہے۔ اگر تم نیکی کو کسی آدمی کی صورت میں دیکھ لو تو یقیناً وہ تمہیں ایسا خوبصورت دکھائی دے کہ دیکھنے والے خوش ہو جائیں۔

3 اگر تم کمینگی کو کسی آدمی کی شکل میں دیکھ لو تو یقیناً وہ تمہیں اتنی بدترین اور بدصورت دکھائی دے کہ دل میں اس سے نفرت بیٹھ جائے اور آنکھیں اس سے پھر جائیں۔

4 یاد رکھو! جو سخاوت کرتا ہے وہ سردار بن جاتا ہے اور جو بخل سے کام لیتا ہے وہ ذلیل رسوا ہوتا ہے۔

5 جو اپنے بھائی کے ساتھ بھلائی کرنے میں جلدی کرے گا، کل (بروزِ قیامت) جب اس پر اعمال پیش ہونگے تو وہ اس میں یہ عمل بھی موجود پائے گا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 11 / 78)

6 اچھائیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کیا کرو اور مفت کا ثواب حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا کرو۔

7 اس نیکی کو کسی حساب و شمار میں مت رکھنا جسے کر گزرنے میں تم نے جلدی نہ کی ہو۔

8 مقاصد کو پورا کرکے لوگوں کی تعریفیں حاصل کیا کرو، کاموں کو ٹال ٹال کر ملامتیں نہ کماؤ۔

9 کسی کے ساتھ کیسی ہی بھلائی کی جائے اگر وہ شکر گزار نہ بھی ہو تو اللہ پاک اس کی طرف سے بدلہ عطا فرمائے گا، بے شک وہ عطا کرنے اور بدلہ دینے میں عظیم ہے۔

10 لوگوں میں بڑا سخی وہ ہے جو ایسے شخص کو نوازے جسے نوازے جانے کی امید ہی نہ رہی ہو۔

11 لوگوں میں بہترین معاف کرنے والا وہ ہے جو (بدلہ لینے کی) قدرت و اختیار کے باوجود معاف کر دے۔

12 لوگوں میں زیادہ ملنسار وہ ہے جو ان سے بھی میل جول رکھے جو اُس سے تعلقات توڑ بیٹھے ہوں۔

13 جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر اپنے بھائی کے ساتھ بھلائی کرے، اللہ پاک اس بھلائی کے بدلے اس وقت اسے کافی ہو گا جب وہ خود ضرورت مند ہو گا اور اس کی ان دنیاوی آزمائشوں کو ختم فرمادے گا جو اس سے بھی بڑی ہوں گی (جو اس کے بھائی پر آئی تھیں)۔ (التذکرۃ الحمدونیۃ، 1 / 102، رقم: 186، ملتقطاً)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

1 مرحوم کی انشورنس کی رقم کامالک کون ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ایک عزیز کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے انشورنس بھی کروائی ہوئی تھی، اس کے تقریباً چالیس لاکھ روپے ملے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انشورنس کی رقم بھی تمام ورثاء میں تقسیم ہو گی یا جس وارث کو کمپنی میں کلیم کرنے کے لئے مرحوم نے نامزد کیا تھا، وہ رقم صرف اسی کی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: انشورنس کمپنی سے ملنے والی رقم دو طرح کی ہوتی ہے، ایک رقم وہ ہوتی ہے جو پالیسی ہولڈر نے جمع کروائی ہوتی ہے اور ایک رقم وہ ہوتی ہے جو کمپنی اپنی طرف سے اضافی دیتی ہے جو کہ سود ہوتی ہے۔ وہ رقم جو سود ہے، اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ وہ بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر کو دے دیں اور وہ رقم جو مرحوم نے جمع کروائی تھی، وہ تمام ورثاء میں شرعی طریقہ کار کے مطابق تقسیم ہو گی صرف نامزد کردہ وارث کو نہیں ملے گی کیونکہ انشورنس کمپنی میں نامزد کروانے کا مقصد مالک بنانا نہیں ہوتا بلکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ پالیسی ہولڈر اگر انتقال کر جائے تو نامزد کردہ شخص کو کلیم کرنے کا حق ہو گا تاکہ وہ کلیم کر کے کمپنی سے رقم وصول کرے اور مرحوم کے اصل وارثوں تک وہ رقم پہنچائے، جب مقصد مالک بنانا نہیں ہوتا تو پھر نامزد کردہ شخص مالک بھی نہیں بنے گا اور یہ رقم تمام ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہو گی۔

بغیر تملیک کے ملکیت کسی دوسرے شخص کی طرف منتقل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: "ان ملك الانسان لاینقل الی الغیر بدون تملیکه" یعنی کسی انسان کی مملوکہ شے بغیر تملیک کے کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار، 8/569 ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 گاڑی والے کاقبضہ خریدار کاقبضہ شمار ہونے کی صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر خریدار سامان خریدنے کے بعد بیچنے والے سے یہ کہے کہ آپ میری طرف سے سامان لوڈ کرنے والی گاڑی کرواؤ، گاڑی کے پیسے میرے ذمے ہیں، تو کیا گاڑی والے کا قبضہ کرنا خریدار کا قبضہ کہلائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر واقعی خریدار کے کہنے پر سامان بیچنے والا کسی گاڑی والے سے بات کر کے سامان لوڈ کروا دے گا تو گاڑی

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

والے کا قبضہ اس چیز کو خریدنے والے کا قبضہ شُمار ہو گا کیونکہ یہاں گاڑی والا اس خریدار کی طرف سے وکیل کی حیثیت سے اس سامان پر قبضہ کر رہا ہے اور وکیل کا قبضہ مؤکل کا قبضہ شُمار ہوتا ہے۔ یہاں گاڑی والے کو خریدار کی طرف سے قبضہ کرنے کا وکیل ماننے کی وجہ یہ ہے کہ گاڑی والا خریدار کا اجیر ہے اور اس کے لئے کام کر رہا ہے اسی وجہ سے اپنے کام کی اُجرت خریدار سے وصول کرے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اذا قال المشتری للبائع ابعث الی ابنی، و استاجر البائع رجلا یحمله الی ابنه، فهذا لیس بقبض والاجر علی البائع الا ان یقول: استاجر علیّ من یحمله، فقبض الاجیر یکون قبض المشتری ان صدقه انه استأجر و دفع الیه“ ترجمہ: مشتری نے بائع سے کہا مال میرے بیٹے کو پہنچادو، بائع نے ایک شخص کو اجیر بنا کر مال بیٹے کو بھیج دیا تو یہ قبضہ نہیں، اس کی اجرت بائع پر ہے۔ سوائے یہ کہ مشتری کہہ دے کہ میری طرف سے اجیر رکھ کر سامان بھیج دو تو اجیر کا قبضہ مشتری کا قبضہ ہو گا جبکہ وہ تصدیق کر دے کہ اسے اجیر بنا کر سامان دے دیا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 3/19)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 مقروض کو قرض معاف کر دینے پر گزشتہ زکوٰۃ کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے 2017 میں بکر اور خالد کو تین سال کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ قرض دیا تھا۔ تین سال گزر گئے مگر وہ دونوں مالی اسباب نہ ہونے کے سبب قرض ادا نہیں کر سکے۔ اس کو اب چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بکر اب بھی قرض ادا کرنے پر قادر نہیں اور شرعی فقیر ہے جبکہ خالد ادائیگی کی قدرت رکھتا ہے اور غنی بھی ہے لیکن زید نے دونوں کو قرض معاف کر دیا ہے۔ زید نے چھ سالوں میں ان دو لاکھ روپے کی زکوٰۃ بھی نہیں نکالی۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا زید پر اس رقم کی گزشتہ چھ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید کئی سالوں سے صاحبِ نصاب ہے اور ہر سال اپنے دیگر مال کی زکوٰۃ نکالتا ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جو رقم زید نے بکر اور خالد کو معاف کی وہ معاف تو ہو گئی البتہ معاف کرنے سے قبل تقریباً چھ سال یہ رقم واجب الاداء کے طور پر ان دونوں پر قرض تھی اور اس دوران زید نے اس رقم پر زکوٰۃ بھی ادا نہیں کی تو معاف کر دینے پر گزشتہ چھ سالوں کی زکوٰۃ کا حکم کیا ہو گا؟

اس سوال کے جواب میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ کہ پوچھی گئی صورت میں زید نے بکر کو جو رقم معاف کر دی اس رقم کی کسی بھی سال کی زکوٰۃ نکالنا زید پر لازم نہیں ہے کیونکہ مقروض اگر شرعی فقیر ہو تو اس کو قرض معاف کر دینے سے مال ہلاک ہو جاتا ہے اور وجوبِ زکوٰۃ کے بعد جو مال ہلاک ہو جائے اس پر زکوٰۃ لازم نہیں رہتی۔ البتہ زید نے جو رقم خالد کو معاف کی ہے اس رقم کی گزشتہ چھ سالوں کی زکوٰۃ نکالنا زید پر لازم ہے کیونکہ مقروض اگر غنی یعنی مالدار ہو تو اس کو قرض معاف کر دینا اپنے مال کو خود ختم کرنا اور ایک طرح سے معنوی طور پر خرچ کرنا ہے اور وجوبِ زکوٰۃ کے بعد جو مال خرچ کیا جائے اس کی وجہ سے ماضی کی واجبُ الاَداء زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”سالِ تمام کے بعد مالکِ نصاب نے نصاب خود ہلاک کر دی تو زکاۃ ساقط نہ ہوگی، مثلاً جانور کو چارا، پانی نہ دیا گیا کہ مر گیا زکاۃ دینی ہوگی۔ **یوہیں اگر اُس کا کسی پر قرض تھا اور وہ مقروض مالدار ہے سالِ تمام کے بعد اس نے معاف کر دیا تو یہ ہلاک کرنا ہے، لہٰذا زکاۃ دے اور اگر وہ نادار تھا اور اس نے معاف کر دیا تو ساقط ہو گئی۔**“ (بہار شریعت، 1/899)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدُنا دانیال علیہ السّلام

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

بنی اسرائیل کو ملی آزادی ایک قول کے مطابق ملک فارس کے ایک بادشاہ نے بابِل پر حملہ کرکے بُخْتِ نصر کی فوجوں کو شکست دے کر بابل فتح کرلیا اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کے دل میں بَنی اِسرائیل کے لئے شفقت ڈال دی اس نے انہیں قید سے آزاد کردیا اور حضرت دانیال علیہ السّلام کو اس قوم کا بادشاہ بنا کر سب کو ملکِ شام روانہ کردیا۔[1] جبکہ دوسرے قول کے مطابق بخت نصر کے مرجانے کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ بنا، اس نے مالِ غنیمت میں ملے ہوئے بیتُ المقدس کی مسجد کے برتنوں میں شراب پینی شروع کردی، حضرت دانیال علیہ السّلام نے اسے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا آخر کار حضرت دانیال علیہ السّلام نے فرمایا: تو تین دن میں قتل ہوجائے گا، بالآخر تین دن بعد اس کے غلام نے اسے قتل کردیا اور بنی اسرائیل بیتُ المقدس کی جانب لوٹ آئے۔[2]

دانائی آپ نے مختلف بادشاہوں کا دور دیکھا ہے ایک مرتبہ کسی بادشاہ کے سامنے بغیر کلائی کی ایک ہتھیلی ظاہر ہوئی اس پر تین جملے لکھے تھے پھر وہ ہتھیلی غائب ہوگئی، بادشاہ بڑا حیران ہوا اور کیا لکھا تھا اسے یاد نہ رکھ سکا اس نے آپ علیہ السّلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ! وُزِنَ فَخَفَّ اس کا مطلب ہے تیرے اعمال کو بروزِ قیامت میزان میں تولا جائے گا لہٰذا خوف کر، وَوُعِدَ فَنَجَزَ بادشاہت کا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہوگیا، وَجُمِعَ فَتَفَرَّقَ تجھے اور تیرے باپ کو ایک بڑی سلطنت دی گئی، جو اَب بکھر جائے گی۔[3]

اقوال آپ علیہ السّلام کے حکمت بھرے دو قول ملاحظہ کیجئے: افسوس ہے اس زمانے پر جس میں نیک لوگوں کو تلاش کیا جائے تو صرف اتنی تعداد میں ملیں گے جتنی تعداد کٹی ہوئی کھیتی کے بعد بچ جانے والے خُوشوں کی ہو یا پھل توڑنے والے کے پیچھے بچے ہوئے پھلوں کی ہو۔[4] ایک مرتبہ بُخْتِ نصر نے آپ علیہ السّلام سے پوچھا: کس چیز نے مجھے آپ کی قوم پر مسلط کیا؟ آپ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تیری خطائیں زیادہ تھیں اور میری قوم (اپنے رب کی نافرمانیاں کرکے) اپنی جان پر ظلم کا شکار ہوئی تھی۔[5]

وصیت بوقتِ وصال آپ نے اپنے یہاں کے لوگوں میں کسی کو ایسا نہ پایا جو کتابُ اللہ کی حفاظت اور تعظیم کرپاتا تو آپ نے کتابُ اللہ کو اپنے ربِّ کریم کے سپرد کردیا، اور بیٹے سے کہا: تم ساحلِ سمندر پر جاؤ اور اس کتاب کو سمندر میں ڈال دو، بیٹے نے کتاب پکڑی اور ساحل تک آنے جانے میں جتنا وقت لگتا تھا اتنی دیر غائب رہا، پھر واپس آکر کہنے لگا: میں نے آپ کا کام کردیا ہے، آپ علیہ السّلام نے فرمایا: کتاب سمندر میں ڈالی تو کیا ہوا تھا؟ اس نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا، آپ نے سخت غصے میں کہا: اللہ کی قسم! تم نے میرے حکم پر عمل نہیں کیا، بیٹا کتاب لے کر پھر چلا گیا، اور اسی طرح واپس آکر کہا: میں نے سمندر میں کتاب ڈال دی، آپ نے فرمایا: تم نے سمندر میں کیا دیکھا؟ اس نے کہا: بڑی بڑی موجیں اٹھیں اور آپس میں ٹکرانے لگیں، آپ پہلے سے بھی زیادہ ناراض ہوئے اور فرمایا: تم نے اب بھی حکم عَدولی کی ہے، بیٹے نے تیسری مرتبہ کتاب لی اور ساحل پر جاکر کتاب سمندر میں جیسے ہی ڈالی تو سمندر پھٹ گیا اور نیچے کی زمین ظاہر ہوگئی، پھر زمین پھٹی اور فضا نورانی ہوگئی وہ کتاب اسی نور میں چلی گئی زمین بند ہوگئی اور پانی پھر سے مل گیا، یہ دیکھ کر بیٹے نے واپس آکر آپ علیہ السّلام کو پوری بات بتادی، آپ نے فرمایا: تم نے اب سچ کہا ہے، حضرت دانیال علیہ السّلام کا وصال مبارکہ سُوس شہر میں ہوا۔[6] ایک قول کے مطابق آپ کا وصال بابل میں ہوا تھا۔[7]

نعش مبارکہ تک مسلمان پہنچے حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

حضرت دانیال علیہ السّلام نے اللہ پاک سے یہ دُعا کی تھی کہ مسلمان ہی ان کی تدفین کریں۔[8] سن 19 ہجری میں حضرت ابو موسیٰ اَشعری رضیَ اللہُ عنہ نے سُوس شہر کو فتح کرکے اس کے بادشاہ کو قتل کر دیا جب محل کا چکر لگایا تو بہت زیادہ مالِ غنیمت پایا، اس دوران تالا لگے ہوئے ایک بند کمرے تک جا پہنچے، مقامی لوگوں سے ارشاد فرمایا: اس میں کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اے امیر! اس میں آپ کے کام کی کوئی چیز نہیں، ارشاد فرمایا: اب تو جاننا ضروری ہو گیا ہے، دروازہ کھولو تاکہ میں دیکھوں اس میں کیا ہے؟ تالا توڑ کر دروازہ کھول دیا گیا، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضیَ اللہُ عنہ اندر داخل ہوئے تو حَوض جیسا ایک بڑا پتھر یا تابوت نظر آیا اس میں سونے کے تاروں سے بنے ہوئے کفن میں ایک میت رکھی ہوئی تھی جس کا سَر کھلا ہوا تھا اور نَسوں اور رَگوں میں خون جوش مار رہا تھا جبکہ ناک ایک بالشت سے بھی بڑی تھی، میت کی قد آوری اور تَرو تازگی دیکھ کر حضرت ابو موسیٰ اور دیگر مسلمانوں کو بہت حیرت ہوئی۔[9]

سامان ساتھ میں ایک بکس تھا جس میں ایک کتاب رکھی ہوئی تھی، ریشم کے دو تھان تھے اور 60 بند مٹکے تھے ہر مٹکے میں دس ہزار (درہم) تھے[10] ساتھ ہی یہ لکھا ہوا تھا کہ جو بھی اپنی حاجات کے لئے مخصوص وقت تک کے لئے اسے لینا چاہے لے لے مگر وقت پر واپس کردے ورنہ اسے بَرَص کی بیماری لگ جائے گی۔[11]

بارش طلب کرتے حضرت ابو موسیٰ اشعری نے پوچھا: تمہاری بربادی ہو، یہ کس کی میت ہے؟ شہر والوں نے جواب دیا: یہ عراق میں رہتے تھے، جب وہاں بارش نہ ہوتی اور قحط پڑتا تو اہلِ عراق ان کے واسطے سے بارش طلب کرتے تو بارش برس جاتی تھی ایک مرتبہ ہمارے یہاں بھی اہلِ عراق جیسا قحط پڑ گیا ہم نے اہلِ عراق سے انہیں مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا لہٰذا ہم نے اپنے 50 آدمی ان کے پاس رہن رکھوائے اور انہیں یہاں لے آئے، ان کے واسطے سے بارش مانگی تو بارش برسنے لگی، پھر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم انہیں واپس نہیں کریں گے جب سے یہ ہمارے پاس ہی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اَشعری رضیَ اللہُ عنہ نے تمام صورتِ حال لکھ کر امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضیَ اللہُ عنہ کو آگاہ کر دیا، حضرت عمر فاروق نے تمام اکابر صحابہ کو جمع کرکے رائے مانگی تو حضرت سیّدُنا علی رضیَ اللہُ عنہ نے عرض کی: یہ اللہ پاک کے نبی حضرت دانیال علیہ السّلام ہیں جو زمانۂ قدیم میں بُخْتِ نَصر اور بعد کے بادشاہوں کے ساتھ رہے۔[12]

فاروقِ اعظم کا مکتوب حضرت عمر فاروق نے جواباً مکتوب لکھا: یہ اللہ کے نبی (دانیال) علیہ السّلام ہیں، انہوں نے دعا کی تھی کہ مسلمان ہی ان کے مال کے وارث بنیں۔[13] ان کے مال کو بیتُ المال میں جمع کر دو، نعشِ مبارکہ کو بیری کے اور ریحان پھول کے پانی سے غسل دو، خوشبو لگاؤ کفن پہناؤ، نمازِ جنازہ پڑھو اور جیسے انبیائے کرام کی تدفین کی جاتی ہے اسی طرح تدفین کر دو،[14] ہم نے ان کی انگوٹھی آپ کو تحفہ میں دی۔[15] اس انگوٹھی کا نگینہ سُرخ پتھر تھا۔[16] ایک روایت میں ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضیَ اللہُ عنہ حضرت دانیال کے جسدِ اَقدس کو دیکھ کر ان سے لپٹ گئے تھے اور بوسہ بھی دیا تھا۔[17]

نعشِ مبارکہ صحیح سلامت رہی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضیَ اللہُ عنہ نے وہاں کے لوگوں سے پوچھا: ان کی نعشِ مبارکہ کتنے عرصے سے تمہارے پاس ہے، انہوں نے کہا: 300 سو سال سے، پوچھا: کیا نعش مبارک میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا: گدی کے کچھ بالوں کے علاوہ کچھ بھی تبدیلی نہیں ہوئی ہے کیونکہ انبیائے کرام کے اجسام کو نہ درندے کھا سکتے ہیں نہ زمین کی مٹی کھا سکتی ہے۔[18]

تدفین حضرت عمر فاروق رضیَ اللہُ عنہ نے مکتوب میں یہ بھی لکھا تھا کہ ان کی قبر کو چھپادیں تاکہ کسی کو پتا نہ چل سکے۔[19] لہٰذا ایک قول کے مطابق دن میں 13 الگ الگ قبریں کھودی گئیں رات ہوئی تو کسی ایک قبر میں حضرت دانیال علیہ السّلام کی تدفین کی گئی اور باقی قبروں کو (رات کے اندھیرے ہی میں) بند کر دیا گیا تاکہ یہاں کے لوگ آپ کی نعشِ مبارکہ کو کھود کر نہ نکال لیں۔[20]

---

(1) سیرت الانبیاء، ص476 بتغیر (2) المنتظم فی تاریخ الامم، 1/420 (3) عرائس المجالس ثعلبی، ص466 (4) حلیۃ الاولیاء، 4/36، رقم: 4071 (5) موسوعہ ابن ابی دنیا، 4/436 (6) تاریخ طبری، 8/343 (7) الروض المعطار، ص329 (8) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص650 (9) عرائس المجالس ثعلبی، ص467- قصص الانبیاء لابن کثیر، ص650 (10) تاریخ ابن عساکر، 58/343 ملتقطاً (11) اموال للقاسم، ص436، رقم: 878- کنز العمال، جز: 12، 6/217، حدیث: 35578 (12) عرائس المجالس ثعلبی، ص467 (13) تاریخ ابن عساکر، 58/344 (14) اموال للقاسم، ص436، رقم: 878- کنز العمال، جز12، 6/217، حدیث: 35578- تاریخ ابن عساکر، 58/344 (15) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص651 (16) الروض المعطار، ص329 (17) اموال للقاسم، ص436، رقم: 878- کنز العمال، جز12، 6/217، حدیث: 35578 (18) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص650 (19) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص650 (20) قصص الانبیاء لابن کثیر، ص649۔

وہ کام جو سب سے پہلے

فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے کئے

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، وزیرِ آخری نبی حضرتِ سیّدُنا عُمر رضی اللہُ عنہ کی کنیت "ابو حَفْص" اور لقب "فاروقِ اَعظم" ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ اعلانِ نبوت کے چھٹے سال 39 مَردوں کے بعد ایمان لائے۔(1)

آپ رضی اللہُ عنہ سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے بعد تمام صحابہ سے اَفضل ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ کو اللہ کریم نے دیگر کثیر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ کثیر اَوّلیات(2) سے بھی نوازا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے قبولِ اسلام سے اُن کے وصال تک کئی ایسے کام اور واقعات ہیں جو سب سے پہلے آپ رضی اللہُ عنہ نے کئے یا کروائے یا آپ کے ساتھ پیش آئے۔ ان میں سے چند یہ ہیں: 1 عظیم صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کے قول کے مطابق وہ شخص جنہوں نے سب سے پہلے اپنے اسلام کا عام اعلان کیا وہ عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ ہیں۔(3) 2 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد سب سے پہلے سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی بیعت کی۔(4) 3 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جنہیں سب سے پہلے امیر المؤمنین کہا گیا۔(5) 4 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ اسلام میں وہ پہلے امام ہیں جنہوں نے شہادت کا عظیم درجہ پایا۔(6) 5 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں کثیر حفاظ صحابۂ کرام کی شہادت کو دیکھ کر سب سے پہلے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا۔(7) 6 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تراویح کی جماعت شروع کروائی اور قاریِ قراٰن حضرت سیّدُنا اُبی بن کعب رضی اللہُ عنہ کو اِمام مقرر فرما کر تمام لوگوں کو اُن کی اِقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم دے دیا۔(8) 7 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے ائمہ کرام، موَذِّنین، معلّمین اور مُدَرِّسِیْن کے لئے وظائف مقرر فرمائے۔(9) 8 شاہ ولیُّ اللہ محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے قول کے مطابق فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مسجدِ حرام کو وسیع و کشادہ کرنے کا اہتمام فرمایا۔(10) 9 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے مساجد کو آباد کرنے کے لئے سب سے پہلے انہیں روشن کرنے کا خصوصی اہتمام فرمایا جس پر مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ نے دُعا دی تھی کہ اللہ پاک عمر کی قبر کو ویسا ہی منور کردے جیسا انہوں نے مساجد کو منور کیا۔(11) 10 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ ہی وہ پہلی شخصیت ہیں جن کے حکم پر مسجدِ نبوی کا فرش پکا کیا گیا۔(12) 11 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے سب سے پہلے شیر خوار ولاوارث بچوں اور مختلف لوگوں کے لئے وظائف مقرر فرمائے۔(13) 12 فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے سب سے پہلے مسافر خانے اور غلے کے گودام بنوائے جن سے مسافروں کی مدد کی جاتی تھی۔(14) 13 حدیثِ پاک کے مطابق فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کو قیامت کے دن سب سے پہلے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔(15) اللہ پاک ہمیں شانِ فاروقی کو سمجھنے اور ان کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
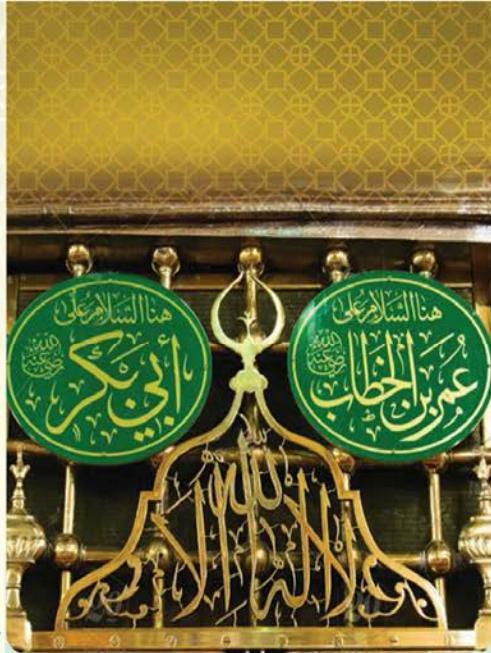
---

(1) تاریخ الخلفاء ص86 (2) اَوَّلِیّات" جمع ہے "اَوَّل" کی اور کسی شخص کی اوّلیات وہ کام ہوتے ہیں جن کا آغاز اُسی سے ہو۔ (3) معجم کبیر، 11/13، حدیث: 10890 (4) بخاری، 2/521، حدیث:3668 ماخوذاً (5) مجمع الزوائد، 5/360، حدیث: 9013 (6) تاریخ الخلفاء، ص106 ماخوذاً (7) بخاری، 3/398، حدیث:4986 ماخوذاً (8) بخاری، 1/658، حدیث: 2010 (9) تاریخ بغداد، 2/79، رقم:460 (10) ازالۃ الخفاء، 3/235 (11) روح البیان، 3/400 (12) مصنف ابن ابی شیبہ، 19/564، حدیث: 37058 (13) طبقات ابن سعد، 3/214، موطا امام مالک، 2/260، حدیث: 1482 ملخصاً (14) طبقات ابن سعد، 3/214 ماخوذاً (15) تاریخ ابن عساکر، 30/154۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

روشن ستارے

خصائصِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

مولانا ایوب عطاری مدنی*

تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گلشن کے مہکتے پھول ہیں اور ہر پھول کی اپنی الگ دِلربا خوشبو ہے۔ یوں تو تمام صحابۂ کرام ہی بہت اعلیٰ و ارفع مراتب والے ہیں لیکن اللہ پاک نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلتیں عطا فرمائی ہیں اور بعض کی ایسی خصوصیات ہیں جو ان کے علاوہ کسی اور میں نہیں پائی جاتیں۔ ان عظیم نفوسِ قدسیہ میں سے ایک ہستی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی بھی ہے آیئے! ان کے چند خصائص ملاحظہ کیجئے:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہاتھ، عثمانِ غنی کا ہاتھ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک ہاتھ کو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا، چنانچہ حضور علیہ السّلام نے حدیبیہ سے حضرت عثمان کو اَشرافِ قریش کے پاس مکۂ مکرمہ بھیجا تاکہ انہیں اس بات کی خبر دیں کہ حضور بیتُ اللہ کی زیارت کے لئے عمرہ کے ارادے سے تشریف لائے ہیں اور آپ کا ارادہ جنگ کرنے کا نہیں ہے۔ قریش نے آپ رضی اللہ عنہ کو روک لیا اور حدیبیہ میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے ہیں۔ اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا۔[1] اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے کفار کے مقابلے میں جہاد پر ثابت قدم رہنے کی بیعت لی۔ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا بایاں دستِ مبارک دائیں دستِ اَقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے۔[2]

ذُوالنّورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ واحد شخصیت ہیں جن کے نکاح میں حضور علیہ السّلام کی دو شہزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں۔ آپ کے علاوہ کسی اور کو ایسا اعزاز حاصل نہیں ہوا۔ اسی لئے آپ کو ذوالنّورین یعنی دو نور والا بھی کہا جاتا ہے۔

اللہ کریم کی طرف سے عثمانِ غنی کا نکاح صحابۂ کرام میں سے عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو ایک خاصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اللہ پاک نے حضرت اُمِّ کُلثوم رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کیا چنانچہ حدیث شریف میں ہے: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مفتش اسپیشل پرسنز ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی)

کے دروازے کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے عثمان! یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ پاک نے اُمِّ کلثوم کے ساتھ آپ کا نکاح کر دیا ہے رُقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لئے۔[3]

گھر رکنے کا حکم اور جنگِ بدر میں شرکت کے بغیر اجر و غنیمت میں حصہ

عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو جنگِ بدر میں شرکت نہ کرنے کے باوجود جنگِ بدر میں شرکت کرنے والوں کی طرح فضیلت بلکہ باقاعدہ مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا گیا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگِ بدر میں شریک نہیں تھے، کیونکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں تھیں اور وہ ان دنوں بیمار تھیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدر میں شریک ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی۔[4]

دوبار جنّت خریدی

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی مبارک زندگی میں نبیِّ رحمت سے دو مرتبہ جنّت خریدی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے: جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا اس وقت آپ نے محاصرہ کرنے والوں سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضور نے فرمایا ہے: جس نے رومہ کے کنویں کو کھودا (خریدا) اس کے لئے جنت ہے، تو میں نے وہ کنواں خریدا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور نے فرمایا: جس نے غزوۂ تبوک کے لئے سامان مہیا کیا اس کے لئے جنت ہے۔ میں نے سامان مہیا کیا تھا۔[5]

ان دونوں واقعات کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں: ایک موقع پر مدینۂ منورہ میں رومہ نامی کنواں 35 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں پر وقف کرکے جنت کی بشارت پائی۔[6] آپ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر چھ سو اونٹ مع ساز و سامان راہِ خدا میں صدقہ کرنے کا اعلان کیا تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا: آج سے عثمان جو کچھ کرے اُس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔[7]

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین بار چندے کی اپیل کی، ہر بار میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو، دو سو، تین سو اونٹ کا مع سامان کے اعلان کیا، کُل چھ سو اونٹ پیش کرنے کا اعلان فرمایا، یہ تو اعلان تھا لیکن حاضر کرنے کے وقت 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اشرفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اشرفیاں اور پیش کیں۔[8]

مجھے گر مل گیا بحرِ سخا کا ایک بھی قطرہ
مِرے آگے زمانے بھر کی ہو گی ہیچ سلطانی

جنابِ عثمانِ غنی سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

حضرت عثمانِ غنی اس امت میں سب سے زیادہ باحیا ہیں اور فرشتے بھی حضرت عثمان سے حیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوقِلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمّت میں حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ صادق، عثمان ہیں۔[9] اور ایک طویل حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔[10]

اللہ پاک ہمیں بھی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) خازن، الفتح، تحت الآیۃ: 18، 4/150، 151 ماخوذاً (2) ترمذی، 5/395، حدیث: 3726 ماخوذاً (3) ابن ماجہ، 1/79، حدیث: 110 (4) بخاری، 2/352، حدیث: 3130 (5) بخاری، 2/246، حدیث: 2778 (6) معجم کبیر، 2/41، حدیث: 1226 (7) ترمذی، 5/391، حدیث: 3720 ملخصاً (8) مراٰۃ المناجیح، 8/395 ملخصاً (9) مصنف ابن ابی شیبہ، 17/77، حدیث: 32691 (10) مسلم، ص1004، حدیث: 6209۔

خاتم الاکابر حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا فیاض احمد عطاری مدنی*

سلسلۂ قادریہ کی صدیوں پرانی خانقاہ برکاتیہ علمی و روحانی خصوصیات اور اہلِ خانقاہ کی قابلِ رشک دینی خدمات کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت رکھتی ہے، اللہ کریم کی کرم نوازی سے اِس خانقاہ کے اِن امتیازات کا نتیجہ ہے کہ برِّعظیم پاک و ہند کی ممتاز شخصیات "برکاتی" نسبت کو اپنا اعزاز سمجھتی ہیں۔ خاندانِ برکات کے مشائخ میں ایک نام اسی خانقاہ کے ایک چشم و چراغ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہے۔

مختصر تعارف آپ رجب المرجب 1209ھ مطابق 1795ء کو مارہرہ (ضلع ایٹہ، یوپی ہند) میں شاہ آلِ برکات ستھرے میاں صاحب کے ہاں پیدا ہوئے اور بڑے ہو کر اپنی دینی خدمات کی بدولت خاتمُ الاکابر اور قدوۃُ العارِفین جیسے القاب سے جانے گئے۔[1]

ابتدائی تعلیم و علوم ظاہری و باطنی کا حصول حضرت آلِ رسول مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ کو علم و عمل میں بے مثال اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع میسر آیا، ابتدائی تعلیم آپ نے مولانا شاہ عبدالمجید صاحب بدایونی آلِ احمدی عثمانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کی، جبکہ مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب بدایونی کشفی آلِ احمدی اور مولانا عبدالواسع رحمۃُ اللہِ علیہما سے متوسطات کی تعلیم حاصل فرما کر کتبِ معقول و کلام و فقہ و اصول کی تعلیم حضرت مولانا شاہ نورالحق رزاقی لکھنوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کی اور سلسلہ رزاقیہ میں سند واجازت حاصل فرمائی۔ فقہ کی کتاب ہدایہ مولانا مفتی محمد عوض عثمانی بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھی، حدیث مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھی، اس کے علاوہ حدیث، بعض سلسلوں، دعاؤں اور صحاح کی سند واجازت بھی حاصل کی۔ آپ علمِ ہندسہ میں مولانا شاہ نیاز احمد فخری بریلوی رحمۃُ اللہِ علیہ اور علمِ طب میں والدِ ماجد اور حکیم فرزند علی خان موہانی کے شاگرد ہیں۔ اپنے اساتذہ کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: اَلحمدُ لِلّٰہ فقیر کے اساتذۂ علومِ دین سب عُرفاو کُملائے وقت تھے۔[2]

اچھے میاں کے جانشین آپ حضور قبلۂ جسم وجاں سید شاہ آلِ احمد اچھے میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کے خاص منظورِ نظر اور مرید و تربیت یافتہ و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین ہیں۔[3] حضرت شمسِ مارہرہ سے آپ کا تعلق اتنا مضبوط اور آپ کی نسبت اتنی پختہ تھی کہ آپ کی مہر پر "آلِ رسول احمدی" کندہ (لکھا ہوا) تھا۔[4]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبۃ الحدیث، دھوراجی

آپ کے خلفاء رشتہ داروں میں سے آپ کے خلفا یہ ہوئے:
1 حضرت سید شاہ ظہور حسن قادری مارہروی (صاحبزادے) 2 حضرت سید شاہ ظہور حسین قادری مارہروی (صاحبزادے) 3 حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری (پوتے) 4 حضرت سید شاہ ابوالحسن خرقانی (پوتے) 5 حضرت شاہ مھدی حسن (پوتے) 6 حضرت سید شاہ محمد صادق (برادرزادے) 7 سید شاہ امیر حسین (ہمشیرزادے) 8 حضرت سید شاہ حسین حیدر (نواسے)۔ **دیگر نامور خلفائے عظام:** 9 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری 10 حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی 11 حضرت قاضی عبدالسلام عباسی بدایونی 12 حضرت سید شاہ تجمل حسین قادری شاہجہانپوری 13 حضرت مولانا ضیاءاللہ خان عباسی بدایونی بریلوی۔[5]

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں شیخِ طریقت

خاتم الاکابر حضرت مخدوم شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں امام اور شیخِ طریقت ہیں، آپ تیرہویں صدی ہجری کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کی کوششوں سے اسلام و مذہبِ اہلسنت وجماعت کو استحکام حاصل ہوا۔ بڑے نڈر، شفیق اور مہربان تھے غریبوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے، علومِ ظاہری و باطنی میں ماہر تھے۔ آپ کے مکاشفہ میں عجیب شان تھی، آپ اپنے اَسلاف کی زندہ و تابندہ یادگار تھے، آپ کی شان بڑی اَرفع و اعلیٰ ہے چنانچہ امام احمد رضاخان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بزبانِ فارسی آپ کے فضائل میں 42 اشعار قلمبند فرمائے ہیں۔[6]

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے سینتیسویں (37ویں) شیخِ طریقت یعنی حضرت سید آلِ رسول مارہروی کا تذکرۂ خیر شجرہ شریف میں اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت امام احمد رضاخان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا:

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

معراج کی حقیقت بدایوں کے ایک صاحب جو آپ کے مریدِ خاص تھے۔ وہ ایک مرتبہ سوچنے لگے کہ معراج شریف چند لمحوں میں کس طرح ہوگئی؟ آپ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ فوراً اُس سے کہا: "میاں اندر سے ذرا تولیہ تولاؤ!" موصوف جب اندر گئے تو ایک کھڑکی نظر آئی۔ اس جانب نگاہ دوڑائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پُر فضا باغ ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سیر کرتے ہوئے ایک عظیمُ الشّان شہر میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کاروبار شروع کر دیا، شادی بھی کی اور اولاد بھی ہوئی، یہاں تک کہ 20 سال کا عرصہ گزر گیا۔ جب اچانک حضرت نے آواز دی تو وہ گھبرا کر کھڑکی میں آئے اور تولیہ لئے ہوئے دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابھی وضو کے قطرات حضرت کے چہرۂ مبارک پر موجود ہیں اور ہاتھ مبارک بھی تر ہیں۔ وہ انتہائی حیران و ششدر ہوئے، تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: "میاں وہاں بیس برس رہے اور شادی بھی کی اور یہاں ابھی تک وضو کا پانی خشک نہیں ہوا اب تو معراج کی حقیقت کو سمجھ گئے ہوگے؟"[7]

وصیت حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی سے انتقال کے وقت وصیت کرنے پر بہت اصرار کیا گیا تو فرمایا: مجبور کرتے ہو تو لکھ لو ہمارا وصیت نامہ: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرو)۔ بس یہی کافی ہے اور اِسی میں دِین و دُنیا کی فلاح ہے۔[8]

انتقال آپ کا انتقال 18 ذوالحجۃ الحرام بدھ کے دن 1292 ہجری میں ہوا۔[9]

مزار شریف آپ کا مزار مبارک مارہرہ شریف (اترپردیش ضلع ایٹہ، یوپی، ہند) میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[10]

---

(1) تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص369، تاریخ خاندان برکات، ص37 (2) تذکرہ نوری، ص105-106 ملخصاً (3) تذکرۂ نوری، ص105 (4) تذکرۂ شمس مارہرہ، ص56 (5) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص375تا376 (6) تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص370 (7) تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص372 (8) شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص117 (9) تاریخ خاندان برکات، ص46 (10) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ 376۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

ذُوالحجۃِ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 82 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذُوالحجۃِ الحرام 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے سریہ اَخْرَم بن ابی عَوجا سُلَمی: ذوالحجہ 7ھ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اَخْرم بن ابی عوجا سلمی رضی اللہُ عنہ کو 50 صحابۂ کرام کے ساتھ بنو سُلَیم کی طرف دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا، انہوں نے دینِ اسلام قبول کرنے کے بجائے جنگ کی، جس کی وجہ سے حضرت اَخرم کے علاوہ تمام صحابۂ کرام شہید ہوگئے، حضرت اَخْرم بھی شدید زخمی ہوئے اور یکم صفر 8ھ کو مدینۂ منورہ پہنچے۔(1)

1 امیرُ المؤمنین ذُوالنُّورَین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کی ولادت عامُ الفیل کے 6 سال بعد ہوئی، آپ رضی اللہُ عنہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے، قبیلہ قریش کی شاخ بنو اُمیّہ کے چشم و چراغ، صاحبِ ثروت سخی تاجر، حُسن و جمال کے پیکر، اعلانِ نبوّت کے فوراً بعد ایمان لانے والے اور کاملُ الْحَیاءِ وَ الْاِیمان تھے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح آپ رضی اللہُ عنہ سے فرمایا، حبشہ پھر مدینہ شریف ہجرت فرمائی، غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، دورِ خلافتِ صدیقی و فاروقی میں مشیر و مفتیِ اسلام اور یکم محرم 24ھ تا یومِ شہادت 18 ذوالحجہ 35ھ (11 سال 11 ماہ 18 دن) تک آپ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ رہے، آپ کا شمار اسلام کی مؤثر ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔(2)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

2 بقیۃُ المشائخ حضرت شیخ سیّد ابوالکرم محمد شمسُ الدّین الاکحل جیلانی حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 651ھ کو موضع جبال نزد عقرہ، صوبہ مَوصِل، عراق کے خاندان غوثیہ عزیزیہ میں ہوئی اور یکم ذوالحجہ 739ھ کو وصال فرمایا، تدفین آبائی قبرستان میں ہوئی، آپ حافظِ قراٰن، علمِ ظاہری و باطنی سے متصف، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، عابد و زاہد، قادریہ عزیزیہ سلسلے کے شیخِ طریقت اور مشہورِ زمانہ شخصیت تھے۔(3)

3 مورثِ اعلیٰ ساداتِ حجرہ شاہ مقیم حضرت شیخ سیّد تاج محمود سُرخ شہید بغدادی بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بغداد عراق میں ہوئی اور آپ نے 19 ذوالحجہ 718ھ کو بدایون یوپی ہند میں شہادت پائی، مزار شریف سوتھا محلہ بدایوں یوپی ہند میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، ولیِ کامل اور مجاہدِ اسلام ہیں، میراں لعل پاک، حضرت بہاول شیر قلندر سیّد بہاؤ الدین گیلانی آپ کے فرزند ہیں۔(4)

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

4 مخدومُ الآفاق، شیخُ الاسلام حضرت سیّد عبد الرزاق نور العین حسنی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 750ھ جیلان میں ہوئی اور 7ذوالحجہ 872ھ کو کچھوچھہ ہند میں وفات پائی۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین اور حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خالہ زاد بہن کے بیٹے، صحبت یافتہ، خلیفہ اور علمی وروحانی جانشین تھے۔[5]

5 گلِ گلزارِ حیدرِ کرار حضرت پیر سیّد احمد اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سیالکوٹ کے ترمذی سادات میں ہوئی، آپ عالم وولیِ کامل، صاحبِ زہد و تقویٰ اور عارف باللہ تھے، آپ سے ہزاروں لوگوں نے فیضِ ظاہری و باطنی حاصل کیا، آپ کا وصال 25 ذوالحجہ 1062ھ کو اکبر آباد یوپی ہند میں ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔[6]

6 ولیّ کامل حضرت خواجہ جلالُ الدین تھانیسری فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 894ھ کو بلخ (افغانستان) میں ہوئی اور وصال 14 ذوالحجہ 989ھ کو تھانیسر ضلع کروشیتر، ہریانہ، ہند میں ہوا، مزار یہیں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مرید و خلیفہ خواجہ عبد القدّوس گنگوہی اور صاحبِ کرامات تھے۔[7]

7 مصنفِ کُتب حضرت سیّد جلالُ الدّین حمید عالَم احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1062ھ میں اور وصال 20 ذوالحجہ 1114ھ کو ہوا، تدفین احمد آباد گجرات ہند میں ہوئی۔ آپ حضرت سیّد محمد محبوب عالَم احمد آبادی کے صاحبزادے، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور فاضلِ وقت تھے۔ مرأۃ الرویا اور مفتاح الحاجات آپ کی تصانیف ہیں۔[8]

8 پیر دھمن شاہ سیّد عبد الواحد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش موضع پیر بھچر نزد دینہ ضلع جہلم میں 1297ھ کو ہوئی اور 12 ذوالحجہ 1362ھ کو وصال فرمایا، مزار موضع ڈنہ، راجوری، کشمیر میں ہے۔ آپ علمِ دین سے آراستہ، پیر آف اعوان شریف قاضی محمود قادری کے مرید و خلیفہ، پوٹھوہار و کشمیر کے ولیِ کامل اور مرجعِ عوام تھے۔[9]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

9 اُستاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی شیخ احمد الدین اڈیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1239ھ میں اڈیالہ، تحصیل و ضلع راولپنڈی میں ہوئی اور 5 ذوالحجہ 1323ھ کو وصال فرمایا، اڈیالہ میں تدفین ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، مدرس درسِ نظامی، تربیت یافتہ خواجہ غلام حیدر علی شاہ جلالپوری، مرید و خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین، مضبوط جسم، نورانی چہرے والے اور باکرامت ولیُّ اللہ تھے۔[10]

10 علامۂ وقت حضرت مولانا حافظ عنایت اللہ خان مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1259ھ میں ہوئی اور وصال 10 ذوالحجہ 1345ھ کو رامپور میں ہوا، آپ حافظِ قراٰن، جید عالمِ دین، علّامہ ارشاد حسین رامپوری کے تلمیذ و خلیفہ اور پیرِ زمانہ تھے۔[11]

11 عالمِ ربانی حضرت مولانا حافظ غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ موضع نکہ کہوٹ (تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال) کے قاضی گھرانے میں 1332ھ کو پیدا ہوئے، آپ حافظِ قراٰن، فاضل مدرسہ اشاعتُ العلوم چکوال، ناظمِ اعلیٰ مدرسہ ہٰذا، خواجہ فضل کریم چشتی کے معاون اور ملنساری و سخاوت جیسی صفات سے مالا مال تھے۔ وصال یکم ذوالحجہ 1414ھ کو فرمایا، محلہ انوار آباد چکوال میں دفن کئے گئے۔[12]

12 نباضِ قوم حضرت مولانا مفتی ابو داؤد محمد صادق رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1350ھ میں کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں ہوئی اور 18 ذوالحجہ 1436ھ کو گوجرانوالہ میں انتقال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مجاہدِ اہلِ سنّت، خلیفۂ محدثِ پاکستان، امام و خطیب زینۃ المساجد گوجرانوالہ، ماہنامہ رضائے مصطفےٰ، دارُالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سراجُ العلوم گوجرانوالہ، جماعت رضائے مصطفےٰ کے بانی اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ کثیر کُتب و رسائل بھی تحریر فرمائے، زندگی بھر کثیر مساجد اور مدارس کی سرپرستی فرماتے رہے، آپ کے تلامذہ کی تعداد کثیر ہے۔[13]

---

(1) سبل الہدیٰ والرشاد، 6/136 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/155 تا165 (3) اتحاف الاکابر، ص451، 452 (4) تذکرۂ ساداتِ لُونی شریف وسوجا شریف، ص 176 (5) سید عبد الرزاق نور العین اشرفی، ص15، 41 (6) تذکرۃ الانساب، ص183 (7) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/ 82 (8) تذکرہ علمائے ہند، ص149 (9) تاریخ جہلم، ص683 (10) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 8/55 تا65 (11) تذکرۃ المشائخ سلسلہ ارشادیہ عنائتیہ، ص134 تا158 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص72 (13) تعارف علمائے اہل سنت، ص307 تا310۔

تعزیت و عیادت

اپنے مُردوں کی خُوبیاں بیان کرو

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”شرحُ الصُّدور (اُردو)“ صفحہ نمبر 506 پر ہے: حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے مُردوں کی خُوبیاں بیان کرو اور اُن کی بُرائیوں سے باز رہو۔ (ترمذی، 2/312، حدیث: 1021)

صبر کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صبر کا معنیٰ یہ ہے کہ تو زمین کی طرح ہو جائے جو پہاڑوں اور آدمیوں کو اُٹھائے ہوئے ہے اور زمین اس بوجھ کا نہ انکار کرتی ہے اور نہ اسے مصیبت سمجھتی ہے بلکہ اسے اپنے مولا کی نعمت اور عطیہ کہتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/124)

پیغاماتِ عطّار شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّؔار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دُکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے اپریل 2023ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2806 پیغامات جاری فرمائے جن میں 372 تعزیت کے، 2333 عیادت کے جبکہ 101 دیگر پیغامات تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مرحومین کے سوگواروں سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی جبکہ بیماروں کے لئے دعائے صحت وعافیت فرمائی۔

جن مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کی اُن میں سے 8 کے نام یہ ہیں:

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری کی مُمانی جان اور حاجی آصف پولانی کی امّی جان کے انتقال (تاریخ وفات: 7 شوّال شریف 1444ھ مطابق 28 اپریل 2023ء، کراچی) پر تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی۔ (2) مناظرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا مرزا خان نقشبندی صاحب (تاریخ وفات: 7 رمضان شریف 1444ھ مطابق 29 مارچ 2023ء، خیبر پختون خواہ) (3) حضرت مولانا حاجی فقیر باروی صاحب (تاریخ وفات: 7 رمضان شریف 1444ھ مطابق 29 مارچ 2023ء، چوک اعظم لیہ، پنجاب) (4) حضرت مولانا سیّد نصیر احمد شاہ صاحب بخاری (تاریخ وفات: 15 رمضان شریف 1444ھ مطابق 6 اپریل 2023ء، رحمانی نگر، سندھ) (5) حضرت علّامہ مولانا مفتی غلام دستگیر صاحب (تاریخ وفات: 16 رمضان شریف 1444ھ مطابق 7 اپریل 2023ء، خیر پور ٹامیوالی، ضلع بہاولپور، پنجاب) (6) (رکن ختم نبوت، کراچی علما کونسل) حضرت علّامہ مولانا محمد فیاض قادری صاحب کی امّی جان (تاریخ وفات: 26 رمضان 1444ھ مطابق 17 اپریل 2023ء، کراچی) (7) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سیّد ایوب علی رضوی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی بیٹی سیّدہ شمیم فاطمہ (تاریخ وفات: 3 شوّال شریف 1444ھ مطابق 24 اپریل 2023ء، لاہور) (8) حضرت علّامہ مولانا مفتی ندیمُ الرّحمٰن ہاشمی صاحب کی امّی جان (تاریخ وفات: 3 شوّال شریف 1444ھ مطابق 24 اپریل 2023ء، خیبر پختون خواہ)۔

جن کی عیادت کی اُن میں سے 9 کے نام یہ ہیں:

(1) اُستاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا محمد عبدالحق بندیالوی صاحب (آستانہ عالیہ بندیال شریف) (2) یادگارِ اَسلاف، اُستاذُ العلماء حضرت علّامہ مولانا غلام قمرالدّین سیالوی صاحب (سینیئر مدرس دارُالعلوم امجدیہ، کراچی) (3) پیرِ طریقت میاں عبدالباقی ہمایوں (سجادہ نشین درگاہ عالیہ ہمایوں شریف، شکارپور سندھ) (4) صاحبزادہ پیر منظورالحسن سواگی صاحب (آستانہ عالیہ سواگ شریف، لیہ پنجاب) (5) حضرت علّامہ مولانا قاری غلام شبیر حبیبی قادری (امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ ریلوے لوکوشیڈ، سکھر) (6) پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا اصغر نقیبی صاحب (ملتان) (7) حضرت علّامہ صاحبزادہ پیر ابوبکر چشتی صاحب (راولپنڈی) (8) مفتی محمد ابراہیم فیضی صاحب (مہتمم مرکز سیّد دانیال جام پور، ضلع ڈی جی خان) (9) مولانا ابو مصطفٰی علی رضا مدنی (مدرس جامعۃُ المدینہ جامشورو، سندھ)۔

تاریخِ دمشق

(پانچویں اور آخری قسط)

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

اہلِ دِمشق اور تبرکات کی تعظیم

دمشق محبانِ اسلام اور عاشقانِ رسول کا مرکز رہا ہے، نسبتوں کا احترام ان کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ چنانچہ ابنِ جبیر اپنے سفرنامے میں تحریر کرتے ہیں: جامع مسجد کی محراب میں ایک بڑی الماری ہے جس میں وہ مصحف شریف (قراٰن پاک کا نسخہ) ہے جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف بھیجا تھا، یہ الماری روزانہ نمازوں کے بعد کھولی جاتی ہے اور لوگ اِسے چھوکر اور چوم کر برکتیں لیتے ہیں اور اس کے لئے لوگوں کا بہت رش لگ جاتا ہے۔[1]

نیز امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق کے مدرسہ اشرفیہ میں خاص درس حدیث کے لئے ایک مکان "دارالحدیث" کے نام سے بنایا اور اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی اور اس کی جانبِ قبلہ مسجد بنائی اور محراب مسجد سے شرق کی طرف ایک مکان نعلِ مقدس حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (یعنی نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک جوتے) کے لئے تعمیر کیا اور اس کے دروازے پر مسی کواڑ (یعنی تانبے کے پَٹ) "زر" سے ملمع کرکے (سونے کا پانی چڑھا کر) لگائے کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے اور نعل مبارک کو آبنوس کے صندوق میں باادب رکھا اور بیش بہا پَردوں سے مزیّن کیا، یہ دروازہ ہر دوشنبہ (پیر) و پنجشنبہ (جمعرات) کو کھولا جاتا اور لوگ فیض زیارت سراپا طہارت سے برکات حاصل کرتے۔[2]

دِمشق کے محدثین، عُلَما اور فقہا

شہرِ دِمشق نے دنیائے اسلام کو بڑے بڑے محدث، مفسر، محقق، مصنف، علمائے دین اور فقہائے کرام دیئے ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی زبردست خدمت کی، اعلیٰ معیار کے مدارس بنائے، علمی مراکز کی بنیاد رکھی اور عظیم و بے مثال کتابیں لکھیں۔ بعض شخصیات کے نام یہاں لکھے جاتے ہیں:

حضرت سیدنا مکحول دِمشقی تابعی، امام ابوالقاسم ابنِ عساکر، حافظُ الحدیث ابوزرعہ ثقفی، امام یحییٰ بن شرف الدّین نووِی، عارف باللہ امام عبدالغنی نابلسی، امام شمسُ الدین محمد بن احمد ذہبی، شیخ محمود بن رشید عطّار دِمشقی (آپ نے اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت کی عالمی شہرت یافتہ کتاب "الدّولۃُ المکّیہ" پر تقریظ بھی لکھی)، امام علاؤ الدین حصکفی، امام ابنِ عابدین شامی جیسے جید عُلَما و محدثین دِمشق ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
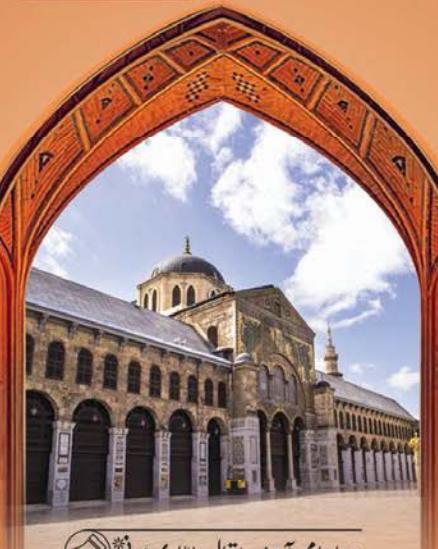
دِمشق کے مشہور مزارات

کسی شہر میں اللہ پاک کے نیک و برگزیدہ بندوں کے مزارات کی کثرت بھی اُس شہر کو دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے، یقیناً جہاں نیک بندے آرام فرما ہوں وہاں اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ شہر دمشق اس تعلق سے بھی اپنی مثال آپ ہے، چنانچہ حضرت امیر معاویہ،[3] مؤذن رسول حضرت بلال بن رباح،[4] حضرت سیدنا ابو الدرداء،[5] حضرت واثلہ بن اسقع،[6] حضرت سیّدنا سہل بن عمرو بن عدی انصاری،[7] شیخ اکبر محی الدین ابن عربی،[8] عظیم محدث حضرت امام ابنِ عساکر،[9] سلطان نورالدین زنگی،[10] سلطان صلاح الدین ایوبی،[11] عارف باللہ شیخ عبدالغنی نابلسی[12] اور خاتمُ الفقہاء علامہ ابنِ عابدین شامی قادری[13] رضی اللہ عنہم و رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی عظیم ہستیاں اس شہر میں آرام فرما ہیں۔

(1) رحلۃ ابن جبیر، ص217 (2) فتاویٰ رضویہ، 22/352 (3) الثقات لابن حبان، 1/436 (4) الاستیعاب، 1/258 (5) طبقات ابن سعد، 7/276 (6) طبقات ابن سعد، 7/286 (7) طبقات ابن سعد، 7/281 (8) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1/605، مرآۃ الاسرار، ص624 (9) سیر اعلام النبلاء، 20/571 (10) وفیات الاعیان، 4/412 (11) فتوحات اسلامیہ، 1/504 - سیر اعلام النبلاء، 21/287، 288 (12) اصلاحِ اعمال مترجم، 1/56 تا 70 (13) جد الممتار علی رد المحتار، 1/196 تا 205۔

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ذہنی آزمائش سیزن 14 (قسط:02)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

17 فروری 2023ء

ذہنی آزمائش پروگرام کے لئے ہماری تیسری منزل لاڑکانہ تھی، چنانچہ موروسے رات کا سفر کرتے ہوئے 17 فروری بروز جمعہ صبح تک ہم لاڑکانہ پہنچ چکے تھے، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد ہم نے آرام کیا۔ تقریباً 12 بجے جاگ کر جمعۃُ المبارک کی برکات حاصل کرنے کی نیت سے جمعے کی تیاری کی اور لاڑکانہ کی پروفیسر ہاؤسنگ کالونی میں الکریم مسجد پہنچے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مسجد کے انتظامات دعوتِ اسلامی کے تحت ہیں، یہاں جمعہ کا سنّتوں بھرا بیان کیا اور آخر میں دُورد و سلام بھی ہوا جسے اسلامی بھائیوں نے جھوم جھوم کر ذوق و شوق سے پڑھا اور اس کے بعد لوگوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا۔ یہاں سے فارغ ہو کر قریب ہی ایک مقام پر شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ تھا وہاں حاضری ہوئی، اس کے بعد بزنس کمیونٹی کا مختصر سا حلقہ تھا وہاں بھی شرکت اور سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، آخر میں دعائے خیر وعافیت کی اور نمازِ عصر ادا کی۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا، ذہنی آزمائش ٹورنامنٹ کا وقت قریب آتا جارہا تھا، سو وقت کو غنیمت جانتے ہوئے ہم نے طلبہ کے ساتھ ذہنی آزمائش پروگرام کے ایک سیگمنٹ "امت کے رنگ ذہنی آزمائش کے سنگ" کی بھرپور تیاری کی۔ نمازِ مغرب کے بعد کھانے کا انتظام تھا، کھانا کھایا تو تھوڑی ریفریشمنٹ ہوگئی اور ذہن بھی فری ہو گیا۔ نمازِ عشا کے بعد وہاڑی اور پشاور کی ٹیموں کے درمیان ذہنی آزمائش کوارٹر فائنل ہونے والا تھا۔ بالآخر مقررہ وقت پر دونوں ٹیموں کا آمنا سامنا ہوا، ٹیمیں اپنے جوش و ہوش میں بھرپور تیاری کے ساتھ چوکنا تھیں۔ مقابلہ سخت رہا اور پشاور کی ٹیم 8 نمبر سے آگے رہی مگر ذہنی آزمائش تجسس کا نام ہے، کیا معلوم کس وقت بازی پلٹ جائے، لہٰذا آخر میں وہاڑی والوں نے 2 نمبر سے بازی جیت کر سیمی فائنل کے لئے کوالیفائی کر لیا۔ ایک طرف خوشی کا سماں تھا تو دوسری طرف رنج کے آنسو، بہر حال مقابلہ سخت تھا مگر قسمت وہاڑی والوں پر مہربان ہو گئی۔ اس ذہنی آزمائش پروگرام کے درمیان اصلاحِ امّت کی خاطر ایک مدنی خاکہ بھی پیش کیا گیا جس کا موضوع تھا "معذور ہوں مجبور نہیں" اس میں ایک نابینا اسلامی بھائی نے اپنا کردار نبھایا تھا۔ خاکے میں یہ شرعی و اخلاقی درس تھا کہ معذور شخص بھی حسبِ استطاعت محنت کر کے کما سکتا ہے اور معذوری کی حالت میں یہ عزت کی کمائی بھیک مانگنے کی ذلت سے بدرجہا بہتر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس پروگرام میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی آڈیو کال بھی لائیو کی گئی، آپ نے مدنی خاکے کو سراہا اور اُن نابینا اسلامی بھائی کو عمرے کا ٹکٹ عطا کر دیا۔ سبحان اللہ!

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

کیسا باکمال پیر ہے کہ مریدوں کو تحفے میں مدینے کا ٹکٹ دیتا ہے۔ بہر حال پروگرام مکمل ہونے کے بعد ہم رات ہی کو اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

18 فروری 2023ء

18 فروری ہفتہ کی صبح لاڑکانہ سے صوبہ سندھ کے شہر ڈھر کی (Daharki) پہنچے جو ضلع گھوٹکی کی تحصیل ہے۔ ڈہر کی پہنچ کر ہم نے گوٹھ جیئند خان کی ایک مسجد میں نمازِ فجر ادا کی۔ چونکہ آج دن بھر اسی گوٹھ میں کچھ مدنی سرگرمیاں تھیں اور ساتھ ساتھ گوٹھ کے لوگوں کی دلجوئی کی خاطر ان کے ہاں بھی جانا تھا اس لئے ہم نے نماز کے فوراً بعد آرام کو غنیمت جانا، رات بھر کے جاگے ہوئے تھے لہٰذا دن چڑھے تک سوتے رہے، پھر ہم سب جاگ کر تازہ دم ہوئے، دینِ متین کی خدمت کیلئے قوت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا کھایا اور اس کے بعد گوٹھ میں ایک جگہ جہاں ٹینٹ لگا کر اجتماع کا اہتمام کیا گیا تھا وہاں حاضر ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہاں لوگوں کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا اور پھر سب نے کھڑے ہو کر آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا۔ نمازِ عصر کے بعد بعض اسلامی بھائیوں کی دعوت پر ان کے گھروں میں جانا ہوا۔ گوٹھ کا طرزِ زندگی خالص دیہاتی تھا کیونکہ ایک تو وہاں کے لوگوں کو کھانے پینے کی صحت افزا خالص چیزیں دستیاب تھیں اور دوسرا یہ کہ ان کے مکانات کچے تھے جن پر مٹی کی لپائی نے ہر طرف خاکی رنگ بکھیر رکھا تھا، اس میں بھی ایک طرح سے ہمارے لئے یہ درسِ آخرت تھا کہ ہم بھی خاک ہیں اور خاک ہی میں جانا ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا کلام بھی ہے: ”ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا“۔ بہر کیف ہم مختلف اسلامی بھائیوں کے گھر جا کر تھوڑی تھوڑی دیر بیٹھے، گھر بار کے لئے دعائے خیر و برکت کی، اس طرح ان کی دلجوئی بھی ہوئی اور ان کو مدنی ذہن کی بھی ترغیب ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دلجوئی کرنا تو آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت بھی ہے اور یہ کسی بھی جائز طریقے سے کی جا سکتی ہے، راہ چلتے ہوئے چونکہ گوٹھ کے اسلامی بھائی بھی ہمارے ساتھ تھے تو ان کی دلجوئی کی خاطر سندھی میں نعتیہ کلام پڑھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے وہاں ایک بکری کو پیار بھی کیا کیونکہ بکری پر ہاتھ پھیرنا اور گرد جھاڑنا سنّت ہے تو اس بہانے سنّت بھی ادا ہو گئی اور لوگوں تک ایک پیغام بھی پہنچ گیا کہ بے زبان جانور قابلِ رحم ہوتے ہیں، ان پر شفقت کرنی چاہئے۔ اسی دوران جب ہم ایک جگہ گئے تو وہاں اسلامی بھائیوں نے سندھ کی ثقافتی چادر یعنی اجرک اور ثقافتی ویسکوٹ بھی تحفتاً پیش کی، ان کا دل خوش کرنے کی خاطر میں نے چادر بھی پہنی اور ویسکوٹ بھی پہنا۔ مغرب اور عشا کے درمیان چونکہ وقفہ کم ہوتا ہے تو ہم نے اس وقت میں کھانے سے فارغ ہونا مناسب سمجھا، نمازِ عشا ادا کرنے کے بعد مزید ایک اسلامی بھائی کے گھر دعائے خیر و برکت کی اور اس کے بعد ایک شخصیت سے مدنی مشورے کی ترکیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! گفتگو کے دوران میں نے انہیں دعوتِ اسلامی سے متعارف کروایا۔ اہم بات یہ کہ آج بہت ہی بابرکت رات یعنی شبِ معراج تھی اور اس سلسلے میں میرپور ماتھیلو میں ایک عظیم الشان اجتماع کا اہتمام بھی کیا گیا تھا سو ہم میرپور ماتھیلو کی طرف روانہ ہو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہاں پہنچ کر معراج کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا، اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کافی تھی، اجتماع کے آخر میں دعوتِ اسلامی کے شعبے مدرسۃُ المدینہ کے تحت فارغُ التحصیل ہونے والے حفاظِ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے تقریب بھی رکھی گئی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہاں قراٰن کے حافظوں کو مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی قاسم عطاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی کا ترجمہ **”کنز العرفان فی ترجمۃ القراٰن“** بطورِ تحفہ پیش کیا۔ کنز العرفان ایک عام فہم ترجمۂ قراٰن ہے جس سے ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس تقریب کے اختتام پر ہم اپنی اگلی منزل کیلئے سفر پر روانہ ہو گئے۔

سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ

مولانا وسیم احمد عطاری*

سال میں 2 مرتبہ (27، 28 مئی اور 15، 16 جولائی) سورج عین کعبۂ معظمہ کے اوپر آتا ہے۔ اس وقت کسی شَے (Object) کے بننے والے سائے (Sun Shadow) کی مدد سے بآسانی درست سمتِ قبلہ (Direction of Qibla) معلوم کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ 15، 16 جولائی کو مکۂ معظمہ کے وقت کے مطابق دن 12:27 اور پاکستان کے وقت کے مطابق دن 02:27 پر کسی بھی لکڑی یا سریے (Iron Rod) وغیرہ کو عموداً (Vertical) یعنی بالکل سیدھا اس احتیاط سے کھڑا کریں کہ وہ کسی جانب جھکا ہوا نہ ہو۔ کسی ڈوری کے سرے پر کوئی وزنی چیز باندھ کر بھی لٹکا سکتے ہیں۔

اب درج شدہ وقت پر بننے والے سائے پر کوئی نشان لگا دیں۔ اب سائے کے نشان پر کھڑے ہو کر اس لکڑی، سریے یا ڈوری کی جانب رُخ کرنے سے عین کعبہ کو رُخ ہو جائے گا۔ (اگر یہ عمل 4,2 منٹ قبل یا بعد بھی کیا تو کوئی حرج نہیں۔) یہ طریقہ وڈیو کی صورت میں ملاحظہ کرنے کے لئے اس QR-Code کو اسکین کیجئے!

مسئلہ اگر عین قبلہ سے سیدھی جانب (Right Side) یا اُلٹی جانب (Left Side) 45 درجے کے اندر اندر نماز پڑھی تو درست ہو گئی۔ (بہارِ شریعت، 1 / 487 ماخوذاً)

چند مشہور ممالک اور ان میں درست سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے اوقات کا شیڈول

Country	Time	Country	Time
UK, Ireland, Benin, Niger, Nigeria, Congo etc.	10:27AM	Ghana, Gambia, Iceland, Mali, Mauritania, Togo etc.	9:27AM
Nepal	3:12PM	Bangladesh	3:27PM
Indonesia (Java), Thailand	4:27PM	Japan, Korea	6:27PM
Afghanistan	1:57PM	UAE, Oman, Mauritius etc.	1:27PM
India, Sri Lanka	2:57PM	Pakistan, Tajikistan etc.	2:27PM
China, Hong Kong, Malaysia, Philippines, Singapore, Taiwan, Indonesia (Kalimantan) etc.			5:27PM
Albania, Austria, Denmark, France, Italy, Netherlands, Sudan, Norway, Spain, Sweden, Botswana, Lesotho, Malawi, Mozambique South Africa etc.			11:27AM
Saudi Arabia, Bahrain, Iraq, Kenya, Kuwait, Qatar, Tanzania, Yemen, Egypt, Bulgaria, Greece, Turkiye, Jordan, Lebanon, Palestine, Syria etc.			12:27PM

*ماہرِ علمِ توقیت و نگرانِ مجلس شعبہ اوقات الصلوٰۃ، کراچی

آٹزم (Autism)

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

محترم قارئین! آج کے اس مضمون میں آپ ایک منفرد موضوع کے بارے میں جانیں گے۔ اور وہ موضوع ہے آٹزم۔ آٹزم کا تعلق بچّوں اور بڑوں دونوں سے ہے لیکن ہماری گفتگو کا موضوع صرف بچّے ہوں گے۔

آپ کو یہ جان کر شاید حیرانی ہو کہ آٹزم کوئی بیماری نہیں ہے، یہ کچھ علامات کا مجموعہ ہے جو کہ زندگی کے پہلے سال سے ہی متأثر بچّے میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ بچّہ اپنی پوری زندگی ان ہی علامات کے ساتھ گزارتا ہے۔ آٹزم سے متأثر بچے کا دماغ عام انسانوں کی نسبت مختلف انداز سے کام کرتا ہے۔

فِی الوقت آٹزم کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن اگر بچپن میں آٹزم کی نشان دہی ہو جائے تو متأثر بچّے کو مخصوص قسم کی مدد کے تحت اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کافی حد تک نارمل شخص کی طرح گزار سکے۔ اور یہی وجہ ہے اس مضمون کو تحریر کرنے کی تاکہ اگر آپ کے خاندان یا دوست احباب میں کوئی ایسا بچّہ ہو جس میں آٹزم کی علامات موجود ہوں تو کسی ماہر معالج سے چیک اپ کروا کر ان کی بروقت مدد کی جائے۔

میڈیکل سائنس یہ نہیں جانتی کہ آٹزم کی وجہ کیا ہے، یا یہ کس چیز کی وجہ بنتا ہے؟

یہ ایک ہی خاندان کے لوگوں کو متأثر کر سکتا ہے لہٰذا بعض اوقات یہ بچّے میں اپنے والدین سے منتقل ہو جاتا ہے۔ آٹزم قوسِ قزح کی طرح ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آٹزم میں مبتلا ہر شخص مختلف ہوتا ہے۔

آٹزم میں مبتلا افراد 2 طرح کے ہوتے ہیں

1. کچھ لوگوں کو معمولی مدد کی ضرورت پڑتی ہے یا کسی بھی مدد کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔
2. دوسرے وہ لوگ جن کو ہر روز کسی نہ کسی کی مدد کی

*ماہرِ نفسیات، U.K

ضرورت ہوتی ہے اور اس مدد کے بغیر وہ خود مختار زندگی نہیں گزار سکتے۔

اب آتے ہیں ان علامات کی طرف جن کا کسی بچّے میں پایا جانا آٹزم کی نشاندہی کرتا ہے، آسانی کی خاطر ان علامات کو 6 مخصوص حصوں میں بیان کیا جائے گا۔

1 دیگر لوگوں سے باہمی تعلق میں دشواریاں

مثلاً ٭ عام بول چال کو سمجھنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے ٭ دوسرے لوگوں کے جذبات نہیں سمجھ پاتے ٭ بات چیت کے دوران نظریں نہیں ملاتے ٭ عام فہم اشارے ان کی سمجھ میں نہیں آتے ٭ مُحاورات کو لفظی معنوں میں لیتے ہیں ٭ آداب کا بالکل اِدراک نہیں ہوتا ٭ اپنی باری کا انتظار نہیں کرتے ٭ جیسے ہی کچھ بولنا ہو فوراً بول دیں گے ٭ کون سی بات کہاں کہنی ہے اور کون سا کام کب کرنا ہے اس کا بھی اِدراک نہیں ہوتا جس کی وجہ سے والدین کو اکثر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ٭ دوست بنانا ان کے لئے ایک طرح سے ناممکن ہوتا ہے۔

2 بار بار دہرائے جانے والے افعال

مثلاً ٭ زندگی ایک طرح سے ان کے لئے غیر متعین ہوتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے وہ ہر کام ایک مخصوص روٹین میں کرتے ہیں، روٹین میں تبدیلی ان کے لئے سخت کوفت کا باعث بنتی ہے ٭ مخصوص چیزوں کا مخصوص انداز میں ہی استعمال کرنا ہے ٭ مخصوص راستوں سے ہی گزر کر جانا ہے ٭ ایک ہی طرح کا کھانا کھانا ٭ ایک ہی طرح کے کپڑے یا جوتے پہننا ٭ مخصوص قسم کے کارٹون یا پروگرامز بار بار دیکھنا ٭ ایک ہی طرح کے گیمز کھیلنا وغیرہا ٭ ایک آدھ قسم کے کھلونوں سے ہی کھیلنا ٭ کھلونوں کو ترتیب وار رکھنا ٭ ہاتھوں کو بار بار جھٹکنا یا جسم کو ایک ہی انداز میں ہلاتے رہنا۔

3 حواسِ خمسہ (Five senses) کے حوالے سے پیچیدگیاں

مثلاً ٭ روشنی، رنگ، ذائقہ، بو، درجۂ حرارت، ٹچ یا پھر درد کے حوالے سے ری ایکشن عجیب ہوتا ہے ٭ عموماً رنگ برنگے کمرے یا زیادہ روشنی ان کو پریشان کر سکتی ہے ٭ یوں ہی جب شور زیادہ ہو تو ایسا بچّہ پریشان یا بے چین ہو جائے گا ٭ عموماً آٹزم کا شکار بچے اپنے گھر کے آرام دہ ماحول میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔

4 کسی ایک کام میں کھو جانا

٭ آٹزم کا شکار بچّے عموماً کسی ایک شعبے میں اپنا خاص شوق رکھتے ہیں ٭ کچھ بچّے اس ضمن میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بیدار کر لیتے ہیں اور کسی خاص مہارت میں ایک نام پیدا کر جاتے ہیں، دنیا کے کئی ایسے مشہور لوگ ہیں جو آٹزم کا شکار ہیں۔

5 حد سے زیادہ بے چینی

٭ عموماً آٹزم کے شکار بچے بے چینی (Anxiety) کا شکار رہتے ہیں ٭ عموماً یہ بے چینی اس وقت ہوتی ہے جب ان کے مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے یا ٭ کسی نئی جگہ جانا ہو یا ٭ روٹین سے ہٹ کر کوئی کام کرنا پڑ جائے یا پھر ٭ کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

6 اُودھم مچانا

٭ جب ان کو ذہنی کوفت کا سامنا ہو یا بے چینی بڑھ جائے تو یہ بچّے شور و غل کرنا شروع کر دیتے ہیں ٭ الفاظ میں جارحیت یا پھر مار دھاڑ کا سہارا لینا ٭ اپنے ہی جسم کو نقصان پہنچانا۔

اگر آپ کی فیملی یا جاننے والوں میں ایسا کوئی بچہ ہے جس میں مندرجہ بالا علامات پائی جاتی ہیں تو آپ ان کی پہلے تشخیص کروائیں۔ اس کے لئے یا تو کسی چائلڈ اسپیشلسٹ یا پھر کسی ماہرِ نفسیات سے رجوع کریں۔ آٹزم کی کوئی دوائی نہیں لیکن بے چینی کا علاج دوا کے ذریعے ممکن ہو سکتا ہے۔

آٹزم کے علاج میں بنیادی طور پر بچّے کو اس کی سمجھ کے مطابق نئی چیزیں سکھائی جائیں، اس کے لئے والدین کا طبی ماہرین سے تربیت لے کر اپنے بچوں کی تربیت کرنا ایک لازمی جُز ہے۔ اسکول میں آنے والے مسائل کو سنبھالنا پڑتا ہے، آٹزم کے شکار اکثر بچے اپنی زندگی ایک اچھے انداز سے گزار سکتے ہیں۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات 1 مولانا محمد رفیق عطّاری مدنی (امام وخطیب جامع مسجد اُمّ کلثوم رشید آباد، حب چوکی، بلوچستان): اَلحمدُلِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کا موقع ملتا رہتا ہے، اس کی ایک بہترین خوبی یہ ہے کہ اس میں تقریباً ہر بات حوالے کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے اور اس میں موقع کی مناسبت سے مضامین کا چناؤ بھی مَاشَآءَ اللہ بہترین ہے، یہ میگزین عوام کے ساتھ ساتھ ائمہ وخطبا کے لئے بھی بہت مفید ہے، میں نے کئی بار جمعہ کا بیان "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین سے تیار کر کے کیا ہے، اللہ کریم اس ماہنامہ کو مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ **متفرق تأثرات** 2 میں نے پہلی بار "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، مَاشَآءَ اللہ اس کے تمام مضامین بہت ہی خوبصورت اور اچھے ہیں، **"احکامِ تجارت"** اور **"کاروبار کیسے شروع کریں؟"** سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ (محمد سمیع، علی پور چھٹہ) 3 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور اس سے بزرگوں کے اَعراس کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ (اویس، کراچی) 4 دورِ حاضر میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہمارے لئے ایک بہت بڑا قیمتی تحفہ ہے، اس کے پڑھنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور نئی نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں، قراٰنِ کریم کی آیات کی تفسیر، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکرِ خیر، اسلامی عقائد، مدنی مذاکرے کے سوال جواب، صحابۂ کرام کی سیرت، صحابیات کے تذکرے اور اولیائے کرام کے اعراس سمیت بہت کچھ پڑھنے کو ملتا ہے، یہ امیرِ اہلِ سنّت کا ایک اور منفرد کمال ہے کیونکہ یہ انہی کے فیضان سے ملا ہے۔ (محمد عرفان رضوی، واربرٹن پنجاب) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلے **"سفرنامہ"** میں امیرِ اہلِ سنّت، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت، نگرانِ شوریٰ اور دیگر اراکینِ شوریٰ کے سفروں کے تجربات بھی شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (احمد رضا، جام نگر)

6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا شان ہے اس کا ہر مضمون نرالا ہوتا ہے، خاص طور پر **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب"** اور **"دارُالافتاء اہلِ سنّت"** کا تو ہر سوال جواب ہماری شرعی راہنمائی کررہا ہوتا ہے جبکہ دیگر مضامین سے بھی ہمیں دینی اور دنیاوی کثیر علم حاصل ہو رہا ہوتا ہے۔ (بنتِ محمد منشا، بورے والا پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کثیر علمِ دین حاصل کرنے کا آسان اور بہترین ذریعہ ہے، اس کے ذریعے بہت سے موضوعات کے متعلق کثیر معلومات حاصل ہوتی ہے، یہ ایک ایسی کتاب ہے جو بہت سے موضوعات سے اُمّتِ مسلمہ کو سیراب کررہی ہے۔ (بنتِ عبدالقیوم، ٹنڈو جام سندھ) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کے خزانے لُٹا رہا ہے، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، خصوصاً سلسلہ **"انسان اور نفسیات"** بہت پیارا ہے اس سے انسان کی نفسیات کے بارے میں بہت ہی دل چسپ باتیں معلوم ہو رہی ہیں، سلسلہ **"بچّوں اور بچیوں کے نام"** بھی بہت پیارا ہے اس سے ناموں کے معنی اور اُن کی نسبتوں کا پتا چل رہا ہے۔ (بنتِ فقیر حسین، طالبہ درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز، فیروزہ پنجاب) 9 ہم سب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو پسند کرتے ہیں۔ یہ ماہنامہ بچے، بڑے، بزرگ سب ہی پڑھتے ہیں اور فرامین مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپناتے ہیں۔ (بنتِ طاہر، کراچی)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

نئے لکھاری
(New Writers)
نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی صفات

محمد جنید عطّاری
(درجۂ خامسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطّار، اٹک)

اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت کے لئے انبیائے کرام علیہم السّلام کو مبعوث فرمایا تو انہیں ایسی صفات سے ممتاز فرمایا کہ کوئی ان پر اعتراض نہ کر سکے، انہیں اپنے قُربِ خاص سے نوازا، ان انبیاو رُسل میں سے پانچ اُولُو الْعَزْم رسول ہیں جن کا مرتبہ دیگر انبیا اور رسولوں سے سب سے زیادہ ہے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے توسّط سے انبیائے کرام کی قراٰنِ پاک میں بیان کردہ صفات جاننے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس بار ہم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی صفات کے بارے میں جانیں گے جو اُولُو الْعَزْم رسولوں میں دوسرے نمبر پر ہیں بلکہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ذات ہے۔ آیئے! آپ علیہ السّلام کی قراٰنِ پاک میں مذکور صفات کے بارے میں پڑھتے ہیں:

(1) اللہ کا خلیل قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا(۱۲۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔ (پ5، النسآء:125) خُلَّت کے معنیٰ ہیں غیر سے مُنقطع ہو جانا، یہ اس گہری دوستی کو کہا جاتا ہے جس میں دوست کے غیر سے اِنقطاع ہو جائے۔ ایک معنیٰ یہ ہے کہ خلیل اس مُحِب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خَلَل اور نقصان نہ ہو۔ یہ معنیٰ حضرت ابراہیم علیہ السّلام میں پائے جاتے ہیں۔ (صراط الجنان، 2/316)

(2) صدیق اور غیب کی خبریں بتانے والے اللہ پاک حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں بتاتا۔ (پ16، مریم:41) آپ علیہ السّلام ہمیشہ سچ بولتے تھے اور نبوت کے مرتبے پر بھی فائز تھے۔

(صراط الجنان، 6/107)

(3) فرشتوں کا سلام اور خوشخبری پانے والے اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو فرشتوں کے ذریعے دو شہزادوں کی خوشخبری دی اور فرشتوں نے آپ کو سلام بھی عرض کیا چنانچہ قراٰنِ پاک میں ہے: ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے بولے سلام۔ (پ12، ھود:69) آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ سادہ رُو، نوجوانوں کی حسین شکلوں میں فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاس حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہما السّلام کی پیدائش کی خوشخبری لے کر آئے۔ فرشتوں نے سلام کہا تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بھی جواب میں فرشتوں کو سلام کہا۔ (صراط الجنان، 4/464)

(4) رجوع اِلَی اللہ، حلم اور خوفِ خدا رکھنے والے ان اوصاف کے متعلق قراٰن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ(۷۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے۔ (پ12، ھود: 75) اس آیت میں ابراہیم علیہ السّلام کی بہت مدح و

تعریف کی گئی ہے، جب آپ کو پتا چلا کہ فرشتے قومِ لوط کو ہلاک کرنے آئے ہیں تو بہت رنجیدہ ہوئے اور اللہ سے ڈرے۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے آپ کی صفت میں ارشاد فرمایا کہ بیشک ابراہیم "حَلِیْمٌ" یعنی بڑے تحمل والے اور "اَوَّاہٌ" یعنی اللہ تعالٰی سے بہت زیادہ ڈرنے والے اور اس کے سامنے بہت آہ وزاری کرنے والے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی صفت میں "مُنِیْبٌ" اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالٰی کے عذاب کی بنا پر اللہ تعالٰی سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالٰی سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو گا۔ (صراط الجنان،4/470 ملخصاً)

5 حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کی اتباع اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام اور آپ کے رفقاء کی پیروی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں۔ (پ28، الممتحنۃ:4)

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام علیہم السّلام کی سیرت پڑھنے، اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں فیضانِ انبیا سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تجسس کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد عبد المبین عطّاری
(درجۂ اولیٰ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ امام غزالی گلستان کالونی فیصل آباد)

دینِ اسلام کی نظر میں ایک انسان کی عزت و حرمت کی قدر بہت زیادہ ہے اور اگر وہ انسان مسلمان بھی ہو تو اس کی عزت و حرمت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے دینِ اسلام نے ان تمام افعال سے بچنے کا حکم دیا ہے جس سے ایک مسلمان کی عزت پامال ہوتی ہو، ان میں سے ایک فعل تجسس (یعنی کسی کے عیب تلاش کرنا بھی ہے) جس کا انسانوں کی عزت و حرمت ختم کرنے میں بہت بڑا کردار ہے۔

تجسس کی تعریف لوگوں کی خفیہ باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تجسس کہلاتا ہے۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص318)

پارہ 26 سورۃ الحجرات، آیت نمبر: 12 میں فرمانِ باری تعالٰی ہے: ﴿لَا تَجَسَّسُوْا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: عیب نہ ڈھونڈھو۔ تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چُھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالٰی نے اپنی ستاری سے چُھپایا۔ (خزائن العرفان، ص930) آیئے! اب تجسس کی مذمت کے متعلق چند احادیث پڑھئے اور لرزیئے:

1 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اے لوگو! جو زبانوں سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دل میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کے عیب تلاش نہ کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہر فرمادے تو اسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے تہہ خانے میں ہو۔ (شعب الایمان، 5/296، حدیث: 6704 ملتقطاً) اس سے پتا چلتا ہے کہ کسی کے عیب تلاش کرنا دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سبب ہے۔

2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو، ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(مسلم، ص1063، حدیث: 6536 ملتقطاً)

3 حضور خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ بھول جاتا ہے۔ (شعب الایمان، 5/311، حدیث: 6761)

4 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو (اس وقت) اپنے عیبوں کو یاد کرو۔ (شعب الایمان، 5/311، حدیث: 6758)

5 اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: غیبت کرنے والوں، چغل خوروں اور پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ (قیامت کے دن) کتوں کی شکل

میں اٹھائے گا۔ (الترغیب والترہیب، 3/392، حدیث:10)

تجسس کا حکم مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش کرنا اور انہیں بیان کرنا ممنوع ہے، دینِ اسلام نے عیبوں کو تلاش کرنے اور لوگوں کے سامنے بغیر شرعی اجازت کے بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

معزز قارئینِ کرام! ذیل میں تجسس کے کچھ اسباب بیان کئے جارہے ہیں ان کو ذہن نشین کر لیجئے تاکہ ان اسباب سے بچا جائے اور تجسس جیسی باطنی بیماری سے نجات حاصل ہو۔ 1 بغض و کینہ اور ذاتی دشمنی 2 حسد 3 چغل خوری کی عادت 4 نفاق 5 منفی سوچ 6 شہرت اور مال و دولت کی ہوس 7 چاپلوسی کی عادت۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب چھپانے اور اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

مقتدیوں کے حقوق

محمد کامران عطّاری

(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزالایمان کراچی)

دینِ اسلام ہماری ہر معاملے میں راہنمائی کرتا ہے چاہے وہ دینی معاملات ہوں یا دنیاوی، ذاتی ہوں یا اجتماعی، معاشی ہوں یا معاشرتی۔ الغرض ہم زندگی کے جس بھی شعبے کو دیکھ لیں ہمیں شریعت میں اس کے متعلق کَمَاحَقُّہٗ معلومات ملیں گی۔ جب ہم معاشرتی حقوق کی بات کرتے ہیں تو ان میں سے ایک طبقہ مقتدی حضرات کا بھی ہے، ہمارا پیارا دین ان کے حقوق کا بھی محافظ ہے۔ اسی تعلق سے یہاں چند حقوق زینت قِرطاس کئے جارہے ہیں توجہ سے پڑھئے:

1 مقتدی گویا کہ امام کو اپنی نماز سونپ رہا ہوتا ہے اگر امام کی نماز دُرست ہوگی تب ہی مقتدی کی نماز بھی درست کہلائے گی تو سب سے پہلا اور بنیادی حق تو یہ ہے کہ امام وہ بنے جس میں امام بننے کی شرائط پائی جاتی ہوں اور جو اُمور منافیِ امامت ہیں ان سے پاک ہو۔

2 امام اس نماز کو دُرست طریقے سے ادا بھی کرے، نماز میں بھولے سے کوئی واجب رہ جانے کا علم ہوجانے کے بعد سجدۂ سہو کرکے اپنی اور مقتدیوں کی نماز بچائے۔

3 امام نماز کے متعلق احکامات مقتدیوں کو سکھائے تاکہ اگر مقتدیوں کی نماز میں کوئی کمی ہو تو وہ بھی دور ہوجائے۔ امام صاحب کو چاہئے کہ جمعہ کے علاوہ بھی موقع بموقع درس و بیان کا سلسلہ جاری رکھے بالخصوص وُضو، نماز، طہارت کے اہم مسائل اور عقائد کے حوالے سے درس کا سلسلہ جاری رکھے لوگوں کے سوالات کا مناسب انداز میں جواب دے، معلومات نہ ہونے کی صورت میں اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے ہی جواب دینا چاہئے۔

4 امام کو چاہئے کہ چھوٹوں، بزرگوں، کمزوروں اور ضعیف لوگوں کا لحاظ رکھتے ہوئے قِراءَت کرے، حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ایک صحابی نے حضور علیہ السّلام کی بارگاہ میں عرض کی: فلاں کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے میں نماز (جماعت سے) نہیں پڑھ پاتا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے سخت تنبیہ فرمائی اور ناراضی کا اظہار کیا اور فرمایا: جو لوگوں کو نماز پڑھائے تخفیف کے ساتھ پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بیمار، کمزور اور کسی ضروری کام کے لئے جانے والے بھی ہوتے ہیں۔

(بخاری، 1/50، حدیث:90 ملخصاً)

5 مقررہ اوقات پر نماز کی پابندی کے ساتھ مسجد میں حاضر ہو مگر یہ کہ کوئی شرعی عذر مانع ہو۔

6 مقتدیوں کے انفرادی مسائل کا خیال رکھے، ان کی پریشانی اور مشکل میں ان کا ساتھ دے، انہیں اپنی طرف راغب کرے، مُتَنَفِّر نہ کرے، جیسے اگر کوئی مقتدی اپنے گھر محفل میں شرکت کرنے، ایصالِ ثواب کرنے، کسی موضوع پر درس و بیان کرنے کا مُطالبہ کرے تو حتی الامکان قبول کرے، مقتدی اکثر خوشی و غمی کے موقع پر امام صاحب کی شرکت سے خوش

ہوتے ہیں، اس لئے چاہئے کہ اگر کوئی کسی خوشی کے موقع پر دعوت دے تو مناسب صورت میں ضرور جائے، کوئی نمازی بیمار ہو جائے تو عیادت کیلئے جائے، اسی طرح اگر علاقے میں کوئی میّت ہو جائے بِالخصوص کسی نمازی یا اس کے رشتے دار کا انتقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ اور کفن دفن کے معاملات میں شرکت کرے، یہ عمل جہاں سوگواروں کیلئے دِلجوئی کا سبب ہو گا وہیں امام صاحب کی قدر بھی لوگوں کی نظر میں بڑھے گی۔ اسی طرح بعض مقتدی بچّوں کو دَم کروانے کے لئے آتے ہیں، امام صاحب کو چاہئے کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی پنج سورہ میں جو اوراد وظائف ذکر فرمائے ہیں یا جو ہمارے بزرگوں سے منقول ہیں ان کے ذریعے دَم کر دے۔

اللہ پاک ہمیں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد بھی پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام

کراچی: سیّد زید رفیق، محمد عریض، محمد صائم، حدیر فرجاد، محمد کامران عطّاری، محمد انس رضا عطّاری، محمد جاوید عطّاری، وقاریونس، رجب رضا عطّاری، امیر حمزہ، علی رضا، غلام حسین، محمد اویس عطّاری، محمد اویس طارق، محمد حسّان رضا، محمد اسماعیل عطّاری۔ **فیصل آباد:** شناور غنی عطّاری، محمد ثقلین عطّاری، منیر حُسین عطّاری، محمد عبد المبین عطّاری۔ **اٹک:** محمد جنید عطّاری، اعتصام شہزاد عطّاری، محمد حمزہ نیاز عطّاری، اویس محبوب عطّاری، دانیال رضا مکی۔ **لاہور:** تنویر احمد، مبشر رضا عطاری۔ **مختلف شہر:** نعمان عطّاری (جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ نواب شاہ)، محمد اویس نعیم (جامعۃُ المدینہ گوجر خان)، طلحہ خان عطّاری (جامعۃُ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی)، محمد مبشر جیلانی (فاضل، جامعہ نورُ الھدیٰ مظفر گڑھ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام

سیالکوٹ: بنتِ یوسف قمر، بنتِ اصغر مغل، بنتِ محمد خلیل، اُمِّ فرح، بنتِ سعید احمد، بنتِ لطیف، بنتِ محمد اشرف، بنتِ منور حُسین، بنتِ سجّاد حُسین، بنتِ عبد الستّار۔ **کراچی:** بنتِ نذر، بنتِ بلال عطّاریہ، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ محمد علی، بنتِ غلام محمد، بنتِ حفیظ احمد، بنتِ پٹھان۔ **حیدر آباد:** بنتِ حبیبُ اللہ عطّاریہ، بنتِ جاوید، اُمِّ طلحہ۔ **کوٹ ادّو:** بنتِ رب نواز، بنتِ مشتاق احمد۔ **گجرانوالہ:** بنتِ عاشق، بنتِ اعظم علی انجم عطّاری۔ **لاہور:** بنتِ شاہد حمید، بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ اکبر عطّاریہ۔ **راولپنڈی:** بنتِ راجہ واجد حُسین، بنتِ وسیم عطّاریہ۔ **مختلف شہر:** بنتِ محمد عمر (اسلام آباد)، بنتِ ارشد (بہاولپور)، بنتِ عابد (ملتان)، بنتِ ظہور احمد (میانوالی)، بنتِ سلطان (واہ کینٹ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جولائی 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات برائے اکتوبر 2023ء

1. قراٰنِ کریم میں حضرت داؤد علیہ السّلام کی صفات
2. عیب جوئی کی مذمت احادیث کی روشنی
3. دوستوں کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2023ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923012619734

صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

DREAM

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مَدَنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب ایک اسلامی بھائی نے اپنے چچا کے وصال کے بعد انہیں خواب میں گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

تعبیر: حلال جانور کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا تو بہت اچھا ہے اِن شآءَ اللہ وہ عافیت میں ہوں گے۔ گوشت کا کھانا رزق اور نعمت کی علامت ہے۔ اور فوت شدہ کو کھاتے دیکھے تو اس کے لئے باعث برکت ہے۔

خواب میں نے اپنی والدہ کو انتقال کے تقریباً تین یا چار دن بعد خواب میں اس حال میں دیکھا: میں نے نمازِ اشراق و چاشت پڑھی اور دعا کرنے لگا: یااللہ پاک میری والدہ کی مغفرت فرمادے میری والدہ کو غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ میں بخش دے یہ دعا کرتا رہا اور سو گیا (یہاں سے خواب شروع ہے) میری والدہ ایک صحن میں ہیں جو نہ گھر لگ رہا تھا اور نہ ہی مسجد اس میں کچھ صفیں بچھی ہوئی ہیں اور میری والدہ پہلی صف میں سیدھی جانب حالتِ تشہد میں بیٹھی ہیں نورانی صورت ہے اور صحت مند نظر آرہی ہیں جو لباس پہن رکھا ہے وہ ہلکے پیلے رنگ کا ہے، لیکن وہ مجھے بڑی سنجیدگی و متانت سے دیکھ رہی ہیں، اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے اور بیدار ہونے پر میری زبان پر یہ دعا جاری تھی: یااللہ میری ماں کی مغفرت فرمادے یااللہ میری ماں کو بخش دے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، دعا کا اثر ہے۔ اِن شآءَ اللہ آپ کی والدہ عافیت میں ہوں گی۔ البتہ ان کے لئے دعا اور ایصالِ ثواب کی کثرت کرتے رہیں۔

خواب بہت پانی دیکھا ہے سیلاب کی طرح ہے پانی سے خوف ہونا کیسا؟

تعبیر: آزمائش کی علامت ہے۔ کچھ راہِ خدا میں صدقہ کریں اور دُعا کی کثرت کریں۔

خواب خواب میں خود کو آسمان پر بادل کے پیچھے چُھپے دیکھنا کیسا ہے؟

تعبیر: اچھا نہیں ہے، توبہ واستغفار کی کثرت کریں۔ اگر زندگی میں کوئی ایسا کام ہے جو شرعاً درست نہیں تو اس سے اجتناب کریں۔ راہِ خدا میں صدقہ کرنا بھی بے حد مفید ہوگا۔

خواب خواب میں یہ دیکھنا کیسا کہ مردہ چوزے ایک دَم سے زندہ ہوگئے؟

تعبیر: فضول خواب ہے، اس کی طرف توجہ نہ فرمائیں۔

خواب ایک اسلامی بہن نے خواب دیکھا ہے کہ ایک بڑا میدان ہے اور وہاں بہت سارے لوگ ہیں، اتنے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آتے ہیں لیکن میری طرف آپ علیہ السّلام کی پشت مبارک تھی تو میں نے کہا کہ کاش میں آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ لیتی! تو کسی نے آواز دی کہ کیوں نہیں دیکھ سکتی؟ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: اچھا خواب ہے۔ چہرۂ انور کی زیارت کی تمنا ہر مسلمان کے دل کی خواہش ہے۔ درودِ پاک کی کثرت کریں اور سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیارت کا استغاثہ بھی۔ اِن شآءَ اللہ ضرور کرم ہوگا۔

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

جنّت کی گارنٹی

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ یعنی جو لوگوں سے کچھ نہ مانگنے کی ضمانت (گارنٹی) دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ابو داؤد،2/170، حدیث:1643)

اپنی ضرورت کی اشیاء ہر کسی سے مانگتے رہنا اچھی بات نہیں ہے، دیکھنے والے افراد ایسے بچوں کو اچھا نہیں سمجھتے، کثرت سے سوال کرنے (مانگنے) والے کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا۔

بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر کسی سے مختلف چیزیں مانگتے رہتے ہیں مثلاً کسی بچے کو کوئی چیز کھاتے دیکھا تو مانگ لی، اسکول میں پین ربڑ وغیرہ مانگ لیا، گھر میں آئے ہوئے مہمان سے پیسے مانگ لئے۔

پیارے بچّو! ایسے بچوں کو کوئی بھی اچھا بچہ نہیں کہتا۔ کسی سے بلاوجہ کھانے پینے کی یا استعمال کی چیزیں مانگنا اور بار بار مانگتے رہنا اچھی عادت نہیں، ایسے بچّوں کی نظر ہر وقت دوسروں پر ہوتی ہے اسی بنا پر وہ کسی اجنبی سے بھی چیز لے کر کھالیتے ہیں بعض اوقات اس میں کچھ ملا ہوا ہوتا ہے جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اچھے بچّو! آپ اس طرح لوگوں سے چیزیں نہ مانگئے اور نہ ہی کسی اجنبی کی دی ہوئی کوئی چیز کھائیے، بلکہ جو آپ کے ابّو امّی نے آپ کو دیا ہے وہی کھائیے اسی پر صبر کیجئے اور اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے اگر پھر بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے امّی ابّو سے مانگئے۔

اللہ پاک ہمیں لوگوں سے مانگنے والی عادت سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰنِ پاک آخری آسمانی کتاب ہے جسے اللہ پاک نے اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے اُتارا ہے۔ اس کتاب میں ہر چیز کا علم موجود ہے۔ دنیا کے سب لوگ مل کر بھی اس جیسی عظیم کتاب نہیں بناسکتے۔ اللہ پاک نے یہ کتاب اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُتاری۔ قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے بہت ساری چیزوں کی قسم ذکر فرمائی ہے آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ ایسی چیزوں کے نام تلاش کرنے ہیں جن کی اللہ پاک نے قسم ارشاد فرمائی ہے، جیسے ٹیبل میں لفظ "والفجر" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: (1) عصر (2) عادیات (3) ضحیٰ (4) شمس (5) مرسلات

ا	ت	ا	ل	س	ر	م	ق	ل
ع	چ	ق	ب	ن	ج	ھ	ک	غ
ا	ہ	ر	ج	ف	ل	ا	و	س
د	ڈ	غ	ص	ژ	ک	ف	ش	ص
ی	ع	ڑ	ر	ق	ع	د	ن	ب
ا	ت	ر	ع	و	ص	س	م	ض
ت	ے	ئ	ی	ہ	ر	ا	چ	ح
پ	س	م	ش	پ	ل	ز	ش	ی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی
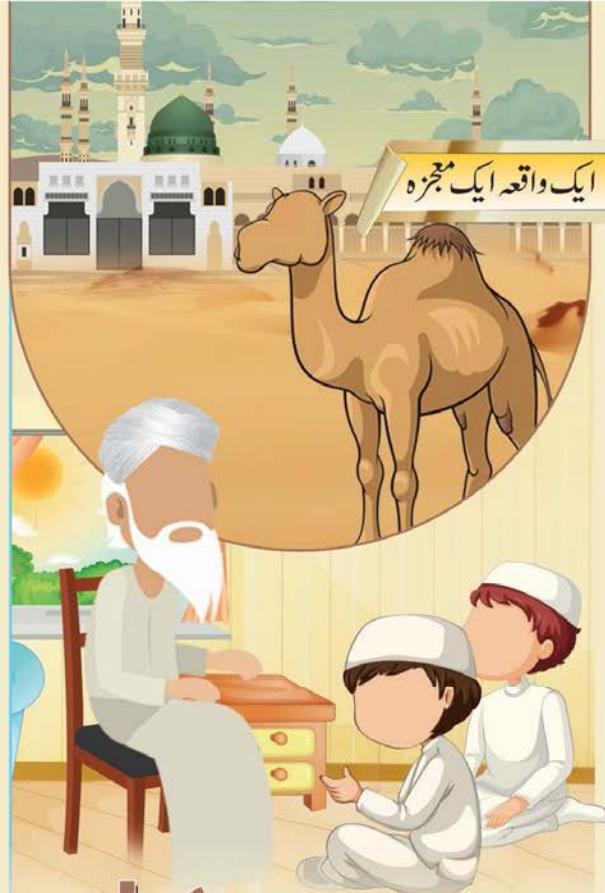
اونٹ کی شکایت

مولانا ابو حفص مدنی*

ایک تو گرمی اوپر سے دائیں بائیں ہر طرف سے ہارن کی پیں پیں سُن کر خُبیب کے تو سَر میں دَرد ہونے لگا تھا، اس نے صہیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بھائی اور کتنی دیر لگے گی وین چلنے میں؟

صہیب: بھائی پچھلے دس منٹ سے یہی سوال آپ پانچویں بار کر رہے ہیں اور ہر بار کی طرح اس بار بھی میرا جواب وہی ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ دراصل اسکول سے چھٹی کے بعد واپس گھر کی طرف آتے ہوئے راستے میں ایک جگہ ٹریفک رُکی ہوئی تھی، پہلے تو لگا کہ معمول کا ٹریفک جام ہے کچھ ہی دیر میں گاڑیاں چل پڑیں گی لیکن تقریباً دس منٹ گزر چکے تھے کہ ٹریفک ٹَس سے مس ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، اب تو اسکول وین کے ساتھ ساتھ دیگر گاڑیوں کے ڈرائیور بھی باہر نکل کر آگے کی طرف چلے گئے تھے۔

اگلے دن اتوار کی چھٹی کا سارا مزہ اس ٹریفک جام نے کِر کِرا کر دیا تھا، خبیب پھر سے بولے: بھائی مجھے لگتا ہے کہ آگے کوئی حادثہ ہوا ہے۔ صہیب جلدی سے بولے: اللہ نہ کرے۔ اتنے میں ڈرائیور انکل واپس آگئے، بچّوں کے پوچھنے پر ڈرائیور انکل نے بتایا کہ آگے ایک گدھا گاڑی والے کا گدھا بوجھ کی وجہ سے گر گیا تھا، کچھ دیر میں ٹریفک آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی تو صہیب نے کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا تاکہ گدھا ریڑھی دیکھ سکیں۔

گھر پہنچے تو امّی جان صحن میں ہی بے چینی سے چکّر لگا رہی تھیں، سلام لے کر پوچھنے لگیں کہ کہاں رہ گئے تھے آج تم لوگ، ٹائم دیکھا ہے؟ تو خبیب کہنے لگا: امّی جان پریشان مَت ہوں اور پھر ساری بات بتادی کہ کیوں تاخیر سے گھر پہنچے تھے۔ چلو ٹھیک ہے فریش ہو کر جلدی سے آجاؤ، میں کھانا دوبارہ گرم کرتی ہوں۔

عصر کی نماز کے بعد داداجان تولان میں کُرسی پر بیٹھے کسی کتاب کے مطالعے میں مگن تھے جبکہ دونوں بھائی بھی وہیں اپنے کھیل میں مصروف تھے کہ اندر سے امّی جان کے آواز دینے پر صہیب اندر چلے گئے، کچھ دیر میں ہاتھ میں ایک ٹرے پکڑے واپس آتے دکھائی دیئے جو کپڑے سے ڈھانپی ہوئی تھی، خبیب جلدی سے بولے: صہیب بھائی ابھی کھانا شروع مت کیجئے گا میں ابھی ہاتھ دھو کر آیا۔

صہیب: برائے مہربانی آپ یہ زحمت مت کیجئے گا کیونکہ یہ کھانا مُحرَّم کی نیاز ہے جس پر داداجان نے فاتحہ پڑھنی ہے، یہ فاتحہ کے بعد ہی ہمیں ملے گا اور ہاں امّی جان کہہ رہی تھیں کہ میں پلیٹیں تیار کر دوں تو دونوں بھائی مل کر پڑوسیوں کو نیاز دے کر آنا۔

رات کھانے کے بعد دونوں بھائی داداجان کے کمرے میں ہی آبیٹھے تھے، پتا تھا کہ صبح اتوار ہونے کی وجہ سے دیر تک داداجان سے باتیں کریں گے، خبیب نے بات شروع کرتے ہوئے کہا: داداجان آپ کو پتا ہے آج اسکول سے واپسی پر ہمارے راستے میں ایک گدھا گاڑی والے نے ساری ٹریفک جام کر دی تھی، شہروں میں تو گدھا گاڑیاں ہونی ہی نہیں چاہئیں۔

داداجان: ارے بھئی! اس نے کون سا جان بوجھ کر جام کی ہوگی، کیا ہوا تھا صہیب؟

صہیب: داداجان اتنی زیادہ اینٹیں بے چارے پر لادی ہوئی تھیں

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

اوپر سے گرمی بھی، گدھا گر گیا تھا پھر مِل جُل کر لوگوں نے گاڑی سے اینٹیں اُتاریں اور کھینچ تان کر اسے سڑک کے ایک طرف کیا۔

پوری بات سُن کر داداجان افسوس سے سر ہلانے لگے تھے اور کہا: ایک تو ہم انسانوں کو سمجھ نہیں آتا کہ یہ بے زبان جانور بھی احساسات رکھتے ہیں، انہیں بھی درد ہوتا ہے، پتا ہے ایک بار ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اُونٹ کھڑا ہوا تھا۔ جب اونٹ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو ایک دَم رونے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ساری مخلوقات کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے تھے)، چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریب جا کر اس کے کان کے پیچھے کی ابھری ہوئی ہڈی پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ تسلی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُونٹ کے مالک کو فوراً بلوایا اور فرمایا کہ کیا تم ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے نہیں کہ جس نے تمہیں ان کا مالک بنایا ہے؟ تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔ (ابوداؤد، 3/32، حدیث: 2549)

تو کیا پتا چلا اس واقعے سے بچو!

صہیب کہنے لگے: داداجان یہ تو ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانوروں کی بولی سمجھ لیتے تھے۔

خبیب: اور جانوروں پر ان کی طاقت سے زیادہ وزن نہیں رکھنا چاہئے۔

شاباش بیٹا! چلو اب سونے کی تیاری کرو اور ہاں تسبیحِ فاطمہ یاد سے پڑھ لینا۔

تسبیحِ فاطمہ

سونے سے پہلے 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھنا۔

تسبیحِ فاطمہ پڑھنے کی فضیلت

اگر سوتے وقت "تسبیحِ فاطمہ" پڑھ لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ Fresh (یعنی ہشّاش بشّاش) اُٹھیں گے۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص30 مفہوماً)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبد الکبیر	سب سے بڑے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	عظیم	بزرگی اور عظمت والا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	مصطفیٰ	چُنا ہوا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
لُبنیٰ	خوبصورت خاتون	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
فارِعہ	لمبے بالوں والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام
قُرَّۃُ العین	آنکھوں کی ٹھنڈک	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا مبارک نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں)

بچوں کے سامنے کردار

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

نمازِ جمعہ کے بعد کھانا کھایا اور سنّتِ قیلولہ کی ادائیگی کے لئے لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر لیٹا مگر نیند نہ آئی اور ننھی گڑیا ہانیہ نور (عمر: 4 سال) کے ساتھ کچھ باتیں کرنے کو جی چاہا چنانچہ لیٹے لیٹے ہی اسے آواز دی۔

جی بابا جان، ہانیہ بھاگتی ہوئی میرے کمرے میں آئی۔ میں نے اسے اٹھایا اور ساتھ لٹاتے ہوئے بولا: میری بِٹّیا! آؤ ہم کچھ دیر سو جائیں۔

گڑیا بولی: بابا جان ابھی تو صبح ہے، رات کوئی ہوئی ہے؟ دراصل ننھی ہانیہ کی ڈکشنری میں دو ہی اوقات ہیں، صبح اور رات۔ دن کا اجالا موجود ہے خواہ فجر کے بعد کا وقت ہو یا مغرب سے پہلے کا، ہانیہ اسے صبح کہتی ہے جبکہ اندھیرا چھانے سے صبح ہونے تک رات کہتی ہے، دوپہر، سہ پہر، شام یہ کچھ بھی نہیں کہتی۔

اسی لئے نمازِ جمعہ کے بعد کے وقت کو بھی اس نے صبح کہا بہر کیف میں نے اسے بولا کہ کوئی بات نہیں بس تھوڑی دیر نیند کرنی ہے۔

وہ اپنی نیم توتلی زبان میں فوراً بولی: بابا جان! میری کتاب میں دوسری حدیث میں ہے کہ صبح کے وقت سونا روزی کو روک دیتا ہے۔

محترم والدین! دوپہر کے وقت آرام کرنا یعنی قیلولہ اگرچہ سنّت ہے لیکن میں نے حیرت اور خوشی سے گڑیا کو چوما، پیار کیا اور کھیلنے کے لئے بھیج دیا۔ میں سوچتا رہا کہ یہ چھوٹی سی گڑیا ہے مگر اس نے اسکول کے سبق میں پڑھی ہوئی حدیث پاک کو کتنا ذہن میں بٹھا رکھا ہے کہ میری بات پر اسی حدیثِ پاک کی روشنی میں نوٹس بھی لیا!

بچے ہمارے انداز و کردار کو بہت نوٹ کرتے ہیں۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، گفتگو کرنا، سونا جاگنا الغرض ہر وہ کام جو بچوں کے سامنے ہوتا ہے بچے اس سے سیکھتے ہیں۔ انہی کاموں میں سے ایک صبح کے وقت نمازِ فجر کے لئے نہ جاگنا اور سوتے رہنا بھی ہے۔ خاص طور پر چھٹی کے دن بہت دیر تک سونا قابلِ توجہ ہے۔

حدیث کی کتاب "مسند امام احمد بن حنبل" اور "شعب الایمان" میں ایک حدیث ہے: اَلصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ یعنی صبح

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کے وقت سونا رزق کو روک دیتا ہے۔(مسند احمد، 1/158، حدیث: 530- شعب الایمان، 4/180، حدیث: 4731) ایک اور حدیث پاک میں ہے، خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صبح کے وقت میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت لیٹی ہوئی تھی تو آپ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا اور فرمایا: اے میری بیٹی! کھڑی ہو جاؤ! اپنے رب کے رزق کے لئے حاضر ہو جاؤ اور غفلت والوں میں سے نہ ہو، بے شک اللہ پاک طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس کے درمیان لوگوں میں رزق تقسیم فرماتا ہے۔

(شعب الایمان،4/181،حدیث:4735)

عظیم بزرگ بُرھانُ الدّین زَرْنُوجی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں کہ صبح کے وقت سونا بھی رزق سے محرومی کا سبب بنتا ہے اور بہت زیادہ سونے کی عادت بھی فقر و محتاجی کو پیدا کرتی ہے۔(تعلیم المتعلم، ص123)

فقہائے کرام نے صبح کے وقت سونے کو مکروہ لکھا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وَيُكْرَهُ النَّوْمُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ یعنی دن کے اول حصے میں سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ عالمگیری،5/376)

دارُ الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے فتویٰ نمبر WAT-1209 میں ہے: نمازِ فجر کے بعد بغیر کسی ضرورت کے سونے کو فقہاء کرام نے مکروہ لکھا ہے نیز احادیث مبارکہ میں اس وقت (صبح صادق سے طلوعِ شمس تک) کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ مخلوق میں رزق تقسیم فرماتا ہے لہٰذا اس وقت میں سونے والا غافلین میں سے ہو جاتا ہے۔

محترم والدین! ان روایات اور فقہی جزئیات سے یہ بھی پتا چلا کہ رزق کی تنگی اور بے روزگاری کا ایک سبب بلاضرورت صبح کے وقت سوتے رہنا بھی ہے۔ چنانچہ صبح فجر میں اٹھنے، نمازِ فجر ادا کرنے اور طلوعِ آفتاب تک جاگتے رہنے کی کوشش کریں تاکہ بچے آپ کے اس انداز سے یہی سیکھیں۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ابھی کھانا شروع مت کیجئے گا میں ابھی ہاتھ دھو کر آیا۔ 2 اپنی ضرورت کی اشیاء ہر کسی سے مانگتے رہنا اچھی بات نہیں۔ 3 صبح کے وقت سونا روزی کو روک دیتا ہے۔

4 بے زبان جانور بھی احساسات رکھتے ہیں، انہیں بھی درد ہوتا ہے۔ 5 قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے بہت ساری چیزوں کی قسم ذکر فرمائی ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مسافر خانے اور غلے کے گودام بنوائے؟

سوال 02: حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ دن اور رات میں کتنے نوافل پڑھا کرتے تھے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد باسل رضا (لاہور) (2) بنتِ محمد قابل (خیرپور، سندھ) (3) بنتِ محمد آصف (خانیوال)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) اللہ پاک کے سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السّلام ہیں (2) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت تقریباً ڈھائی سال رہی۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ تسلیم (کراچی) ❁ صدیق عطّاری (کوٹ غلام محمد، میرپور خاص) ❁ مزمل (راولپنڈی) ❁ اُمِّ فاطمہ عطّاریہ (کراچی) ❁ بنتِ اکبر (وزیر آباد) ❁ بنتِ علی اصغر (لودھراں) ❁ بنتِ گلزار احمد (کامونکی) ❁ علی گل (حیدرآباد) ❁ بنتِ محمد ساجد (واہ کینٹ) ❁ محمد سدید الدین (فیصل آباد) ❁ بنتِ سنجر خان (جیکب آباد) ❁ غلام مصطفٰی (میانوالی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد حسن عالم (کراچی) (2) محمد حسیب مظہر (جہلم) (3) محمد حامد (ملتان)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) پانی پینے کے آداب، ص52 (2) حروف ملایئے، ص52 (3) اپنے بچوں کا تعلق قراٰن سے جوڑیئے، ص55 (4) مہمانوں کے بسکٹ، ص58 (5) ہاتھوں سے خوشبو، ص54۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ سید حسّان (حیدرآباد) ❁ بنتِ نعیم فاروق (سیالکوٹ) ❁ بنتِ سید محمود علی (رحیم یار خان) ❁ احمد (سرگودھا) ❁ فیضان عطّاری (ٹوبہ) ❁ اُمِّ سلمہ (کراچی) ❁ نعمان (کراچی) ❁ محمد بن عابد (سیالکوٹ) ❁ محمد رضا (گوادر، بلوچستان) ❁ بنتِ شکیل رضا (حافظ آباد) ❁ ابراہیم رضا (کنری، سندھ) ❁ بنتِ افتخار (حیدرآباد)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2023ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:------------------

موبائل/واٹس ایپ نمبر:------------------ (1) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2023ء)

جواب 1:.................. جواب 2:..................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2023ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اسلامی بہنوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ

میں بھی قرآن پڑھنا سیکھوں گی

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ پاک نے لوگوں کی راہنمائی کے لئے انہیں سب سے افضل کتاب قراٰنِ کریم کا تحفہ عطا فرمایا۔ قراٰنِ کریم میں جس طرح مَردوں کے لئے احکام اور ہدایات بیان ہوئی ہیں، وہیں خواتین کے لئے بھی خصوصی مسائل اور نصیحتیں بیان ہوئی ہیں اور ان پر عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین بھی قراٰن پڑھنا سیکھیں، اس کے احکامات پر غور کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ قراٰن سیکھنے، پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت و اہمیت اس لئے بھی ہے کہ اس میں ہماری نجات اور دین و دنیا کا فائدہ ہے۔

اگرچہ خواتین کی ایک تعداد قراٰنِ کریم سے محبت، اس کی تلاوت اور اس پر عمل کی کوشش کرتی ہے، لیکن ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو قراٰنِ کریم کی تلاوت اور اس کی تعلیمات سے دور ہے، بلکہ کئی خواتین کو تو قراٰن پڑھنا بھی نہیں آتا اور نہ اس کے لئے وقت نکالتی ہیں، افسوس دنیا کے دیگر کاموں کے لئے تو وقت ہی وقت ہے لیکن قراٰن سیکھنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ یاد رہے اگر آپ قراٰنِ کریم کے قریب آئیں گی تو اس کی روحانیت و نورانیت نہ صرف آپ کو نصیب ہوگی بلکہ آپ کی اولاد اور آپ کی نسلوں کو بھی اس کی برکات سے حصہ عطا ہوگا۔ تاریخ میں ایسی کئی خواتین کا ذکر ملتا ہے جو کثرت سے تلاوتِ کلامِ پاک کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں، اس حوالے سے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کی سیرت میں بھی ہمارے لئے بہترین درس موجود ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہا اس قدر کثرت سے تلاوتِ کلامِ پاک کرتی تھیں کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ کے پیٹ میں 18 پارے حفظ کر لئے۔ (الحقائق فی الحدائق، ص140 ملخصاً) یہ واقعہ اس بات کی واضح مثال ہے کہ جو مائیں قراٰنِ پاک کی تلاوت کی عادی ہوتی ہیں،

* نگران عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ان کی اولاد کو بھی اس کی برکات و انوار نصیب ہوتے ہیں۔

بحیثیتِ مسلمان ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ جو کتاب ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے نازل ہوئی اگر آج تک اس کو درست پڑھنے میں ہم کامیاب نہیں ہو سکیں تو کیا یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ نہیں؟ ہم سب نے اپنی جتنی زندگی گزار لی اس کا جائزہ لیں کہ ہمیں اتنے سالوں میں اتنا وقت بھی نہیں مل سکا کہ اپنے پیارے رب کا کلام اُس انداز میں پڑھنا سیکھ سکیں جس طرح اس کے پڑھنے کا ہمیں حکم فرمایا گیا ہے؟ ابھی بھی وقت ہے قراٰن کو تجوید اور درست مخارج کے ساتھ پڑھنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کیجئے اور خواتین چونکہ اولاد کی تعلیم و تربیت کی بھی ذمہ دار ہیں تو ان کی یہ ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی نہ صرف درست لہجے سے قراٰن پڑھنا آتا ہو بلکہ شوقِ تلاوت کا جذبہ بھی بیدار ہو۔ اے کاش! ہم اچھے انداز میں قراٰنِ کریم پڑھنے اور احکامِ قراٰن پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جن خواتین کو قراٰنِ کریم درست پڑھنا نہیں آتا اُن کو چاہئے کہ درست مخارج اور تجوید کے ساتھ قراٰن سیکھنے کے لئے اپنے علاقے میں لگنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ لے کر پڑھنا شروع کریں اور جن خواتین کو درست پڑھنا آتا ہے ان کو چاہئے کہ وہ دوسری خواتین کو سکھانے کی کوشش کریں اِن شآءَ اللہ اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام مسلمان خواتین کو چاہئے کہ روزانہ نہ صرف تلاوتِ قراٰن کا معمول بنائیں بلکہ ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی عادت بھی بنائیں اس کی برکت سے پتا چلے گا کہ قراٰن ہم سے کیا کہتا ہے، یہ بھی پتا چلے گا کہ قراٰن ہمیں رب تعالیٰ کا کیا پیغام دیتا ہے، جن کاموں کا اللہ نے حکم دیا ہے اور جن سے منع کیا ہے ان کے بارے میں پتا چلے گا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت دل میں مزید بڑھے گی، پہلی قوموں پر آنے والے عذاب کے اسباب پڑھ کر خوفِ خدا نصیب ہوگا، نیک بندوں کا تذکرہ پڑھ کر نیکوں اور نیکیوں سے محبت پیدا ہوگی اس کے علاوہ دین و دنیا کے لئے بہت سی مفید باتیں معلوم ہوں گی۔ ترجمہ و تفسیر پڑھنے کے لئے بہترین، آسان اور دلچسپ تفسیر "تفسیر صراط الجنان" ہے۔ اسی طرح مفتی محمد قاسم عطّاری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی لکھی ہوئی کتاب **"عورت اور قرآن"** ہر عورت کو پڑھنی چاہئے اس کتاب میں قراٰنِ کریم میں خواتین کے متعلق نازل ہونے والی تمام آیات کا ترجمہ و تفسیر ذکر کی گئی ہے، عظیم خواتین کی سیرت بیان کی گئی ہے، عورتوں پر اسلام و قراٰن کے احسانات کا بیان موجود ہے، عورتوں کے متعلق شرعی احکام کو بیان کیا گیا ہے نیز عورتوں کے متعلق مردوں کو دی گئی ہدایات کا خوبصورت بیان بھی موجود ہے۔ اللہ کریم ہمیں قراٰن سیکھنے اور سکھانے اور ترجمہ و تفسیر پڑھ کر عمل پیرا ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کے برتن، تکیے اور بیڈ شیٹ وغیرہ، شوہر کی اجازت و رضامندی کے بغیر کسی غریب کو دے سکتی ہے؟ اس حوالے سے تفصیلی رہنمائی فرمادیں کہ بیوی کے لئے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کو شوہر کی غیر موجودگی میں گھر کی ذمہ دار، نگران اور نگہبان بنایا گیا ہے اور نگرانی کا مطلب یہی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں کوئی تصرف نہ کرے اور قرآن پاک میں نیک عورتوں کا یہ وصف بیان ہوا ہے کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرتی ہیں اور احادیث میں ایسی عورت کو بہترین عورت قرار دیا گیا، جو شوہر کے مال کی حفاظت کرے اور یہ حکم دیا گیا کہ عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔

لہٰذا کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ شوہر کے مال میں سے کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرے، اگر وہ ایسا کرے گی، تو گناہ گار ہوگی اور شوہر بیوی سے ان چیزوں کا مطالبہ کر سکتا ہے، ہاں اگر شوہر کی صراحتاً یا دلالۃً اجازت ہو، تو اس کا مال (بقدرِ اجازت) صدقہ کرنے میں حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 ڈمپل پلاسٹی سرجری کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ڈِمپلز (Dimples) کے لئے گالوں میں سرجری کروانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

منہ کی دونوں جانب گالوں یا ٹھوڑی پر پڑنے والے چھوٹے چھوٹے گڑھوں کو ڈِمپلز (Dimples) کہتے ہیں، جو عموماً ہنستے وقت دکھائی دیتے ہیں اور انہیں چہرے میں خوبصورتی کا سبب سمجھا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے چہرے پہ قدرتی طور پر ڈِمپلز ہوتے ہیں، جبکہ بعض اس کے لئے سرجری کرواتے ہیں، جسے (Dimpleplasty) کہا جاتا ہے۔ اس میں گالوں کے اندرونی حصہ سے کچھ گوشت نکال دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہنستے وقت گالوں پر ڈِمپلز دکھائی دیتے ہیں۔

اس تفصیل کے بعد حکمِ شرعی یہ ہے کہ ڈِمپلز بنوانے کے لئے سرجری کروانا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کیونکہ یہ اللہ پاک کی تخلیق یعنی اس کی پیدا کی ہوئی چیز میں تبدیلی کرنا ہے اور اللہ پاک کی تخلیق میں خلافِ شرع تبدیلی حرام اور گناہ ہے، قراٰن و حدیث میں اسے شیطانی کام اور باعثِ لعنت قرار دیا گیا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

تذکرۂ صالحات

حضرت سیدتنا عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطّاری مدنی*

رحمتِ عالم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیات میں ایک اہم نام حضرت عاتکہ بنتِ زید بن عمرو رضی اللہ عنہا کا بھی ہے، آپ صالحہ، عابدہ، زاہدہ اور شاعرہ خاتون تھیں۔ آپ کو مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل ہے، آپ کی والدہ کا نام اُمِّ کُریز بنتِ عبداللہ ہے، نیز آپ رضی اللہ عنہا جلیلُ القدر اور عشرۂ مبشرہ میں سے مشہور صحابی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ (الاصابہ، 8/227ملخصاً) حضرت عاتِکہ بنتِ زید رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد آپ کا نکاح امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان سے ایک بیٹے حضرت عیاض بن عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کا نکاح حواریِ رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(طبقاتِ ابن سعد، 8/208-3/83--الاصابۃ، 8/228)

ایک بار حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مشک و عنبر کی خوشبو آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اچھا تولنے والی کوئی عورت مل جائے جو اس خوشبو کے ہم وزن حصے کر دے تاکہ میں اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں، اس موقع پر آپ کی زوجہ حضرت عاتکہ ہی نے عرض کی کہ مجھے دیں میں وزن کر دوں گی، میں اس میں ماہر ہوں، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ تمہاری انگلیاں اس خوشبو میں نہ بھر جائیں اور اسے تم اپنی گردن پر مل کر صاف نہ کر لو اس طرح تو میری طرف سے دیگر مسلمانوں پر زیادتی ہو جائے گی۔

(الزہد للامام احمد، ص147، رقم:623)

حُضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رضی اللہ عنہا کو بے پناہ محبت تھی، چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات شریف کے موقع پر حضرت عاتکہ بنتِ زید رضی اللہ عنہا نے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں عربی اشعار کی صورت میں بارگاہِ نُبوّت میں اظہارِ محبت کیا۔ ان میں سے عشقِ رسول سے بھرپور چند اشعار یہ ہیں:

اَمْسَتْ مَرَاكِبُهٗ اَوْحَشَتْ ... وَ قَدْ كَانَ يَرْكَبُهَا زَيْنُهَا
وَ اَمْسَتْ تُبْكِى عَلٰى سَيِّدٍ ... تُرَدِّدُ عَبْرَتَهَا عَيْنُهَا
وَ اَمْسَتْ نِسَاؤُكَ مَا تَسْتَفِيقُ ... مِنَ الْحُزْنِ يَعْتَادُهَا دَيْنُهَا
وَاَمْسَتْ شَوَاحِبَ مِثْلَ النِّصَالِ ... قَدْ عُطِّلَتْ وَكَبَا لَوْنُهَا
هُوَ الْفَاضِلُ السَّيِّدُ الْمُصْطَفٰى ... عَلَى الْحَقِّ مُجْتَمِعٌ دِيْنُهَا
فَكَيْفَ حَيَاتِى بَعْدَ الرَّسُوْلِ ... وَ قَدْ حَانَ مِنْ مَّيْتَةٍ حِيْنُهَا

ترجمہ: ان سواریوں کے دل اُچاٹ ہو چکے جن پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سوار ہونا ہی ان کے لئے باعثِ شان تھا، حضورِ اکرم کی جدائی پر ان سواریوں کی آنکھیں یوں رو رہی ہیں کہ انکی اشکباری مسلسل جاری ہے۔ یارسول اللہ! آپ کی ازواجِ مطہرات کو غم سے چھٹکارا نہیں مل رہا انہیں مسلسل رنج و غم کا سامنا ہے، وہ فَرْطِ غَم سے دھاگے کی مانند دبلی پتلی اور بے رنگ ہو گئیں۔ حُضور صاحِبِ فَضْل و سردار اور برگزیدہ تھے جن کا دین حَق پر مجتمع تھا۔ جب آپ ہی پردۂ ظاہری فرما چکے تو آپ کے بعد میرا زندہ رہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ (طبقات لابن سعد، 2/252ملتقطاً)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ ماہنامہ خواتین، کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

رمضان المبارک 1444ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں اجتماعی اعتکاف

ایک لاکھ 84 ہزار سے زائد عاشقانِ رسول نے اجتماعی اعتکاف کیا

اعتکاف کی برکات حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر میں کثیر عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہونے والے ایک ماہ اور دس دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس سال رمضانُ المبارک 1444ھ میں ملک و بیرونِ ملک 100 مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت ایک ماہ کے لئے اجتماعی اعتکاف ہوئے جن میں معتکفین کی تعداد 10 ہزار 600 سے زائد تھی جبکہ 11 ہزار 949 مقامات پر آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف ہوئے جن میں 1 لاکھ 73 ہزار 412 عاشقانِ رسول معتکف ہوئے۔

ایک ماہ کا اعتکاف: تفصیلات کے مطابق کراچی، اسلام آباد، لاہور، حیدرآباد، ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ اور کشمیر سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں تقریباً 24 مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعی اعتکاف منعقد ہوئے جن میں آٹھ ہزار سے زائد عاشقانِ رسول اعتکاف میں بیٹھے جبکہ بیرونِ ممالک میں 76 مقامات پر 2600 سے زائد عاشقانِ رسول معتکف ہوئے۔

دس روزہ اعتکاف: پاکستان بھر میں دس دن کیلئے 11 ہزار 281 مقامات پر اجتماعی اعتکاف کا سلسلہ ہوا جن میں 1 لاکھ 60 ہزار 789 عاشقانِ رسول قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے اعتکاف میں بیٹھے۔ دنیا بھر کی رپورٹ پر نظر ڈالیں تو بیرونِ ممالک میں 668 مقامات پر 12623 عاشقانِ رسول نے آخری عشرے کا اعتکاف کیا۔

یاد رہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت منعقد ہونے والے اعتکاف کئی اعتبار سے منفرد ہوتے ہیں مثلاً یہاں معتکفین کے لئے باقاعدہ پورے دن کے شیڈول کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ معتکفین کی تربیت کیلئے نماز، تلاوتِ قراٰن، ذِکر و اَذکار، نفلی عبادات اور دیگر شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کے لئے مختلف حلقے منعقد ہوتے ہیں۔ معتکفین کی معاشرتی و اخلاقی تربیت کے لئے مفتیانِ کرام اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بیانات کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔ جبکہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ روزانہ کی بنیاد پر عصر اور تراویح کی نماز کے بعد مدنی مذاکروں میں عاشقانِ رسول کی دینی، اخلاقی، تنظیمی اور شرعی اعتبار سے تربیت فرماتے ہیں۔ فجر کی نماز کے فوراً بعد دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ولولہ انگیز اصلاحی بیانات بھی کئی لوگوں کی زندگیاں بدل دیتے ہیں۔ نیز معتکفین کے لئے کئی ایک سہولیات مہیا کی جاتی ہیں، مثلاً: سحری و افطاری میں مناسب کھانا، بڑے مقامات پر فول پروف سیکیورٹی، خصوصی ایمرجنسی میڈیکل ایڈ کیمپس جہاں ڈاکٹرز اور طبی عملہ موجود ہوتا ہے۔

چاند رات مدنی قافلوں کی روانگی: دعوتِ اسلامی کے تحت اعتکاف کرنے والے کئی اسلامی بھائی اعتکاف کے فوراً بعد گھر جانے کے بجائے شوق سے چاند رات کو مدنی قافلوں میں روانہ ہو جاتے ہیں۔ عیدُ الفطر کی چاند رات کو پاکستان بھر میں 746 مقامات سے تقریباً 7 ہزار 120 عاشقانِ رسول ایک ماہ، 12 دن اور تین دن کے مدنی قافلوں میں روانہ ہوئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

اعلیٰ حضرت کی ولادت کے موقع پر "افتتاحِ بخاری شریف" کا انعقاد

امیرِ اہلِ سنّت نے "بخاری شریف" کی پہلی حدیث پڑھی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے موقع پر 30اپریل2023ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اجتماع **"افتتاحِ بخاری شریف"** کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر کے دورۃُ الحدیث کے طلبہ واساتذۂ کرام فیضانِ مدینہ کراچی میں براہِ راست جبکہ بیرونِ ملک کے طلبہ واساتذۂ کرام مدنی چینل کے ذریعے شریک تھے۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قراٰنِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہوا جس کے بعد **"جلوسِ رضویہ"** بھی نکالا گیا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھ کر سنائی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے طلبۂ کرام کو نصیحت کرتے ہوئے انہیں علمِ دین اچھی نیّت کے ساتھ حاصل کرنے کا ذہن دیا۔ اس کے بعد خصوصی مدنی مذاکرہ بھی ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت نے سیرتِ اعلیٰ حضرت پر گفتگو کرتے ہوئے شُرکا کو تعلیماتِ اعلیٰ حضرت پر عمل کرنے اور مسلکِ اعلیٰ حضرت پر کاربند رہنے کا ذہن دیا۔ تقریب میں مفتیانِ کرام، نگرانِ شوریٰ اور اراکینِ شوریٰ بھی موجود تھے۔

شہرِ کراچی میں سرکاری اسکیم کے تحت جانے والے حاجیوں کی تربیت کا سلسلہ

مفتی علی اصغر عطّاری نے حج کے حوالے سے شُرکا کی راہنمائی کی

گورنمنٹ آف پاکستان کی جانب سے سال2023ء میں سرکاری اسکیم کے تحت حج پر جانے والے عازمین کی تربیت کے لئے بھرپور انداز میں دعوتِ اسلامی ملک بھر میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی تھی۔ اسی سلسلے میں 3 تا6 مئی2023ء کراچی کے علاقے پُرانی سبزی منڈی میں واقع عسکری بینکویٹ میں حج تربیتی سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں عازمینِ حج کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سیشن میں مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان کے رکن مفتی علی اصغر عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے مناسکِ حج، فلسفۂ حج اور انتظامی اُمور کے حوالے سے تربیت کی۔

اس کے علاوہ مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے حج کے حوالے سے کئی اہم اُمور پر شُرکا کی تربیت وراہنمائی فرمائی۔

اقصیٰ مسجد، صدر کراچی میں مکتبۃُ المدینہ کی نئی برانچ کا افتتاح

نئی برانچ کا افتتاح مفتی محمد شفیق عطّاری مدنی نے کیا

دعوتِ اسلامی نے عاشقانِ رسول کو مطالعے کا شوق دلانے اور کتابوں سے رشتہ جوڑنے کیلئے مختلف شعبہ جات قائم کر رکھے ہیں۔ انہی میں سے ایک شعبہ "مکتبۃُ المدینہ" بھی ہے جس کی ملک وبیرونِ ملک 46 برانچز قائم ہیں جہاں سے مطالعہ کے شوقین افراد کتابیں خرید کر ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مئی2023ء میں جامع مسجد اقصیٰ ریگل چوک، اکبر روڈ صدر کراچی میں اطراف کے رہائشیوں اور وہاں مختلف آفسز، کمپنیز اور دکانوں پر کام کرنے والے افراد کی آسانی کیلئے نئی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ نئی برانچ کا افتتاح دارُالافتاء اہلِ سنّت کے مفتی محمد شفیق عطّاری مدنی صاحب نے کیا اور دُعا بھی کروائی۔

شعبہ ائمہ مساجد کے تحت ملک بھر میں "احکامِ مسجد کورس" کا انعقاد

رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عقیل عطاری مدنی نے کورس کے شُرکا کو تربیت سے نوازا

اس کورس میں مسجد انتظامیہ کے افراد، ائمہ کرام، دعوتِ اسلامی کے شعبہ ائمہ مساجد کے ذمّہ داران اور مقامی ذمّہ داران نے شرکت کی۔

اس کورس میں ان 7اہم نکات پر تربیت کی گئی: ① مسجد کے بنیادی احکام و آداب ② چندہ جمع کرنے اور خرچ کرنے کے شرعی احکام ③ وقف کے ضروری اور بنیادی مسائل واحکام ④ متولی مسجد اور مسجد انتظامیہ کی شرعی ذمّہ داریاں ⑤ امام صاحبان کی اہمیت اور ان کا منصب و وجاہت ⑥ مسجد کے جملہ اخراجات چلانے کیلئے مسجد کو کیسے خود کفیل کیا جائے؟ ⑦ آمدن وخرچ کا نظام کیسے بہتر و منظم کیا جائے۔

احکامِ مسجد کورس پاکستان کے تمام صوبوں میں 36سے زائد مقامات پر ہوا جن میں مجموعی طور پر4400سے زائد عاشقانِ رسول شریک ہوئے اور مسجد کے اہم احکام سیکھے۔

ذُوالحجہ ومحرم شریف کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
14 ذُوالحجہ شریف 1370ھ	یومِ وصال امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم حاجی عبد الرّحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ 1438ھ اور "تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت"
18 ذُوالحجہ شریف 35ھ	یومِ شہادت مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ 1438ھ تا 1443ھ اور "کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ"
18 ذُوالحجہ شریف 1296ھ	یومِ وصال مرشدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ 1438ھ
19 ذُوالحجہ شریف 1368ھ	یومِ وصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ 1438 اور 1439ھ
20، 21، 22 ذُوالحجہ شریف	عرس مبارک حضرت سیّد عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالحجہ 1438ھ
1 محرم شریف 24ھ	یومِ شہادت مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439 تا 1444ھ اور "فیضانِ فاروقِ اعظم"
2 محرم شریف 200ھ	یومِ وصال حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439ھ
5 محرم شریف 664ھ	یومِ عرس حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439، 1440ھ اور "فیضانِ بابا فرید گنج شکر"
8 محرم شریف 1380ھ	یومِ وصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علّامہ مولانا محمد حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439ھ
10 محرم شریف 61ھ	واقعۂ کربلا شہادت نواسۂ رسول حضرت امام حسین اور آپ کے رُفقا رضی اللہ عنہم	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم 1439 تا 1444ھ، "امام حسین کی کرامات اور سوانح کربلا"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

ذُوالحجہ اور محرم کی مناسبت سے قابلِ مطالعہ کتب و رسائل آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے اور پڑھئے

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
July 2023

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2023ء

حُسنِ اَخلاق کا مطلب صرف مُسکرا کر ملنا نہیں!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بیشک تم میں سے مجھے سَب سے زیادہ پسند اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دُور وہ شخص ہو گا جو تم میں بد ترین اَخلاق والا ہو گا۔ (مسند احمد، 6/220، حدیث: 17747)

اَخلاق خُلْق کی جمع ہے، خُلْق کا معنیٰ عادت، خَصلت اور طور طریقہ ہے جبکہ اچھے رویّے یا اچھے برتاؤ یا اچھی عادات کو حُسنِ اَخلاق کہا جاتا ہے۔ آج کل جو کسی سے مُسکرا کر مل لیتا ہے یا اچھے انداز سے گفتگو کر لیتا ہے تو لوگ صرف اُسی کو حُسنِ اخلاق والا سمجھتے ہیں، اچھے انداز سے گفتگو کرنا اور مُسکرا کر ملنا اگرچہ اچھی بات ہے لیکن حُسنِ اَخلاق صرف اِسی کا نام نہیں بلکہ اور بھی بہت سی چیزیں "حُسنِ اخلاق" میں شامل ہیں، چنانچہ نماز و زکوٰۃ اور دیگر فرائض و واجبات پر عمل، ہمدردی، دلجوئی، حوصلہ افزائی، عاجزی، اخلاص وغیرہ حُسنِ اخلاق میں شمار ہوں گے جبکہ فرائض و واجبات کو چھوڑنا اور دیگر گناہ جیسے جھوٹ، دھوکا، عیب تلاش کرنا، غیبت، لگائی بجھائی، دوسروں کی تذلیل و تحقیر، بلاوجہ غصہ وغیرہ بداخلاقی کی مثالیں ہیں۔ حضرت الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اچھی عادت سے عبادات اور معاملات دونوں دُرست ہوتے ہیں، اگر کسی کے معاملات تو ٹھیک مگر عبادات درست نہ ہوں یا اس کے اُلٹ ہو تو وہ اچھے اخلاق والا نہیں۔ خُوش خُلقی بہت جامع صفت ہے کہ جس سے خالق اور مخلوق سب راضی رہیں وہ خوش خُلقی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/652)

کسی کے ساتھ سفر کرنے یا کاروباری معاملات کرنے یا پڑوس میں رہنے سے بھی اس کے حُسنِ اخلاق کا پتا چل سکتا ہے، چنانچہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا تو اس سے دَریافت کیا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا خرید و فروخت اور دِیگر مُعاملات میں اس کے ساتھ تمہارا کوئی واسِطہ رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا صبح شام اس کے پڑوس میں گزارتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میرے خیال میں تم اسے نہیں جانتے۔ (احیاء العلوم، 3/198)

اللہ پاک ہمارا ظاہر و باطن ایک جیسا کر دے، ہمیں حُسنِ اَخلاق والا بنائے اور ہم سے ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون 29 رمضانُ المبارک 1441ھ مطابق 22 مئی 2020ء کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net